امام احمد رضا
کی
حاشیہ نگاری

جائزہ نگار
علامہ شمس الحسن شمس بریلوی
مرتبہ
سید محمد ریاست علی قادری

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی

فہرست

کتاب ــــــــــــ امام احمد رضاؒ کے حواشی
ترتیب و تدوین ــــــــــــ سیّد محمدؔ ریاست علی قادری
مقدمہ ــــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
کتابت ــــــــــــ حافظ محمود احمد ناصر
ناشر ــــــــــــ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا۔ کراچی
طباعت ــــــــــــ ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء
اشاعت ــــــــــــ اوّل
تعداد ــــــــــــ ایک ہزار
قیمت ــــــــــــ ۱۲؍ روپے
مطبع ــــــــــــ آر۔ آئی پرنٹرز اردو بازار کراچی

ملنے کے پتے

۱؍ مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی
۲؍ تاجدارِ حرم پبلیکیشنز۔ سپر مارکیٹ۔ لیاقت آباد۔ کراچی
۳؍ مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔ کراچی۔
۴؍ رضا پبلیکیشنز۔ داتا دربار۔ لاہور
۵؍ مکتبہ غوثیہ، لوہاری گیٹ۔ لاہور۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اظہارِ تشکر

میں اپنی اِس پیش کش کو جناب حاجی ایّوب احمدانی صاحب کے نام نامی سے معنون کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کو منظر عام پر لانے میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ سے بھرپور مالی تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیّد ریاست علی قادری

مشمولات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

پیش لفظ

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی تصانیف کا جب ذکر آتا ہے تو بیشتر محققین اور دانشوروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہوتا ہے کہ علوم متنوعہ پر دسترس اور کثرت تصانیف میں وہ وحید دہر اور فرید عصر تھے حضرت امام احمد رضا ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد شمار کی گئی ہیں۔ اور اس قول کی صحت پر ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ امام احمد رضاؒ کا اگر ہم ان کے معاصر مصنفین و مؤلفین سے موازنہ کریں تو یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ نہ صرف اُن کے دور میں بلکہ ان سے پہلے کے ادوار میں بھی علومِ منقول و معقول پر جو دسترس آپ کو حاصل تھی اور علومِ مختلفہ میں تصانیف کا جو ذخیرہ آپ نے یادگار چھوڑا ہے اس میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا۔ بے شک امام احمد رضا اپنے دور کے ایک کثیر التصانیف بزرگ متبحر عالم اور بے نظیر و بالغ نظر فقیہ و محدّث تھے۔ اسی لیئے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جاتی ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ایکہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔ اب تک جو تفصیل مختلف و معتبر ذرائع سے معرضِ بیان میں آئی ہے اور جو شمار آپ کی تصانیف کا پیش کیا گیا ہے اس سے ہمارے اس دعوے کی صحت پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے شاگرد اور ممتاز خلیفہ ملک العلماء

حضرت مولانا ظفر الدین بہاری[1] نے ۱۳۲۷ھ تک آپ کی توالیف و تصانیف کی فہرست کو ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر "المجمل المعدد لتالیفات المجدد" کے نام سے شائع کرایا۔ اس کتاب میں ۳۵۰ کتابوں کا تعارف کرایا گیا۔ اس فہرست کی اشاعت کے بعد ۹۶ رسائل و کتب اور دستیاب ہوئے۔ جس کی مولانا ظفر الدین بہاری نے اس طرح تصریح فرمائی ہے کہ یہ فہرست ۱۳۲۷ھ تک کے مؤلفات و مصنفات کی بھی مکمل نہیں ہے بلکہ اس وقت تک معتبر و مستند ذرائع سے جن کتب کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ درج کر دیئے گئے ہیں۔ امام احمد رضا ۱۳۲۷ھ کے بعد ۱۳ سال تک مزید اسادہ و افادات پر متمکن رہے۔ اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کی زندگی کے آخری دور کی علمی اور قلمی مصروفیات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور آپ کی نگارش اور قلمی کاوشوں کا مصروف ترین دور تھا۔ سرعت نگارش کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک، دو دو دن میں ایک پورا رسالہ قلم بند کر دیتے تھے۔ صاحب نزہۃ الخواطر[2] نے جلد ہشتم میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ حیاتِ بے ثبات کے آخری ایام تک آپ کی تصانیف کی تعداد یقیناً ایک ہزار سے تجاوز کر گئی ہوگی۔ انوارِ رضا[3] لاہور اور المیزان[4] بمبئی (بھارت) میں آپ کی تالیف و تصنیفات کے تحت ۵۴۸ کتب کے نام درج ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) میں ڈاکٹر حسن رضا صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ موسومہ "فقیہہ اسلام[5]" میں امام احمد رضا کے ۶۶۶

کتب و حواشی کی تفصیلی فہرست دی ہے۔ صاحبِ موصوف نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لیئے یہ مقالہ تحریر کیا تھا جو ۶۰۰ صفحات پر محیط ہے اور بھارت سے کتابی صورت میں شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج ٹھٹھہ (سندھ) نے اپنی تصنیف "حیات مولانا احمد رضا خاں[6] بریلوی" میں ۴۴۸ کتب و حواشی کا تذکرہ کیا ہے۔ موصوف Bibliographical Encyclopaedia OF IMAM AHMAD RIDA KHAN ترتیب دے رہے ہیں۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس میں ۴۴۸ توالیف و تصانیف اور حواشی کی فہرست دی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یہ گراں بہا تالیف انشاء اللہ جلد ہی منظرِ عام پر آنے والی ہے جس کی طباعت و اشاعت کا اہتمام ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کر رہا ہے۔

---

[1] مولانا ظفر الدین بہاری: المجمل المعدد لتالیفات المجدد۔ مطبوعہ پٹنہ (بھارت)

[2] نزہۃ الخواطر: مولانا عبدالحئی لکھنوی۔ ناظم ندوۃ العلماء لکھنو (مولانا ابوالحسن علی ندوی میاں کے والد)

[3] انوارِ رضا: مطبوعہ ۱۹۷۷ء شرکتِ حنفیہ لمیٹڈ۔ گنج بخش روڈ لاہور

[4] المیزان: مطبوعہ ۱۹۷۶ء بمبئی (بھارت)

[5] فقیہہ اسلام: مطبوعہ ۱۹۸۱ء الہ آباد (بھارت) مصنفہ ڈاکٹر حسن رضا صاحب

[6] حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی: مطبوعہ ۱۹۸۱ء سیالکوٹ۔ مصنفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

[7] By:- Prof. Mohammad Masud AHMAD Phd., زیرِ طبع

اس سلسلہ میں یہ نکتہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے فرزند اصغر حضرت مولانا مصطفٰے رضا خان مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید مفتی محمد اعجاز ولی خان مرحوم نے اپنی تحقیق کی بناء پر امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ لکھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا ایسا جامع علوم اور صاحب تصانیفِ کثیرہ سرزمینِ پاک و ہند کو کوئی دوسرا میسر نہیں آسکا۔ حضرت مولانا مفتی وقارالدین صاحب ممبر مرکزی رویت ہلال کمیٹی، مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی کی تحقیق کو اگر سامنے رکھا جائے تو ہمارے اس دعویٰ کو تقویت ملتی ہے کہ امام احمد رضا جامع علوم ہونے کے ساتھ ایک کثیر التصانیف عالم تھے۔ حضرت مولانا مفتی وقارالدین[9] صاحب فرماتے ہیں کہ "وہ بریلی شریف میں نو سال تک مشہور درسگاہ منظرِ اسلام میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے اور معقولات و منقولات کی نہایت اہم اور بلند پایہ کتابوں کی تدریس میرے ذمہ تھی۔ جب مجھے کسی کتاب میں کوئی مشکل پیش آتی تو اس کا حل یہ ہوتا کہ امام احمد رضا کے کتب خانہ سے اس کا نسخہ حاصل کر لیتا تھا۔ اس نسخہ پر حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا قلمی حاشیہ تحریر پاتا۔ جس کے مطالعہ سے میں ان مشکل مقامات کی تفہیم سے عہدہ برآ ہو جاتا اور میری تدریسی دشواریاں حل ہو جاتی تھیں۔ عموماً یہ مشکل مقامات ایسے ہوتے تھے جن کو عام طور پر محشی حضرات چھوڑ جاتے ہیں لیکن امام رضا کا حاشیہ وہاں موجود ہوتا تھا۔"

۹؎ حضرت مفتی اعجاز ولی خان مرحوم، ضمیمہ المعتقد المنتقد۔ مطبوعہ لاہور

حضرت مولانا ابو صالح محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری[10] نے "معارفِ رضا" میں امام احمد رضا کے چند حواشی پر روشنی ڈالی ہے۔ مولانا کا یہ مضمون تحقیقی نقطۂ نگاہ سے بڑی قدر و منزلت کا حامل ہے۔ موصوف نے اپنے مضمون میں فنِ حدیث پر امام احمد رضا کے تقریباً "۴۴" حواشی کا ذکر کیا ہے اور فقہ پر ۳۲ حواشی کے نام تحریر کیئے ہیں۔

امام احمد رضا نے نہ صرف تفسیر، حدیث اور فقہ پر حواشی تحریر فرمائے ہیں بلکہ سیر و سوانح، تصوّف اور بیشتر علوم و فنون کی مشہور و معروف کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں جس سے ان کی خداداد ذہانت، دقتِ نظر اور تبحرّ علمی کا اندازہ ہوتا ہے مگر افسوس کہ یہ گنج گرانمایہ ہماری دسترس سے بہت دُور ہے

امام احمد رضا کی صدہا مصنفات و رسائل کی طرح ان کے غیر مطبوعہ قلمی حواشی تک رسائی بھی ایک بڑی کٹھن منزل اور دشوار گذار مرحلہ تھا لیکن بفضلہٖ تعالےٰ ۱۹۷۸ء میں راقم الحروف بریلی شریف سے ۴۲ مطبوعہ و غیر مطبوعہ حواشی پاکستان لانے میں کامیاب ہو گیا۔ ان حواشی میں بہم غیر مطبوعہ حواشی متنوع الموضوع تھے جنکی تفصیل[11] رسالہ "درعلم لوگارثم" میں موجود ہے

۹؎ اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان کے علمی کارنامے، معارف رضا مطبوعہ ۱۹۸۲ء کراچی۔

۱۰؎ اعلیحضرت فاضل بریلوی "معارف رضا" مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء

۱۱؎ رسالہ درعلم لوگارثم (فارسی) محشی مولانا احمد رضا خان، مرتبہ سید ریاست علی قادری۔ مطبوعہ ۱۹۸۰ء کراچی۔

۱۹۷۹ء میں حضرت مولانا خالد علیخاں صاحب نبیرۂ مفتی اعظم ہند نے تقریباً ڈھائی سو مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب و رسائل حضرت مولانا تقدس علی خانصاحب مدظلہ کی زیرِ نگرانی راقم الحروف کو بھجوائے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمد ابراہیم صدیقی صاحب کو جنہوں نے بڑی ہمت کا مظاہرہ کیا اور اس متاعِ بے بہا کو اپنے ساتھ بریلی شریف سے لائے۔ یہ قیمتی خزانہ راقم الحروف کے پاس محفوظ و موجود ہے۔ ان رسائل و کتب میں بیشتر منقولات و معقولات کی مشہور کتب پر حواشی ہیں۔ اب تک جو حواشی کی فہرست سامنے آئی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی تعداد ایک سو پچاس سے زیادہ ہے۔ میں اپنے ذاتی مشاہدے کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ اگر امام احمد رضا کے حواشی کو ان دوسری تصنیفات کی طرح جو ان کے اخلاف کی دسترس میں ہیں تلاش کیا جائے تو ایک عظیم ذخیرہ ہاتھ لگ سکتا ہے۔ میں نے جو ۱۵۰ حواشی کی فہرست مختلف کتب و رسائل سے تیار کی ہے اور جس میں سے ۱۰۲ حواشی میرے پاس موجود ہیں ان کے نام انشاء اللہ ایک فہرست کی صورت میں کسی اور موقع پر قارئین کو پیش کروں گا۔

راقم الحروف نے اپنے بعض کرم فرماؤں کے تعاون سے مذکورہ حواشی کی عکسی نقول بنوا کر پاکستان میں مختلف مقامات پر اربابِ علم و فضل کو بھیجدی ہیں تاکہ محققین ان پر تحقیقی کام کر سکیں متنوع الموضوع حواشی میں کثرت ایسے حواشی کی ہے جن کا تعلق علومِ عقلیہ سے ہے۔ مثلاً بہت سے حواشی علمِ ریاضی، فلکیات، ہیئت، نجوم،

جفر، ہندسہ، جبر و مقابلہ، مثلث، توقیت، ارثماطیقی، ردِّ فلسفہ قدیمہ، ردِّ فلسفہ جدیدہ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ ان کے مطالعے سے امام احمد رضا کی علمیت، تبحر، ذکاوت اور وسعت نظری کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ منقولات میں، تفسیر، حدیث، فقہ، سیر و سوانح اور تصوف کی مشہور کتابوں پر آپ کے بہت سے حواشی موجود ہیں۔ یہ کثیر حواشی اس بات کے غماض ہیں کہ امام احمد رضا جیسا عالمِ دین اور فقیہہ کہیں صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔

جب ایک طرف مالی مجبوریاں حائل ہوں اور دوسری طرف بے حسی کا یہ عالم کہ کسی نے ان حواشی کو دیکھنے تک کی زحمت گوارا نہ کی۔ (سوائے معدود چند حضرات کے) اس لیئے یہ ایک بہت ہی مشکل مرحلہ تھا کہ امام احمد رضا کے تمام حواشی کو منظرِ عام پر لایا جاتا۔ جی تو یہی چاہتا تھا کہ تمام حواشی کو کتابی صورت میں شائع کر کے اربابِ علم و فضل کی خدمت میں پیش کر دیا جائے لیکن اپنی کوتاہ دستی اور خواجہ کاشانِ رضویت کی سرد مہری آڑے آئی۔ ہم بجائے اس کے کہ امام احمد رضا کے علمی تبرکات جو آپ نے بطورِ امانت ہمارے پاس چھوڑے ہیں انہیں منظرِ عام پر لاتے ان کی یاد سے بھی غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس ہماری دینی مصروفیات اور عقیدت مندی محض چند رسوم تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ کاش ہم اندازہ کر سکتے کہ جس محسن نے اپنی پوری زندگی علم کی خدمت میں صرف کر دی اور ہم کو وہ علمی خزانہ عطا کیا کہ اگر ہم اس سے استفادہ کرتے تو ثریا پر کمندیں ڈال سکتے تھے۔ لیکن افسوس کہ ہم امام

احمد رضاؒ سے عقیدت مندی کا تو دم بھرتے ہیں اور سوادِ اعظم کے
کھوکھلے نعروں سے دل کو خوش کر لیتے ہیں لیکن جب عمل کا وقت
آتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں۔ آج اغیار ہم پر طعنہ زن ہیں کہ جس
امام احمد رضاؒ کے شیدائی خود کو سگِ بارگاہِ رضوی کہلانے میں
تو فخر محسوس کرتے ہیں لیکن ان کی علمی کاوشیں متاعِ کسمپرسی کی طرح
اپنوں کی بے توجہی پر نوحہ کناں ہیں۔ اور یہ بھی یہ بات صحیح کہ جس
محسن کے خوشہ چینوں میں شمار ہونا ہم اپنے لیئے باعث سعادت
سمجھتے ہیں اس کی فراموشی کے لیئے ہمارا ایک ایک عمل گواہ ہے۔

ایک مخلص عقیدت مند وہ ہیں کہ اپنے اکابر و زعماء کی قلیل
تصانیف کی تعداد میں اس طرح اضافہ کر رہے ہیں کہ ان کے بعد
ان کے عقیدت مند قلم جنبش میں لاکر ان کے نام سے کتب تالیف و
تصنیف کر کے ان کی شہرت اور وقارِ علمی میں اضافہ کر رہے ہیں اور
مقصد یہ ہے کہ کثرتِ تصانیف میں کسی نہ کسی طرح ان کو امام احمد رضاؒ
کے بالمقابل لا سکیں اور امام احمد رضاؒ کی عظمت کے بلند مقام کی
انفرادیت کو ختم کر دیں۔ دوسری طرف وہ ہیں جن کی نگارش کے نتائج
حقیقت میں مایۂ فخر تو نہیں تھے صرف چند کتب ان کی تالیف کے
دائرے میں آتی ہیں لیکن ان کے عقیدت مندوں نے اس کو ایک
عظیم کارنامہ قرار دے کر اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا کہ ان کی شہرت
کی بلندی آسمان کو چھونے لگی۔ گویا وہ ہزاروں کتابوں کے مولف و
مصنف ہیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ خوانِ نعمت ہمارے سامنے بچھا ہے۔
لیکن ہم میں اتنی سکت ہی نہیں کہ الوانِ نعمت سے لذت آشنا ہو سکیں۔

آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاں ہر بات تحقیق کے معیار پر پرکھی
جاتی ہے، اور درایت کی کسوٹی پر کسی جاتی ہے دنیائے رضویت نے
اپنے عظیم محسن کے علمی کارناموں کو اس طرح بھلا دیا ہے جیسے وہ اور
اس کے علمی کارنامے نہ قابلِ ذکر تھے اور نہ قابلِ ذکر ہیں۔ اس سے
بڑا اور کون سا المیہ ہو سکتا ہے کہ ہم علمی دولت کا ایک گنج گرانمایہ
رکھتے ہوئے بھی خالی ہاتھ ہیں۔ حیف صد حیف۔ امام احمد رضا کے
مخالفین کا تو ذکر ہی کیا خود ان کے عقیدت مندوں نے ان کو سب سے
زیادہ زبردست نقصان پہنچایا۔ اور اس تاریخ ساز ہستی کے ساتھ
وہ ظلم کیا کہ بیگانے بھی تڑپ گئے۔

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدیؔ از دست خویشتن فریاد

اگر اس عظیم ہستی نے علم و آگہی کا یہ گراں بہا گنجینہ دوسروں کے
سپرد کیا ہوتا تو عقیدت کیش اس کی وہ قدر افزائی کرتے کہ اس کی شہرت
کے طنطنہ سے زمین و آسمان گونجتے اٹھتے۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا کرم،
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل اور غوث الاعظمؓ کی شفقت ہے
کہ ہماری اس بے اعتنائی کے باوجود امام احمد رضاؒ کو وہ عظمت و
شہرت عطا ہوئی کہ دنیا حیران و ششدر ہے۔

امام احمد رضا کے وصال کے بعد آپ کے مکتبِ فکر اور مسلکِ
حبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دو طریقے رہ گئے تھے۔ ایک
تو وعظ و تقریر کے ذریعے آپ کے فرمودات کو عام کیا جاتا۔ دوسرے
آپ کی تصانیف و تالیف، رسائل و حواشی کو جلد سے جلد منظرِ عام

پر لانے کی کوشش کی جاتی. مگر ہوا یوں کہ شقِ آخری سے ہم بالکل بے تعلق ہو کر بیٹھ رہے. اس بے اعتنائی اور احسان ناشناسی کے سب سے بڑے مجرم وہ ہیں جو اس کے اہل تھے. جو نشر و اشاعت کے میدان میں تجربہ بھی رکھتے تھے اور سرمایہ بھی لیکن بقول "فرصت کسے کہ تیری تمنا کرے کوئی"!

آج جدید رجانات سے متاثر ذہن اور تحقیق و دلائل کی تڑپ رکھنے والے نکتہ سنج حضرات کو ٹھوس علمی طریقے، حقائق، شواہد اور دلائل ہی سے متاثر کیا جا سکتا ہے. وعظ و تقریر اور زبانی دعوے ان کو متاثر نہیں کر سکتے. ہمیں یہ ماننا پڑے گا اور ان حقائق کے پیشِ نظر یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ اب ہم وعظ و تقریر کی ڈگر سے ہٹ کر اس راہ پر قدم رکھیں جہاں علمی حقائق کو صفحۂ قرطاس پر پیش کر کے اپنے دعوے کی صداقت کو منوائیں. تحریری ذرائع ابلاغ یعنی وسائل نشر و اشاعت کی ہمارے پاس کمی ہے. یہ کمی وقت کی ایک دردناک خلش ہے. ہماری انہی کمزوریوں کے باعث باطل ہم پر خندہ زن ہے کہ جن کی علمی فضیلت اور تبحّر کے ہم گُن گاتے ہیں اور جن کی تصانیف کی گراں مائیگی کی تعریف میں زمین و آسمان ایک کر دیتے ہیں جب عصری تقاضوں کے تحت ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو ہم بالکل تہی دامان نظر آتے ہیں.

پچھلے دس پندرہ برسوں میں علمی سطح پر کچھ اشاعتی کام ضرور ہوا ہے ہر چند کہ نہ ہونے کے برابر، پھر بھی اپنی افادیت و اثر کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے. کیونکہ اب مخالفین بھی معترف

نظر آتے ہیں کہ امام احمد رضا جیسی جامع العلوم شخصیت کہیں صدیوں میں پیدا ہوتی ہے. جب تک امام احمد رضا کی تصانیف منظرِ عام پر نہیں آتی تھیں محققین امام احمد رضا کے کثیر التصانیف مصنف ہونے کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے. لیکن آج جبکہ ان کی تصانیف کا عشرِ عشیر بھی ہم پیش نہیں کر سکے وہ کھُل کر ان کے تبحّرِ علمی کا اعتراف کر رہے ہیں. محققین و مخالفین کے خیالات میں اس تبدیلی کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے امام احمد رضاؒ کی تصانیف کے مطالعہ سے بہرہ اندوز و مستفید ہو کر اپنی شرافتِ علمی کے باعث ایک حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور اپنی محققانہ ذہانت کو تعصب کا شکار نہیں ہونے دیا اور وہی کچھ کہا جس کے ٹھوس شواہد و حقائق ان کی نگاہوں کے سامنے تھے. اگر ان حقائق کی روشنی نے اب بھی ہماری نگاہوں کے سامنے سے بے اعتنائی کی تیرگی دور نہیں کی تو یہ ایک عظیم سانحہ ہو گا. جو حقائق اور نتائج ہمارے سامنے ہیں اور پچھلے پندرہ سالوں میں جو کچھ تھوڑا بہت اشاعتی کام ہوا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم نے اس میں تیز رفتاری پیدا نہ کی تو اس دوڑ میں ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے. دوسروں نے ہم سے بہت بعد میں اس راہ میں قدم رکھا تھا لیکن آج وہ اس دوڑ میں ہم سے بہت آگے ہیں. اور ظاہر ہے کہ ان کی تیز رفتاری ہماری سست گامی سے بازی لے جائے گی.

یارانِ تیز گام نے منزل کو پا لیا
ہم بیٹھے منتظر جرس کارواں رہے

ایک ہزار سے زائد تصانیف میں امام احمد رضا کے اب تک تقریباً تین سو رسائل و کتب شائع ہوئے ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد ان کی ہے جن کا موضوع "خلاف وجدل" ہے۔ اس لیئے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا وہ تعارف نہ ہوسکا جس کے وہ مستحق تھے۔ شروع میں ان کتابوں کو دیکھ کر اہلِ علم یہی سمجھتے تھے کہ خلاف وجدل پر مشتمل تصانیف کے علاوہ ان کے علمی خزانے میں کچھ اور نہیں۔ لیکن اب جبکہ منقولات و معقولات کے موضوعات پر چند ہی کتابیں سامنے آئی ہیں اور محققین نے ان کتب کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا ہے تو بعض تو صرف نادرِ روزگار حواشی ہی دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

امام احمد رضا کے معتقدین و متوسلین کی اکثریت اس احساس و اعتراف کے باوصف کہ اعلیٰحضرت کی شخصیت اور علمی کارناموں کو روشناس کرانے کے لیئے خاطر خواہ کام نہیں ہوا، میدان عمل میں قدم رکھنے سے کتراتی ہے جبکہ علماء و مشائخ اہلِ سنّت اور اربابِ ثروت کی متحدہ اور اجتماعی کوششوں سے بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ ہماری یہ کوتاہی و غفلت ہم سب کے لیئے باعثِ ندامت ہے۔ مخالفین تو مخالفین ہیں ان سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔ سوائے بے التفاتی اور دشنام طرازی کے۔ ہم خود کب تک امام احمد رضا کے علمی کارناموں کا ذکر محض زبانی کرتے اور سنتے رہیں گے؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ امام احمد رضاؒ کے علمی حقائق اور فقیہانہ موشگافیوں کو مطبوعہ شکل میں پیش کرکے دنیا کو دکھا دیں کہ ہمارے دعوے کی اساس محض عقیدت پر نہیں بلکہ حقیقت پر قائم ہے۔ کاش امام احمد رضاؒ کے کروڑوں

عقیدت مندوں میں سے چند ہی اس حقیقت کو تسلیم کرکے آگے بڑھیں تاکہ اس عظیم علمی ذخیرے کو منظرِ عام پر لایا جائے جو اب تک ہماری نگاہوں کی دسترس سے دور ہے۔ بحمد اللہ امام احمد رضاؒ کے کچھ مخلصین و معتقدین نے اس طرف توجہ کی اور وقت کی پکار پہ کان دھرے ہیں لبیک کہا ہے اور اربابِ فکر و نظر کو امام احمد رضاؒ کے علمی ذخیرے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ مرکزی مجلس رضا لاہور نے امام احمد رضاؒ کے مختلف رسائل و کتب تین لاکھ سے زیادہ کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سطح پر مفت پیش کرکے ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اللہ تعالےٰ مرکزی مجلس رضا کے روحِ رواں جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور ان کے رفقاء کا سایہ دنیائے سنّیت پر تادیر قائم رکھے جنکی مساعی جمیلہ سے ابتک لاکھوں انسان اس نابغۂ دوراں اور اس کے چند علمی کارناموں سے روشناس و مستفید ہوچکے ہیں۔ اگر کام اس نہج پر ہوتا رہا تو انشاءاللہ تعالےٰ مسلمانوں کی اکثریت اور سوادِ اعظم امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں سے روشناس و مستفید ہوسکے گا۔

یہ دنیا مخلص، عقیدت کیش، علم دوست اور اصحابِ فکر و قلم سے خالی نہیں ہے۔ اور جب تک ایسے لوگ موجود ہیں انشاءاللہ تعالیٰ کامیابی کے راستے مسدود نہیں ہوں گے۔ پچھلے چند برسوں میں نامساعد حالات کے باوجود کچھ ایسے حضرات سامنے آئے جنہوں نے امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کو منظرِ عام پر لانے کے سلسلے میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا سے مالی تعاون کیا۔ "معارف رضا" اور "دائرۃ

المعارف امام احمد رضا" ان ہی مخلص اور علم دوست حضرات کے مالی تعاون کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا تعاون اگر اسی طرح شامل رہا تو امید ہے کہ ادارہ عرس امام احمد رضاؒ کے موقع پر مزید کتابیں پیش کر سکیگا۔

"امام احمد رضا اور عالم اسلام" مولفہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد آپ کی خدمت میں اسی سال پیش کی گئی۔ ادارہ اُن تمام حضرات کا بصمیم قلب شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنے اخلاص و عقیدت مندی کا عملی ثبوت دیا۔ امام احمد رضاؒ پر ایک اور کتاب "اجالا" پروفیسر موصوف تحریر فرما رہے ہیں۔ انشاءاللہ یہ کتاب بھی جلد منظرِ عام پر آنے کی توقع ہے۔ پروفیسر صاحب امام احمد رضاؒ پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں جسکی ضخامت تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ پروفیسر صاحب نے بڑی محنت و کاوش کے بعد ضروری مواد مہیّا کر لیا ہے اور اگر کوئی امر خاص مانع نہ ہوا تو یہ کتاب انشاءاللہ تعالےٰ دو تین سال میں منظرِ عام پر آسکتی ہے۔ لیکن جب ایسے مخلص اربابِ قلم ہماری سرد مہریاں دیکھتے ہیں تو ان کا تیز رواں قلم رکنے لگتا ہے۔ اور وہ کسی دوسرے علمی کام کی طرف متوجّہ ہو جاتے ہیں۔ تاکہ قلم کی تیز رفتاری میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اپنے مخلص کرم فرماؤں کے تعاون سے متنوع الموضوع حواشی میں سے وہی حواشی اس وقت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جنکی فلمیں تیّار تھیں۔ ورنہ ابھی ان سے تعداد میں دس گنا حواشی ایسے موجود ہیں جنکی اشاعت کا کام باقی ہے پیشِ نظر حواشی کے ضمن میں ایک بات عرض کرنا ضروری ہے اور وہ یہ

ہے کہ امام احمد رضا کی غیر مطبوعہ کتب و رسائل کی خاصی تعداد مختلف حضرات کے پاس بریلی شریف میں ہے۔ بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر ایک کتاب کے کچھ اوراق اور حصّے ایک صاحب کے پاس ہیں تو بقیہ کسی دوسرے صاحب کے پاس۔ ان سب کو سمیٹ کر یکجا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں بعض حواشی صرف چار ورقی بھی آپ کو نظر آئیں گے جس سے یہ غلط اندازہ نہ لگایا جائے کہ امام احمد رضاؒ نے صرف چار ورقی حاشیہ لکھا ہے جیسا کہ بعض بے خبر حضرات نادانستہ طور پر اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ راقم الحروف کے پاس ایسے بے شمار حواشی کا ذخیرہ موجود ہے جن میں سے بعض کی ضخامت تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ صرف اُن ہی حواشی کو شائع کیا جا رہا ہے جو راقم کے پاس موجود ہیں اور جنکی فلمیں بنوالی گئی تھیں۔ ان میں سے اکثر حواشی مکمل نہیں ہیں جس کا سبب میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ لیکن ان کو بطورِ نمونہ پیش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اربابِ علم و فن امام احمد رضاؒ کے علمی مقام و مرتبہ کو اپنی تحقیق کا محور بنائیں اور اپنی محقّقانہ ذمہ داریوں کو احسن طریقے پر پورا کریں۔

سنہ ۱۹۸۲ء میں "معارفِ رضا" میں حضرت علامہ شمس بریلوی نے ایک بسیط اور جامع مقالہ میں امام احمد رضا کے چند حواشی کا تحقیقی جائزہ پیش کیا تھا جسکی علمی حلقوں میں بڑی قدر کی گئی۔ اس مقالے کی تعریف میں پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب نے "امام احمد رضا کانفرنس" منعقدہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۸۲ء بمقام

تھیوسوفیکل ہال کراچی میں جب اپنے زرین خیالات کا اظہار فرمایا تو صاحب مقالہ کو ان کی نگارش پر مبارک باد پیش کی۔ حضرت علامہ شمس بریلوی کی علمی اور ادبی صلاحیتوں، ان کے وسیع مطالعے، عمیق نظری اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا سے عقیدت کیشی کی بناء پر ان سے درخواست کی گئی کہ وہ حواشی کے اس مجموعے پر ایک مقدمہ تحریر فرمائیں جسکو انہوں نے قبول فرما کر اپنی علم دوستی، وسیع القلبی اور امام احمد رضاؒ سے خصوصی نسبت کا ثبوت دیا۔ مقدمہ آپ کے سامنے ہے۔ حواشی کے اس مجموعہ میں سوانح امام احمد رضا کی نگارش پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے قلم کی تراوش ہے۔ جن کا قلم پچھلے بیس سال سے امام احمد رضاؒ کے علمی کارناموں کے تعارف کے لیئے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے امام احمد رضاؒ پر اب تک جتنا کام کیا ہے اس کا اگر ہم موازنہ کریں تو ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس میدان میں ان کا کوئی مدِّ مقابل نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان دونوں محسنینِ رضویت پر اپنا بے پناہ فضل وکرم فرمائے کہ جب اور جس وقت بھی ان سے امام احمد رضاؒ پر کچھ لکھنے کو کہا گیا تو ان حضرات نے اپنی دوسری علمی مصروفیات کو ثانوی حیثیت دی اور فوراً امام احمد رضاؒ پر لکھنے کو تیار ہو گئے۔ میں کس زبان سے اپنے ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کروں جن کی مدد کے بغیر میرے لیئے ایک قدم اٹھانا بھی دشوار تھا۔ ربِّ عزوجل ان کو ان کی علمی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے اور اپنی بارگاہ میں ان کے علمی اور ادبی کارناموں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ان کے حوصلوں میں مزید پختگی بخشے تاکہ ان کے قلم سے

ایسے فن پارے منظرِ شہود پر آئیں جن سے لوگ قیامت تک مستفیض ہوتے رہیں۔

ع این دعا از من و جملہ جہاں آمین باد

فی الحال یہ چند حواشی پیشِ خدمت ہیں۔ اگر حالات مساعد رہے تو بقیہ حواشی بھی اسی طرح اگلے برسوں میں یکے بعد دیگرے منظرِ شہود پر آجائیں گے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں علم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سیّد المرسلین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰے عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؏

سیّد محمد ریاست علی قادری

(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا)

کراچی

۲ر اکتوبر ۱۹۸۳ء

حیات امام احمد رضا

امام احمد رضا نسباً پٹھان، مسلکاً سُنّی حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) اور جدِّ امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ (م ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء) متبحر عالم اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔ امام احمد رضا کی ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی بھارت) میں ہوئی۔ محمد نام رکھا گیا اور تاریخی نام المختار (۱۲۷۲ھ) تجویز کیا گیا۔ جدِّ امجد نے احمد رضا نام رکھا۔ بعد میں خود امام احمد رضا نے عبدالمصطفٰے کا اضافہ کیا۔

آپ اکثر علوم و فنون میں دسترس رکھتے تھے۔ بعض علوم و فنون معاصرین علماء سے حاصل کیے اور بعض میں ذاتی مطالعہ اور غور و فکر سے کمال حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل ۲۱ علوم و فنون اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ سے حاصل کیے۔

علم قرآن، علم حدیث، اصول حدیث، فقہ، (جملہ مذاہب)، اصولِ فقہ، جدل، تفسیر، عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ، تکسیر، ہیاۃ، حساب، ہندسہ۔

حضرت شاہِ آل رسول (م ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۱ء) شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء) شیخ عبدالرحمٰن مکی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء) شیخ حسین بن صالح مکی (م ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء) شیخ ابوالحسین احمد النوری

(م ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) علیہم الرحمہ سے بھی استفادہ کیا اور مندرجہ ذیل ۱۰ علوم و فنون حاصل کیے۔

قراۃ، تجوید، تصوف، سلوک، اخلاق، اسماء الرجال، سیر، تاریخ، لغت، ادب۔

مندرجہ ذیل ۱۴ علوم و فنون ذاتی مطالعے اور بصیرت سے حاصل کیے۔

ارثماطیقی، جبر و مقابلہ، حساب سینی، لوگارثمات، توقیت، مناظر و مرایا، اکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیاۃ جدیدہ، مربعات، جفر، زائرچہ۔

اس کے علاوہ نظم و نثر فارسی، نظم و نثر ہندی، خطِ نسخ، خطِ نستعلیق وغیرہ میں بھی کمال حاصل کیا۔

علوم و فنون سے فراغت کے بعد تصنیف و تالیف، درس و تدریس اور فتوی نویسی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ تقریباً ۵۰ علوم و فنون میں ہزار سے زیادہ کتب و رسائل آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد رضا کی علمی تخلیقات میں شروح و حواشی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ جن کا تعلق مختلف علومِ عقلیہ و نقلیہ سے ہے۔ ان میں سے بیشتر عربی اور فارسی میں ہیں اور امام احمد رضا کی سرعتِ فکر، دقتِ نظر، تبحر اور تعمق کے روشن شواہد و دلائل ہیں۔

(۲)

امام احمد رضا (۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء) میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء) کی خدمت

میں حاضر ہو کر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ اور مختلف سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت حاصل کی۔ مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، بدیعیہ، علویہ وغیرہ وغیرہ۔

(۱۲۹۶ھ/۱۸۷۸ء) میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لیئے والدِ ماجد کے ہمراہ عازمِ حرمین ہوئے۔ قیامِ مکہ معظمہ کے زمانے میں امام شافعیہ شیخ حسین بن صالح جمل اللیل آپ سے بے حد متاثر ہوئے اور فرطِ مسرت سے فرمایا۔

انی لاجد نور اللہ من ھذا الجبین

ترجمہ "بے شک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں"

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں آپ دوسری بار زیارت حرمین شریفین اور حج بیت اللہ کے لیئے حاضر ہوئے۔ اس سفر میں حرمین شریفین کے علمائے کبار نے بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ علمائے مکہ نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء پیش کیا جو علمائے حرمین کے لیئے عقدۂ لاینحل بنا ہوا تھا۔ امام احمد رضا نے محض حافظہ کی بناء پر قلم برداشتہ عربی میں اس کا جواب تحریر فرمایا اور یہ تاریخی نام رکھا :-

کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم

(۱۳۲۴ھ/۱۹۰۴ء) اس جواب کو پڑھ کر علمائے حرمین بے حد متاثر ہوئے۔

کفل الفقیہ کے علاوہ ایک اہم کتاب علمائے مکہ کے ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمائی اور اس کا یہ تاریخی نام تجویز کیا۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ (۱۳۱۲ھ/۱۹۰۵ء) پھر

الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ کے عنوان سے اس کے تعلیقات و حواشی لکھے۔ اس رسالے میں مسئلہ علمِ غیب پر محققانہ بحث کی ہے۔ علمائے حرمین نے جو اس پر تقاریظ تحریر کی ہیں اُن سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ امام احمد رضا نے یہ دونوں کتابیں دورانِ سفر بغیر کوئی کتاب مطالعہ کیئے محض یادداشت کی بناء پر تالیف فرمائیں۔ آپ کی سرعت تحریر، قوتِ حافظہ اور جزئیات فقہ پر ماہرانہ واقفیت کو دیکھ کر علمائے حرمین حیران تھے۔" (نزہتہ الخواطر۔ ج ۸ ص ۳۹)

امام احمد رضا کو علمائے حرمین بڑی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ بعض علماء نے مجددِ امت تک لکھا ہے۔ چنانچہ شیخ اسمٰعیل خلیل (حافظ کتب الحرم) تحریر فرماتے ہیں :-

لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقاً وصدقاً

(حسام الحرمین، ص ۱۴۰، ۱۷۲)

اسی طرح شیخ علی شامی ازہری احمدی دردیری مدنی تحریر فرماتے ہیں :-

امام الائمۃ المجدد لھذہ الامۃ

(حسام الحرمین، ص ۲۶۲)

(۳)

فن فتاوی نویسی میں امام احمد رضا اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔ انہوں نے تقریباً ۵۴ سال تک یہ فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ فقہ میں جد الممتار (حاشیہ شامی) اور فتاوی رضویہ (۱۲ مجلدات) کے علاوہ ایک اور علمی شاہکار ترجمہ قرآن کریم ہے جو (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء) میں

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن کے نام سے منظرِ عام پر آیا، اور جس کے تفسیری حواشی خزائن العرفان فی تفسیر القرآن کے نام سے مولانا نعیم الدّین مراد آبادی نے تحریر فرمائے جو ایجاز و اختصار اور جامعیت کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ حال ہی میں بعض حضرات نے اس ترجمے کے خلاف ایک شورش برپا کی ہے۔ راقم کے نزدیک اس کی حیثیت علمی نہیں بلکہ سراسر سیاسی طبقاتی اور نظریاتی ہے۔ یہ ترجمہ ۶۰ برس پہلے ہوا۔ ظاہر ہے کہ اس طویل عرصے میں دونوں طرف بیسیوں ایسے متبحر علماء گزرے جس کا پاسنگ بھی آج نہیں ملتا۔ جب ان کو اس ترجمے میں غلطیاں نظر نہ آئیں تو پھر ہماری خردہ گیری کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔ اصل میں بات یہ ہے کہ گذشتہ تیرہ برس میں امام احمد رضا کا شہرہ پاک و ہند سے گزر کر دیارِ مشرق و مغرب میں پھیل چکا ہے۔ ظاہر ہے یہ بات ان حضرات کو پسند نہیں جو امام احمد رضا کو بقولِ خود دفن کر چکے تھے۔ اب امام احمد رضا کے آفتابِ فکر کے سامنے ان کا چراغِ فکر ٹمٹمانے لگا۔ یہ بات کس کو گوارا ہو سکتی ہے کہ کسی کی گرم بازاری کے باعث اس کا بازار سرد ہو جائے۔

امام احمد رضا نے قرآن کریم کا جس نظر سے مطالعہ کیا اس کا اندازہ ان کے اس مصرعے سے ہوتا ہے:

ع قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(حدائق بخشش۔ حصہ دوم، ص ۹۹)

وہ فنِ شعر میں کمال رکھتے تھے۔ نعت گوئی کو اپنا مسلکِ شعری بنایا۔ ہر صنفِ شاعری پر طبع آزمائی کی۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ ہر

جگہ نعت ہی کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان کے دیوان "حدائق بخشش" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اردو، فارسی، عربی اور ہندی وغیرہ میں شعر گوئی پر پورا پورا عبور حاصل تھا۔ ان کا مشہور سلام جس کا مطلع ہے

ع مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پاک و ہند کے طول و عرض میں پڑھا جاتا ہے۔

تحریکِ آزادی کے سلسلے میں امام احمد رضا اور ان کے تلامذہ و خلفاء کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔ انہوں نے انیسویں صدی کے آخر سے مسلمانوں کے سیاسی حالات بنظرِ غائر مطالعہ کیئے اور تحریر و تقریر کے ذریعے اپنی اصلاحات اور تجاویز پیش کیں جو ۱۹۱۲ء میں کلکتہ سے شائع ہوئیں۔ اس سے قبل ۱۸۹۷ء میں پٹنہ کے اجلاس میں اسی موضوع پر اظہارِ خیال فرمایا۔ امام احمد رضا کے آخری دور میں سیاست نے ایک نیا رُخ اختیار کر لیا تھا۔ تقریباً (۱۹۱۹ء/۱۳۳۹ھ) میں تحریکِ خلافت کا آغاز ہوا اور دوسرے ہی سال (۱۹۲۰ء/۱۳۳۹ھ) میں گاندھی کے ایماء پر تحریکِ ترکِ موالات کا آغاز ہوا۔ انجام سے بے نیاز ہو کر ہندو مسلم شیر و شکر ہو رہے تھے۔ امام احمد رضا نے اس اختلاط کے خطرناک نتائج سے آگاہ فرمایا اور ایک معرکۃ الآراء رسالہ المحجۃ المؤتمنہ فی آیۃ الممتحنہ (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) تحریر کیا۔
بعض حضرات امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا الزام لگاتے ہیں لیکن حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ جس کی تحقیق راقم نے اپنے مقالے "گناہِ بے گناہی" (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء) میں کی ہے۔ امام احمد رضا

کا دامن انگریز نوازی کے الزام سے یکسر پاک تھا۔ ہاں الزام لگانیوالوں کے دامن ضرور داغدار ہیں۔ امام احمد رضا کے متوسلین و معتقدین نے ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء میں مطالبۂ پاکستان کے اعلان کے ساتھ ساتھ اپنی مساعی تیز تر کر دیں۔ ان کے خلوص اور جذبے کا اندازہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی کے اس عزم سے ہوتا ہے۔

"پاکستان کی تجویز سے جمہوریتِ اسلامیہ کو کسی طرح
دست بردار ہونا منظور نہیں۔ خود قائدِ اعظم محمد علی جناح
اس کے حامی رہیں یا نہ رہیں۔"

(حیات صدر الافاضل، ص ۱۸۶، مکتوب ۲)

اسی طرح سیّد محمد محدث کچھوچھوی (تلمیذ مولانا احمد رضا خاں) نے آل انڈیا سنّی کانفرنس منعقدہ اجمیر شریف (۵ تا ۶ رجب ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) میں خطبۂ صدارت میں یہ پُرجوش کلمات کہے۔

"اٹھ پڑو، کھڑے ہو جاؤ، چلے چلو، ایک منٹ نہ رکو، پاکستان بنا لو تو جا کر دم لو۔" (الخطبۃ الاشرفیہ، ص ۳۸)

امام احمد رضا نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو بوقتِ نمازِ جمعہ ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر وصال فرمایا۔ چند ماہ قبل قرآن کریم کی اس آیت سے الہامی طور پر اپنا سنۂ وفات نکالا تھا۔

ویطاف علیھم بآنیۃ من فضۃ و اکواب

(وصایا شریف، ص ۱۲۱)

(۵)

آپ کے دو فرزند تھے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ اور مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمہ۔ مولانا حامد رضا خان ربیع الاوّل ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ کتب معقول و منقول والد ماجد سے پڑھیں۔ عربی ادب پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ ۷۰ برس کی عمر پائی، ۴۳ سال والدِ ماجد کے جانشین رہے اور برسوں دار العلوم منظرِ اسلام (بریلی) میں درس حدیث دیا۔ اور ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء کو وفات پائی۔ صاحبِ تصنیف بزرگ تھے۔

مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا خان اوائل ۱۳۱۰ھ/ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے، برادر بزرگ مولانا حامد رضا خاں سے تعلیم حاصل کی اور والد ماجد سے علومِ دینیہ کی تکمیل کی۔ دار الافتاء الرضویہ (بریلی) میں ۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء ستّر سال فتوی نویسی کے فرائض انجام دیئے۔ وہ اپنے والد ماجد امام احمد رضا کا آئینہ تھے۔ ۱۹۸۱ء میں ان کا وصال ہو گیا۔

امام احمد رضا کے خلفاء نہ صرف پاک و ہند بلکہ حرمین شریفین میں بھی پھیلے ہوئے تھے۔ اب صرف ایک خلیفہ حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق جبل پوری یادگار رہ گئے جو ہندوستان میں فیض رساں ہیں۔

(۶)

الغرض امام احمد رضا چودھویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم، عظیم المرتبت مفتی، بلند پایہ مصنّف، دیدہ ور سیاستدان، صاحبِ بصیرت سائنسدان اور باکمال ادیب و شاعر تھے۔ پاک و ہند کے محققین نے ہنوز ان کی طرف توجّہ نہیں کی۔ وہ دنیا کے ہر محقق کی توجّہ کے لائق ہیں۔ اگر ان کی فقہی اور علمی تصانیف سیاسی اور سائنسی بصیرت اور ادب و شاعری پر تحقیق کی جائے تو بہت سے رازہائے سربستہ معلوم ہوں گے۔

اور ہم بجا طور پر فخر کر سکیں گے کہ پاک و ہند میں ایک ایسا یگانۂ روزگار عالم پیدا ہوا جس کی نظیر نہ اس کے زمانے میں تھی اور نہ اب ہے۔ اور حکیم عبد الحئی لکھنوی کا یہ اعتراف حقیقت بن کر سامنے آجائے گا:۔

یندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحنفی و جزئیاتہ یشہد بذالک مجموع فتاواہ

(عبد الحئی لکھنوی، نزہۃ الخواطر، جلد ششم، ص ۴۱)

ترجمہ:۔ فقہ حنفی اور اس کی جزئیات پر مولانا احمد رضا خاں کو جو عبور حاصل تھا اس کی نظیر شاید ہی کہیں ملے اور اس دعویٰ پر ان کا مجموعہ فتاویٰ شاہد ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ (سندھ)

علامہ حضرت شمس بریلوی

امام احمد رضاؒ کی حاشیہ نگاری

قارئین کرام! جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ بعض ان میں کافی ضخیم ہیں اور بعض کی ضخامت کم ہے۔ اسلامیات کا کوئی موضوع ایسا نہیں ہے جس پر امام احمد رضا قدس سرہٗ نے قلم نہ اٹھایا ہو اور دادِ تحقیق نہ دی ہو۔ آپ کی ان عالمانہ، فقیہانہ اور مجدّدانہ تحقیقات کے دائرے میں آپ کے گرانقدر حواشی بھی آتے ہیں جن کی تعداد ڈھائی سو کے قریب ہے۔ یہ حواشی بحمد اللہ دستبردِ زمانہ سے محفوظ ہیں اور ان کے قلمی نسخے سیّد محمد ریاست علی قادری رضوی کی تحویل میں آج بھی موجود ہیں۔ وہ کئی سال سے اس امر میں کوشاں ہیں کہ علمائے اہلِ سنت سے کوئی دیدہ ور اٹھے کہ وہ ان حواشی کے تراجم و تعارف سے دنیائے علم و فضل کو آگاہ کر سکیں۔

"اے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

اب تک ان کو اس سلسلہ میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ گذشتہ معارفِ رضا نامی کتاب میں جو ادارہ معارفِ رضا کراچی نے شائع کی تھی، راقم الحروف شمس بریلوی نے امام احمد رضاؒ کے چند حواشی کا تعارف اربابِ فضل و کمال سے کرایا تھا اور وعدہ کیا تھا کہ آئندہ بھی حواشی پر قلم اٹھاؤں گا۔ میں نے ان حواشی کا تعارف جس کاوش و کاہش سے پیش کیا ہے اس کو کچھ اربابِ فضل و کمال ہی جانتے ہیں۔ میں نے ہر ایک کتاب محشّی کے مصنف کے تعارف کے بعد امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کے حاشیہ کو اس طرح پیش کیا تھا کہ حضرت امام احمد رضاؒ نے جہاں جہاں محشّی کو تنبیہ اور آگاہ کیا یا تعقب کیا ہے ان مقامات کو حاشیہ سے انتخاب کر کے پیش کیا اور توضیح و تصریح کے مقامات کی نشاندہی کی۔ ممکن ہے قارئینِ معارفِ رضا کو بادی النظر میں یہ کام بہت معمولی نظر آیا ہو۔ یہ ان حضرات کا اپنا مطمعِ نظر ہے لیکن میں نے اس نگارش

میں کئی ماہ کی مدت صرف کر دی۔ تب کہیں یہ کام سرانجام ہوسکا۔ الحمد للہ۔

میرے محترم سید محمد ریاست علی قادری صاحب امام احمد رضا قدس سرہٗ کے چند حواشی کا مجموعہ پیش کر رہے ہیں۔ جب باوجود کوشش اور سخت تگ و دو کے کوئی صاحبِ فضل و کمال دنیائے رضویت سے ان چند حواشی کے ترجمے کے لیئے آمادہ نہیں ہوا تو انہوں نے محض اس خیال سے کہ آئندہ شاید کوئی صاحبِ فضل و کمال اس طرف توجہ مبذول فرمائے۔ چند حواشی (بطورِ نمونہ) کا مجموعہ ایک کتابی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ دوسرے یہ امر بھی ان کے ملحوظِ خاطر تھا کہ یہ حواشی بریلی شریف سے محض مستعار حاصل کیئے گئے تھے اور ان کی واپسی کا سخت تقاضا ہے لہذا اس انمول دولت سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے وہ اٹھالیا جائے۔

محترمی سید محمد ریاست علی صاحب قادری نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ہر کتاب محشّٰی کے مصنف کا تعارف اسقدر اختصار کے ساتھ پیش کروں کہ وہ ایک صفحہ سے زیادہ نہ ہو تاکہ قاری حاشیہ محشّٰی کتاب کے مصنف اور اس کے زمانے سے قدرے واقف ہو جائے صاحبِ موصوف کے پاسِ خاطر سے مندرجہ ذیل کتب کا بہت ہی مختصر تعارف پیشِ خدمت کر رہا ہوں۔

۱۔ فتاویٰ بزازیہ
۲۔ حلیہ شرح منیۃ المصلی
۳۔ دُرر الحکام شرح غرر الاحکام
۴۔ بحر الرائق و منحۃ الخالق علی البحر
۵۔ شرح معانی الآثار
۶۔ عمدۃ القاری شرح بخاری
۷۔ کنز العمال
۸۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
۹۔ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع
۱۰۔ موضوعاتِ کبیر ملّا علی قاریؒ

۱۱۔ حواشی الفتاویٰ الخیریہ
۱۲۔ حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری
۱۳۔ حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی
۱۴۔ حاشیہ مدخل۔

اس مرتبہ میں نے ہر ایک حاشیہ کے تعارف کے ساتھ سابقہ التزام (توضیح و تصریح تنبیہ و تعقب) نہیں کیا ہے بلکہ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں صرف کتاب محشی کے مصنف کا بہت ہی اختصار کے ساتھ تعارف کرایا ہے۔ افسوس کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی آج تک کسی کو ہوش نہ آیا کہ وہ امام احمد رضا قدس سرہٗ کے ان حواشی کو جو حضرت کے تبحرِ علمی کا ایک انمٹ نشان اور دنیائے رضویت کے لیئے طرۂ امتیاز اور خواجہ تاشانِ رضویت کے لیئے سرمایۂ نازش و افتخار ہیں، تراجم کے ساتھ شائع کر کے اپنی عقیدت و علمیت کا ثبوت دیتے۔

امام احمد رضا قدس سرہٗ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات پیش کرنے سے قبل یہ چند حقائق آپ کے سامنے پیش کرنے پر عقیدت نے مجبور کیا اور زبانِ قلم پر آگئے۔ اس کے لیئے آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ ان سے معذرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جن کے احساسات مُردہ ہو چکے ہیں اور تن آسانی جن کا شعار بن چکا ہے۔

آیئے اب قرنِ سیزدہم کے آفتابِ علم و فضل کی چند کرنوں سے اکتسابِ نور کے لیئے آپ کو کمالِ علمی کے اس میدان میں لے چلوں جہاں جہاں حاشیہ نگاری و تعلیقات نگاری کے بلند منارے ایستادہ ہیں اور جن کی بلندی کا اندازہ کرنے کے لیئے علم و فضل کی دستار کو تفحص و تعمق کے پاکیزہ ہاتھوں سے سنبھالنا پڑتا ہے۔ میں یہاں حاشیہ نگاری کی تاریخ پیش نہیں کروں گا بلکہ آپ کو حاشیہ نگاری، تعلیقات نگاری اور شرح نگاری کا فرق بتاؤں گا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی حاشیہ نگاری کی خصوصیات سے آگاہ کروں گا کہ اس مقدمہ کی نگارش کا منشا یہی ہے۔

حاشیہ، تعلیقات اور شرح

شرح :۔ کسی کتاب کی شرح خواہ وہ کسی متن سے متعلق ہو توضیح ومطالب وتشریح کیلئے اصل متن سے زیادہ ضخامت اور حجم کی خواہاں ہوتی ہے کہ شرح نگاری سے شارح کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ ان مباحث ومطالب کو جو صاحب متن (یاماتن) نے پیش کیے ہیں واضح سے واضح تر صورت میں پیش کرے اور جن نکات کو ماتن نے پیش نہیں کیا ہے اور جن مضمرات کی وضاحت نہیں کی ہے ان کی وضاحت پیش کرے۔ اگر متن میں اغلاط ہیں تو شارح ان کی وضاحت کرے۔ حدیث شریف کے اکثر مجموعوں کی شروح لکھی گئی ہیں اور اپنی وضاحت و تعبیرات ومسائل فقہیہ وشرعیہ کے مستدل ہونے کے باعث ہر ایک شرح اس کے متن سے زیادہ ضخیم ہے۔ حدیث کے متعدد طرق جو شارح کی نگاہ میں ہوتے ہیں وہ ان کو پیش کرتا ہے، حدیث کے راویوں پر بحث کرتا ہے، حدیث کے حسن غریب یا دیگر اقسام پر بحث کی جاتی ہے۔ اگر صاحب متن سے اس سلسلہ میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کو استدلال و براہان کے ساتھ بیان کرتا ہے جن فقہی مسائل کا اس حدیث سے استخراج ہو سکتا ہے انکو مستنبط کرتا ہے۔ اگر کسی مذہب کی وہ حدیث مؤید ہوتی ہے یا اگر کسی مسلک پر اس سے جرح ہو سکتی ہے تو اس کی تعدیل یا جرح کرتا ہے۔ رواۃ حدیث کا بھی شارح تعارف کراتا ہے۔ حدیث کی شانِ ورود شارح بیان کرتا ہے۔ اگر دوسرے شارحین بھی اس کے موجود ہیں تو ان کے اقوال بھی پیش کرتا ہے۔ لغاتِ حدیث اور ان کے معانی سے بحث کی جاتی ہے۔ معانی اور بیان کے مسائل پیش کیئے جاتے ہیں صرفی اور نحوی نکات زیرِ بحث آتے ہیں۔ یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں شرح کے سلسلہ میں کچھ کھل کر لکھ سکوں۔ میں صرف ایک مثال پیش کروں گا۔ حدیثِ مشہورہ :۔

"انما الاعمال بالنیات"

ایک ایسی حدیث ہے کہ صحاح ستہ میں سے کئی ایک صحیح ایسی ہیں جن کا آغاز اسی حدیثِ

مبارکہ سے ہوتا ہے۔ ائمہ مذاہب اربعہ نے اپنے اپنے مسلک ومذہب کی تائید کے لیئے اس حدیثِ مبارکہ کی تشریح وتوضیح کی ہے اور اس پر کھل کر بحث کی گئی ہے کہ باء کا متعلق مقدر کیا ہے۔ حضرات شوافع "تصح بالنیات" کو مقدر مانتے ہیں اور صحتِ شرعی اس سے مراد لیتے ہیں۔ محققین، فقہا و احناف ثواب الاعمال بالنیات کو مقدر مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کے ثواب کا مدار باعتبار نیت ہے۔ یہ تحقیق علامہ شمس الدین مروجی صاحب العنایہ کی ہے جو شارح ہدایہ ہیں۔ اور دوسرے مسالک کے ائمہ نے اپنے اپنے مسلک کی تائید کے لیئے دلائل براہین پیش کیئے ہیں۔ اور بات "نیتِ وضو" تک جا پہنچی۔ حضرات شوافع نے کہا ہے کہ ایسے وضو سے جس کی نیت نہ کی گئی ہو نماز نہیں ہوگی۔ اور احناف کہتے ہیں کہ وضو کے مفتاح الصلوٰۃ ہونے میں نیت شرط نہیں۔ یعنی ہم احناف استدلال میں پانی کے مطہر طبعی ہونے کو پیش کرتے ہیں۔ البتہ تیمم کے لیئے نیت شرط ہے۔ اس سلسلے میں شارحین نے اپنے اپنے تبحر علمی سے عجیب وغریب نکات پیش کیئے ہیں۔ صرف اسی ایک حدیث مبارکہ کے تحت اسقدر مباحث آگئے ہیں کہ بعض شروح کے ۲۵۔۵۰ بڑے سائز کے صفحات کو وہ مسائل محیط ہیں۔

ایسا ہی حال کتب فقہ کی شروح کا ہے۔ فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "تنویر الابصار" ہے (جو ہدایہ کی شرح ہے) اسی تنویر الابصار کی شرح "در المختار" ہے اور اس کی شرح "رد المختار" ہے۔ میں یہاں تنویر الابصار سے ایک مثال پیش کرتا ہوں جس میں تنویر الابصار کے متن کو خطِ کشیدہ کروں گا اور اس کی شرح در المختار کو غیر خطِ کشیدہ رکھوں گا پھر اس کا ترجمہ پیش کروں گا تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ شرح نگاری کے لیئے کس تبحر اور دقتِ نظر کی ضرورت ہے اور کتنا مشکل کام ہے اور ایک شارح کو کن دشوار مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

تنویر الابصار جلد اوّل ۔

(در المختار یعنی شرح تنویر الابصار) فرضت فی الاسراء لیلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة لسنة ونصف وکانت قبله صلواتین قبل طلوع وقبل غروبها (شمنی)

ترجمہ:۔ نماز معراج شریف میں شب شنبہ رمضان شریف کی سترھویں تاریخ کو ہجرت سے ڈیڑھ سال قبل فرض ہوئی اور معراج شریف سے قبل صرف دو نمازیں تھیں۔ ایک طلوع آفتاب سے قبل اور دوسری غروبِ آفتاب سے پہلے۔ شمنی نے ایسا ہی لکھا ہے۔

اب ردالمحتار میں اس کی شرح ملاحظہ فرمائیے۔ میں یہاں متن طویل نقل نہیں کروں گا صرف ترجمہ پیش کر رہا ہوں۔

ردالمحتار یعنی شرح درمختار:۔ اور شارح (تنویر الابصار) یا صاحب درالمختار نے رمضان شریف میں وقوع معراج کا ذکر کیا ہے وہ ایک قول ہے۔ اس سلسلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ معراج ماہِ رجب میں ہوئی اور لوگوں میں بھی یہ قول مشہور ہے۔ امام نووی ؒ نے "سیر الروضۃ" میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث شریف کی شرح جو بدو وحی کے سلسلہ میں ہے اور علامہ بخاری نے جس کو بابِ کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روایت کیا ہے آپ شروح بخاری مطالعہ فرمائیے اور ان ابحاث کو ملاحظہ کیجئے کہ شارحین کرام نے اپنی ذکاوت فہم اور فراستِ علمی سے کیا کیا نکات پیدا کیئے ہیں اور کتنے دینی مسائل کو پیش کر کے امتِ مسلمہ کو مرہونِ منت بنایا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔ بخاری کی شرح فتح الباری از علامہ حجر عسقلانی ۸۵۲ھ، شرح بخاری از علامہ عینی عالمانہ تحقیق و تدقیق، استنباط و استخراج مسائل فقہیہ اور مسائل علمیہ پڑھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ شارحین حضرات کا مقام علمی اور تبحرؔ اس وقت آپ پر ظاہر ہوگا۔ مسائل عقلی و نقلی کے دریا بہائے ہیں اور ان شارحین حضرات کی فکر رسا نے ان مناروں پر کمند ڈالی ہے جہاں تک فکرِ انسانی پہنچ سکتی ہے صرف بخاری ہی پر حصر نہیں ہے بلکہ آپ صحاح ستہ کی شروح کو دیکھئے کہ یہ شروح متونِ صحاح سے کس قدر ضخیم ہیں۔ اسی طرح حدیثِ مبارکہ کے اور مجموعے موسوم بہ صحاح و جوامع و مسانید اور معاجم ہیں جن سے ہمارے کتب خانے الحمد للہ معمور ہیں۔ تصریح بالا کا مقصد یہ تھا کہ شارح جب کسی کتاب کی شرح کرتا ہے تو اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالتا ہے اور متن کی ہر ہر سطر کی اس طرح وضاحت کرتا ہے کہ جو نکات متن میں مضمر تھے وہ سب کے سب عیاں ہو جائیں۔ شارح کے لیے بھی اتنے ہی مبلغ علم، ذکاوت اور دقتِ نظر کی ضرورت ہے جو صاحبِ متن

کو حاصل تھا۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ شارح نے شرح میں "شارح تنویر الابصار" کے قول کا تعاقب کیا ہے۔ صاحب درمختار کے کمالِ علمی کے پیشِ نظر ان کے قول کی تغلیط تو نہیں کی لیکن احتیاط کے ساتھ "ایک قول یہ ہے" کہہ کر ان کے قول کی تردید کر دی۔

یہ تو تھی شرح نگاری کی مختصر کیفیت اور ایک شارح کے مختصر اوصافِ علمی اور اس کا تبحرؔ ایک مشہور شرح اور اس شرح کی شرح اور اس کے حواشی کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ ایک شارح کو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور کسی متن کی تشریح و توضیح و تصریح میں اس کی نظر کہاں تک تلاش و تجسّس میں پہنچتی ہے اور کن کن زاویوں سے جائزہ لیتی ہے۔ آیئے اب شرح کے بعد تعلیقات کے بارے میں کچھ عرض کروں پھر حاشیہ نگاری کے فن کا جائزہ پیش کروں گا۔ اس مرحلہ سے گزرنے کے بعد امام احمد رضا قدس سرہٗ کے حواشی کا آپ سے تعارف کراؤں گا کہ ان تصریحات کے بعد ہی آپ یہ اندازہ کر سکیں گے کہ حاشیہ نگاری کتنا اہم اور مشکل مرحلہ ہے۔

تعلیقات نگاری:۔ تعلیقات یا تعلیقات نگاری سے مراد کسی متن کی ایسی مراحتیں ہیں جو تفصیل و تصریح کے سلسلہ میں شرح کی تو محتاج نہیں کہ اس صورت میں اس متن کے لیئے شرح کی ضرورت ہوتی اور تعلیقات سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ تعلیقات نگاری میں متن کے کسی نکتہ کے سلسلہ میں کوئی ایسی وضاحت مقصود ہوتی ہے جو صاحبِ متن نے ترک کر دی تھی۔ یا کسی اس مسئلہ کے سلسلہ میں جو صاحبِ متن نے بیان کیا ہے مزید دلائل و براہین پیش کرنے مقصود ہوتے ہیں یا متن سے کسی مسئلہ کا استخراج کیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں تعلیقات نگار ذیل متن میں یا متن کے حاشیہ پر اس کو بیان کر دیتا ہے یا کسی اختلافی دلیل کو ماتن کے مقابلہ میں پیش کرتا ہے اور ماتن کا تعقبؔ کرتا ہے یا تعارض ——— تعلیقات عموماً متن کے ذیل میں نگارش کی جاتی ہے البتہ حاشیہ پر اس وقت تعلیقات کو ترقیم کرتے ہیں جبکہ متن پر حواشی کی نگارش مقصود و مطلوب نہیں ہوتی۔ شرح اور تعلیقہ کا خاص فرق یہ ہے کہ شرح میں متن کی کسی سطر کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ تمام و کمال متن کی تصریح و توضیح کی جاتی ہے اور تعلیقات میں یہ ضروری

دکھاتا ہے اور اس کی غلطی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس منزل پر محشی کا تبحّر علمی ماتن سے بمراحل آگے بڑھ جاتا ہے۔ اسلاف پرستی یا شہرتِ بزرگی یا طنطنۂ عظمت و سربلندی کو وہ اپنی راہ میں حائل نہیں ہونے دیتا۔

فقہ میں اس حاشیہ نگاری نے ہماری بڑی رہنمائی کی ہے۔ ہم امورِ دینوی میں جب ایسے مقام پر راہنمائی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جہاں ہمارے اسلاف کرام نے ہمارے لیئے راستہ متعین نہ کیا ہو تو مستند اور متبحّر علمائے کرام کے یہ حواشی ہماری راہنمائی فرماتے ہیں اور شاید ہمارے بزرگوں اور علمائے سلف نے حاشیہ نگاری کو اسی غرض سے اپنایا تھا کہ مسائلِ یومیہ اور معاملاتِ روزمرّہ میں جہاں کہیں ہم کو کسی عقدہ لاینحل سے دوچار ہونا پڑے تو یہ حواشی ہماری عقدہ کشائی کریں۔ میں اگر علمائے سلف کی کتابوں پر حواشی سے اپنے اس بیان اور اپنی اس تصریح کی تائید پیش کروں تو بہت سے صفحات پُر ہو جائیں گے۔ اس لیئے میں امثال سے گریز کرتے ہوئے یہ بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے حواشی کا کیا مقام ہے اور آپؒ کے حواشی کا کیا مرتبہ ہے اور میں نے حواشی رضا قدس سرہٗ کا یہ جائزہ کیوں پیش کیا ہے؟ حواشی امام احمد رضا قدس سرہٗ کے تحقیقی جائزہ سے بجز اس کے اور کچھ مقصود نہیں کہ قارئین اور اربابِ علم و فضل کو یہ معلوم ہو جائے کہ حضرت والامرتبت کا پائیگاہ علم کیا ہے ان کے تبحّر علمی کی وسعتوں اور پنہائیوں کا کیا عالم تھا؟ ان کے فکر کی گیرائی کس منزل پہ تھی ان کی فکر رسا کن کناروں پر کمند ڈالتی تھی۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ایک مقلّد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گیرائیوں اور گہرائیوں کے ساتھ سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ مجدّد تھے لیکن ایسے مجدّد کہ آپ کے تجدّد نے علم و فکر کے ان گوشوں تک صاحبانِ طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم و فضل نے تحقیق و تجسّس، تفحص و تفکر کے راستوں پر اعتماد و یقین کے ایسے دبیز پردے ڈال دیئے تھے کہ نئے راستے ہی نہیں بلکہ قدیم راستے بھی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم نا آشنا بن چکے تھے۔

حضرت رضا قدس سرہٗ بھی عظیم المرتبت اسلاف و بزرگانِ دین وملّت کے خوشہ چیں، ان کے فضل و کمال کے معترف، ان کی عظمتوں کے مقر، ان کی رفعتوں کے حامی، ان کے علو و اعزاز کے قائل، ان کے علمی تبحّر کو اجاگر کرنے والے، ان کے فضل و کمال کی شہادت دینے والے اور ان کے کمالات کو سراہنے والے تھے۔ کیا زبان سے اور کیا اپنے بیان سے لیکن ان کی بصیرت اس راہ میں ان کی راہنمائی کو موجود رہتی تھی۔ اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے سے پہلے اس کی صحیح سمت کا اندازہ لگاتے تب قدم تقلید میں اٹھاتے۔

آپ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے متشدد متبع اور سچے مقلد تھے لیکن اس کے یہ معنی آپ کی نظر میں نہ تھے کہ امامِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے اخلاف اور فقہائے متبعین و مقلدین کے سامنے بھی اسی طرح سر جھکا دیا جائے جس طرح حضرت امامِ اعظم کی اصابت رائے اور اجتہادِ فکر اور قیاس اور استحسان کے سامنے کہ آپ اس کو زر کامل عیار سمجھتے تھے۔ حضرت امامِ اعظمؓ اور صاحبین کے بعد جب اجتہاد کے دروازے بند ہوئے اور تقلید کا دور شروع ہوا اور اس دورِ تقلید میں فقہائے حنفیہ نے اپنی تصنیفات سے احناف کے خزانوں کو معمور کر دیا اور ایسا معمور کر دیا کہ اس میں زیادت و اضافہ کی بمشکل گنجائش چھوڑی اور ان کی عظمت و شہرت کے طنطنے سے گوشہ ہائے فکر و عمل گونجنے لگے تو اس وقت ایک طرف تو تقلید کا سررشتہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جا رہا تھا اور دوسری طرف جدل و خلاف کے طفلانِ شر زدہ پیدا ہوئے اور رفتہ رفتہ نشو و نما پا کر منہ زور نوجوان بن گئے۔ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم شاملِ حال تھا کہ جدل و خلاف کی یہ زد منقولات سے زیادہ معقولات پر پڑی۔ ایک فرد کی تفحص و تلاش پر دوسرے فرد نے اعتراض کیا۔ اس اعتراض کو کسی تیسرے نے رد کیا اور اس تیسرے نے اپنے مستنبط اور مستخرج مسئلہ کو شد و مد کے ساتھ پیش کر کے معترض کے لیئے فرار کا راستہ بند کر دیا۔

اس اختلاف کا مبنیٰ خدانکردہ اغراض نفسانی نہیں تھے بلکہ قرآن حکیم کے بعد حدیثِ نبوی کا ایک بحرِ ناپیدا کنار ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ صاحبانِ فکر و نظر نے اس میں غواصی کی۔ کسی کے ہاتھ موتی لگے۔ کوئی خالی ہاتھ جب ابھر کر آیا تو اس نے محض صدف ہی کو غنیمت سمجھا۔ چنانچہ حدیث

نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے شیریں سے چار نہریں جاری ہوگئیں۔ یہ نہریں نکالنے والے حضرات امتِ مسلمہ کے عظیم ترین رجال تھے۔ تدوینِ حدیث کا کام تیزی سے جاری وساری تھا۔ جوامع، مسانید، موطات اور معاجم مرتب ہو رہی تھیں جو احکام فقہی کا ماخذ و مبنیٰ بنتی جا رہی تھیں احادیث میں صحیح، حسن، ضعیف، شاذ و معلل غرضیکہ ہر نوع کی احادیث موجود تھیں۔ مسائل کے استخراج و استنباط میں یہی ماخذ و مبنیٰ تھیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اختلافِ آراء پیدا ہوا اور یہی ان اختلافات کا مستدلل ٹھہریں۔ غرضیکہ دوسری صدی ہجری سے تیرھویں صدی ہجری تک ان مسائل مختلفہ کے ضبط و جمع کا سلسلہ جاری ہوا اور ہزاروں تصانیف ان کی شروح، بے شمار حواشی اور تعلیقات فکر و قلم نے اپنی یادگاریں چھوڑیں۔ یہ حواشی، تعلیقات و شروح فکر و فہم کے ایسے آئینے ہیں جن میں آپ کو اسلاف کرام کے پاکیزہ چہرے نظر آئیں گے۔ چودھویں صدی، ہماری ژرف نگہی و دقتِ نظر کے انحطاط کا دور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس صدی میں آپ کو تفسیر و حدیث، فقہ اور اصول پر تصانیف و شروح اور حواشی بہت کم نظر آئیں گے۔ درسِ نظامی میں جو کتب شامل تھیں ان کا درس اب بھی دیا جاتا ہے لیکن وہ شعور و فکر و فہم اور جوہر دقتِ نظر مفقود ہے جو ہمارے اسلاف کا گرانقدر سرمایہ تھا۔ علم و فکر کا وہ دورِ ارتقاء ختم ہو گیا۔ ہدایہ، قدوری، بزدوی کے متعدد حاشیے اور شروح لکھی گئیں۔ تنویر الابصار کی شرح درِ مختار اور درِ مختار کی شرح ردالمحتار لکھی گئیں۔ علامہ محب اللہ الہ آبادی کی مسلم پر شروح اور حاشیہ کا گرانقدر سرمایہ مرتب ہو گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلاف والاتربت جو علم و فن کی بلندیوں پر کمندیں ڈالتے تھے۔ ان سے معارضہ اور تعاقب کوئی آسان بات تو نہ تھی۔ ان کے اقوال کو پرکھنے کے لیئے ان کے اقوال میں تعقّب کے لیئے قولِ مرجح کو پیش کرنے کے لیئے ویسا ہی فضل و کمال درکار تھا جیسا کہ علمائے متقدمین کو حاصل تھا۔

میں اگر مثالیں پیش کروں تو اک سفینہ درکار ہو گا۔ صرف یہ عرض کرنا مقصود تھا کہ کسی کتاب پر حاشیہ لکھنا یا تعلیقات پیش کرنا یا کسی کتاب کی شرح لکھنا خواہ اس کا موضوع کچھ ہو وہ حدیث کی کتاب ہو یا فقہ کی، اصولِ حدیث کی ہو یا اصولِ فقہ کی، وہ تفسیر ہو یا کسی کتاب کی شرح، اس پر حاشیہ نگاری اسی وقت ممکن ہے کہ محشّی کم از کم اتنا ہی صاحبِ

بصیرت ہو اور اس کی نگاہ اتنی ہی تیز رو اور دور رس ہو جو صاحبِ تصنیف کا وصف رہا ہے اور اگر حاشیہ میں صاحبِ متن کا حاشیہ نگار نے تعقب کیا ہے یا تخطیہ یا اس کی سہو و نسیان کی نشاندہی کی ہے تو انصاف شرط ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ محشی کے علم کی حدود کیا ہونی چاہئیں؟ صاحبِ متن سے کم علم رکھنے والا کیا ماتن کے سہو و نسیان کی نشاندہی کر سکے گا یا اس کی غلطی یا سہو و نسیان سے اس کو آگاہ کر سکے گا؟ حاشیہ نگار حضرات میں ایسے ایسے صاحبانِ فضل و کمال ہیں کہ عقل و آگہی ان کے سامنے سرِ عقیدت جھکاتی ہے۔ تاریخ ان کی نشاندہی پر نازاں ہے اور علم و فضل کے طرّہ ہائے شان ان کے سروں پر نازاں ہیں۔

ان سب حضرات نے اپنے اسلاف کرام کا بھرپور احترام کیا ہے اور ان بزرگوں کی عقیدت کیشی پر نازاں ہیں لیکن جب حاشیہ نگاری کی ہے تو علم و کمال کے تقاضوں کو پورا کیا ہے اور ارادت و عقیدت کو ان تقاضوں کی ادائیگی کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا ہے۔ اسی طرح امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے جب اس راہ میں قدم رکھا تو باوجود یکہ ان اسلاف ذوی الاحترام کے لوازم اعزاز و احترام قدم قدم پر انہوں نے پورے کیئے ہیں لیکن جہاں بات حق گوئی و حق نگاری کی آپڑی ہے وہاں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں کوئی جھجک پیدا نہیں ہونے دی اور جو کچھ کہا ہے اسمیں ادب ملحوظ رکھا ہے اور اس طرح کہا کہ اپنے اختلاف کو فاضلینِ فن کے اقوال سے اور اس فن کی کتب کے حوالوں سے مبرہن کیا ہے۔ عقلی و نقلی دلائل سے اپنے قول کا استدلال پیش کیا۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا قدس سرہٗ نے حاشیہ نگاری میں صرف اعتراضات کو اپنا نصب العین بنایا ہے۔ جی ایسا نہیں ہے۔ آپ حاشیہ نگاری میں کہیں قول ماتن کی تصریح فرماتے ہیں۔ جہاں قول ماتن کو شواہد و دلائل سے مستحکم و مبرہن کرنا ضروری سمجھتے ہیں تو اس کے مطابق دلائل پیش کرتے ہیں۔ تعقّب صرف اس جگہ فرماتے ہیں جہاں ماتن نے خطا کی ہے اور آپ اس کی نشاندہی اکثر لفظِ "صواب" سے فرماتے ہیں تاکہ ادب کی قدروں پر حرف نہ آئے۔

مجھے افسوس ہے کہ میں حضرت کے حواشی کا ہر جگہ اردو ترجمہ پیش نہیں کر سکوں گا کہ

اس طرح ایک ایک حاشیہ کے لیئے مجھے چار چار پانچ پانچ صفحات درکار ہوں گے۔ جہاں کہیں بہت ضروری سمجھوں گا وہاں حاشیہ کے متن کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کروں گا۔

مختلف الموضوعات کتب پر ان گرانمایہ حواشی کے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیائے علم و فضل کو معلوم ہو جائے کہ آفتابِ علم و فضل حضرت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کی ضیائیں کس درجہ عالم افروز ہیں اور آپ نے کیسے تاریک گوشوں کو روشن کیا ہے اور ذرّہ ہائے فقہ اور اصولِ فقہ کو کس طرح روشن فرمایا ہے اور آپ کے تبحّر علمی نے کیسی کیسی نکتہ آفرینیاں علومِ دینی میں فرمائی ہیں اور اکابر محدثین و فقہاء کے متون کی کس طرح تنقیح اور توضیح کی ہے اور آپ کی فکر رسا نے کن اچھوتے نکات کو منقح کیا ہے اور آپ کی نگاہِ علمی نے کیسی کیسی گرانمایہ کتب کا جائزہ لیا ہے۔ حدیث و فقہ، اصولِ حدیث، اصول فقہ، ان کی شروح اور ان کے حواشی تک آپ کی دسترس تھی۔ بارہ سو سال کی مدّت میں جو کتب علومِ اسلامیہ پر تصنیف ہوئیں خواہ وہ علومِ نقلیہ سے ہوں یا علومِ عقلیہ سے، وہ کتب تاریخ ہوں یا کتبِ طبقات، کتب جدل و خلاف ہوں یا کتبِ حکمت و منطق ہوں ہر ایک پر آپ کی نظر اس قدر گہری تھی کہ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کتاب آپ کے مطالعہ میں عرصہ تک رہی ہے۔

آپ اپنے حواشی میں جب ماتن کا تعقّب کرتے ہیں یا راہِ صواب دکھاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا تبحّر علمی حقیقت میں ایک بحرِ ناپید اکنار تھا۔ خدا کرے کہ ہم آپ کے علمی کمالات کے ان گوشوں کی رونمائی میں کامیاب ہو سکوں اور حقِ رضویت ادا ہو سکے۔

~~~ ∴ ~~~

حاشیہ فتاویٰ بزازیہ

علامہ و فقیہہ اعظم محمد بن شہاب الدین بن یوسف الکروی، آپ کے آبا و اجداد علم و فضل کے آسمان پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے تھے۔ علومِ منقول و معقول میں جس طرح آپ کے آباؤ کرام شہرت کی بلندیوں پر پہنچے تھے اسی طرح آپ نے علم و فضل میں شہرت حاصل کی۔ آپ نے تمام علومِ عقلی و نقلی اپنے والدِ گرامی سے حاصل کیئے۔ آپ نے مناظرہ میں بھی اپنا بہت سا وقت صرف کیا اور بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں۔ ان تصانیف میں آپ کی مشہور ترین کتاب وجیز "فتاویٰ بزازیہ" کے نام سے دنیائے اسلام میں مشہور و معروف ہے۔ فتاویٰ بزازیہ کے علاوہ مناقب امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں بھی آپ نے ایک گرانقدر تصنیف کی ہے جو امامِ اعظمؓ پر ایک بیش بہا تصنیف ہے۔ آپ کا فتاویٰ موسوم بہ فتاویٰ بزازیہ جس کا تکملہ ۸۰۶ھ میں ہوا، احناف میں بڑا مستند سمجھا جاتا ہے اور آج بھی اُس سے حوالے دیئے جاتے ہیں۔

~~~ ∴ ~~~

معنى اللسان الاكثر عندنا هذه اللغة على حيث ما يقتضيه الحال والله تعالى اعلم ۱۲

قوله قبلت لا ذكره الفضلي - لان لفظة زنى لا تقع على الرجل كما في الهندية عن التجنيس ۱۲

قوله وقيل ينعقد بحكم الظاهر - اى اذا اراد التحقيق دون الاستيام لما ياتى فى الصفحة المقابلة ۱۲

قوله عن الامام صاحب المنظومة - نجم الدين النسفى ۱۲

قوله كما ذكره في البحر - اذ اوى خزانة المفتين عن الخلاصة لكن راجعت الخلاصة فرأيتها اطلقت كاطلاق الكتاب كذا بالاطلاق نقل عنها فى الهندية فلعل ذلك لاختلاف النسخ او هى زيادة من الامام السمعانى صاحب خزانة المفتين فانه رحمه الله تعالى انما ينقل بالمعنى وربما يزيد شيئا وينقص كما يظهر ذلك لمن طالعها مع اصولها والله تعالى اعلم ۱۲

قوله وسياتى وعليه الفتوى - فى الطلاق ص۱۷۹ ۱۲

قوله الا اذا اراد بهذا التحقيق - دون الاستيام خزانة المفتين عن الظهيرية ۱۲

قوله اى الخاطب - اقول ظاهر هذا انه لا يحتاج الى بيان حصة الخاطب من الدين لا فى الدعوى الشهادة ولا فى بل يحمل الشركة على المساواة فليحرر ۱۲

قوله فقالت لبيك - راجع الدرر وحواشيه ۱۲

قوله ان قال قبلت - الصواب قالت فافهم ۱۲

قوله لانها ما اخبرت عن محلها - اقول فيه نظر ظاهر فان الاخبار لا يفيده الانشاء ولا شك ان قولها نعم يشبه من القبول وقد ذكر آنفا ان لو قال لها بالفارسى فقالت لبيك انعقد مع انه ليس فيه اخبار من محلها اصلا ۱۲

قوله قولها هذا - وباقى الاحكام كما ترتيح ۱۲

قوله فى ذكره وحكايته صدق والا لا - اى فى ذكر البرسام والمعنى ان لو جد فى كلامه ما يدل على الاسناد الى حال البرسام والا لا تصديق هذا والمسئلة بعبارة

ابين من هذا فى الخانية ۱۲

قوله ان كان فيه دمى نساء واهل هذه القرية - فى فتاوى النسفى نقلا عن الكتاب ان لا حنث فيه وهو الصواب ۱۲

قوله لا يقع لانه ذكر ايقاع الغير لا الايقاع من نفسه - فاختلف كما لا يطلق الرجل الا امرأته ولذا وقع بقوله بنتك طالق كذلك لا تطلق المرأة الا زوجها فيتعين الفاعل اقول على ما يطلقها فضولى فلذا قلت قد كان يحتمل الفضولية بنتك طالق اقول بعيد خلاف الظاهر فلا يصدق قضاء بخلاف داده شد فانه لا دلالة له على الفاعل وضعا لا جرما ولا ظاهرا ۱۲

قوله قالت طلقنى فقال لست لى بامرأة تطلق لانه جواب - هكذا فى الخانية بل يقع الطلاق ولا يحتاج الى النية ۱۲

قوله ولو قال دست باز داشتم - الاضافة اول مرة لتبرى اى ما بعده ۱۲

قوله فاتاه الكتاب طلقت - صوابه الكتابان كما فى الخلاصة ۱۲

قوله عليها الا اذا برهنت على اقراره بالنية - صوابه عليها اى على النية ۱۲

قوله سمع صوتها اجنبى فجامعها - الاظهر ما ياتى فى الصفحة المقابلة انه يختلف باختلاف الاشخاص ۱۲

قوله وهذا يخالف الاول - وياتى آنفا تائيد هذا ۱۲

قوله لمن حلف ان اقررت - وسياتى آخر الورق ان الفتوى على خلافه ۱۲

قوله والفتوى على قول الثانى - مر اول الورقة السابقة الجزم بخلافه ۱۲

قوله لا يتعدد بتعدد طلوع الشمس - وانما هو لادامة الجزاء مع كل طلوع فكانه قال اذا طلعت الشمس فانت طالق ابدا ۱۲

قوله وان قال ان تزوجت فلانة فهى طالق - لانه جزاء لعدم محل صالح للطلاق ۱۲

قولہ لا یصح التعلیق - لان نزنی وادون لیس سببا للملک مالم یقبل ومثلہ ما
یاتی فی الصفحۃ المقابلۃ کل امرأۃ قد تزوجہا غیری لا حلی ۱۲

قولہ واجزہ لا وجہ اذاً لجوازہ ومن صاحب البدایۃ - تزویج الفضولی ولم
تکن ح محلا للطلاق فانحلت لا الے جزاء ۱۲ الوجہ فیہ انہ ان اجاز قبل
تزوجہ ایاہا فقد حنث بہذا الشرط وان لم یجز لم تنحل الیمین بمجرد تزویج
الفضولی لعدم شرط الشرط وہو الاجازۃ فاذا تزوجہا حنث بالشرط الاول ۱۲

قولہ لا یلزمہ شئ بالکلام - اقول الا ان یرید بہ صوم سوراً مثلا فانہ و
زد فیہ انہ لصیام سنۃ فینبغی ان یلزمہ ۱۲

قولہ لا یصح فاندفع ان تزوجت - ای لا ینفذ ۱۲

قولہ لا الدرہم وذکر القاضی رحمہ اللہ - لعدم تعینہا فی البیع فلا خلافۃ الیہا وعوضہا سواء ۱۲
قولہ انہ یلزمہ التصدیق بالدرہم ایضا - ولا تری ان باجتماع العقد والنقد
علے الدرہم الحرام یسری الخبث الے المشتری علی قول الکرخی المفتی بہ ۱۲

قولہ ینصرف الے ما یفہم - اقول یمکن حملہ تامۃ مفیدۃ معنویۃ مثل لا نفس
سواء فلیتامل ۱۲

قولہ مرا بزنی - صوابہ برسی زنی وہو کنایۃ عن الاستنان ۱۲

قولہ وفی النوادر لا کالاذن بالعربیۃ وہی لا تعلم - قلت وہی الموافقۃ لما
عن الامام والثالث ۱۲

قولہ فات المدیون او قضی الدین - لعل صوابہ الدائن بل ہو الصواب ۱۲

قولہ الے آخر فاذن لہا فی زیارۃ الامام - صوابہ احد ای قال ان خرجت الے
احد الا باذنی ۱۲

قولہ والقول الثانی - صحتہ وان تقدم ذکر الشرط مالم یشرطا فی العقد ۱۲

قولہ والقول الثالث - بیع فاسد بالشرط وصحیح لازم بالوعد المجرد ۱۲

قولہ والقول الرابع - بیع فاسد والشرط اللاحق یلتحق باصل العقد ۱۲

قولہ والقول الخامس - رہن ان اقتضت القرائن عدم قصد البیع والا فبیع بات ۱۲

قولہ والقول السادس - ان ذکر الشرط فی العقد فسد والا فبیع صحیح فی حق المشتری
ورہن فی حق البائع وان باعہ المشتری نفذ ۱۲

قولہ والقول السابع - مثل السادس بید ان المشتری لا یملک بیعہ ۱۲

قولہ والقول الثامن - فاسد فی بعض الاحکام وصحیح فی بعض ورہن فی البعض
وانما ہو استر گاؤ پلنگ ۱۲

قولہ والقول التاسع - یملک المشتری الزائد ولا ینفذ بالاتلاف ۱۲

قولہ ولو لشرط البیع لا - ای مطلقا بان قال لشرط ان تبیعہ او لشرط ان تبیعہ
من احد او ممن شئت بخلاف فلان او مثلہ ۱۲

قولہ ان لا یجب علیہ تحمل الظلم - فلان فی جانب المشتری شرط عدم الضرر
وہو جائز ولا یفید شرطا فیہ نفع وفی جانب البائع ہو شرط فیہ ضرر لا نفع وشرط
کذا لا یفید ۱۲

قولہ ونوی نقلہ لفلان لا یتوقف لغفلۃ نوی نقلہ زیادۃ علے نص ہذا الفصل
منہ وہی الخلاصۃ فان عبارۃ لو قال بعت منک فقال الفضولی اشتریت او قبلت
لفلان لا یتوقف وینفذ علیہ بالاتفاق لکن فی الخانیۃ مثل ما فی ہذا الکتاب وہو
الاقرب الی الصواب واللہ تعالے اعلم مثلہ فی البحر عنہ دون بل ینفذ علیہ الکرابیسی ۱۲

قولہ لا یقتضیہ العقد وعلے قول بعض مشائخ - لان العقد لا یقتضی فسخہ فہو نظر
الی انہ عقد شرط فیہ الفسخ ۱۲

قولہ لا یفسد لانہ شرط یقتضیہ العقد - لان العقد یقتضی اللزوم ومن قضیتہ ان

لا يملك احد العاقدين الفسخ الا بحضرة صاحبه فهو نظر الى ان المشروط عدم آخر واحد منهما بالفسخ لا الفسخ ١٢

قوله لا يجوز اخذ الاجر على البيع - لانه غير منعقد ولا الاجر لقيامه بالتنبيس ١٢

قوله ولو شرط ان لا خيار له - كذا في الخلاصة آخر ص ١٢٢ ١٢

قوله لا عبرة لهذا الشرط - اقول هذا لان خيار الفسخ ليس من مقتضيات العقد حتى يكون شرط نفيه خلاف مقتضاه فيفسد بخلاف ما اذا شرط عليه الاجر أو جرى الماء اى القطع فانه خلاف مقتضى العقد فيفسد كما في الخلاصة ص ١١٦ ١٢

قوله ثم تشهد على المقضى - صوابه كما في الخلاصة ثم تشهد بصيغة المفرد اى ذلك المناول ١٢

قوله وبه وقدرانه يقبل - هذا القدر زيادة على ما في الخلاصة ص ١٢٢ ١٢

قوله ادعى عليه عشرة امناء الدقيق - تالق مسألة النقرة والدقيق ص ١٩ ١٢

قوله او الاقرار ذكل من الثلاثة - صوابه الواو كما لا يخفى ويدل عليه قوله كل من الثلاثة ١٢

قوله هي باطلة - اى ان لم يقبل منه قابل فان قبل وكيله نفذ او فضولي توقف على اجازة المكفول له ١٢

قوله المكفول له - اقام المظهر مقام ضمير المتكلم ١٢

قوله لعل بنفسه على ان المكفول عنه - الكفالة بالمال اذا وقعت تابعة للكفالة بالنفس وكانت الاولى معلقة بشرط فوجد لزم المال ولا يسقط بسقوط المتبوعة بعد ذلك لان المال اذا لزم فلا سبيل الا الاداء او الابراء ١٢

قوله باللسان فلا بد - اى او فعل يدل عليه ولا يكفي مجرد رضا القلب راجع رد المحتار وما تقدم ما يفيده اول ص ١٢٢ ١٢

قوله كفل بنفسه على انه ان لم يواف به فعليه ما عليه - الكفالة بمال التابعة للكفالة بالنفس لا يشترط في المتبوعة من القدرة على الاحضار ولا يمهل للاحضار بل يلزم

المال اذا وجد شرط عدم الموافاة وان طالبه الطالب به في سواد ١٢

قوله مسافرا وعرف ذلك منه - اى على عزيمة السفر ١٢

قوله كفيلا ولا حاجة - اى اخذ الكفيل - فان المدعى عليه يلزمه احضاره بخلاف التغار ١٢

قوله يخالف رب المال للاباس - صوابه يخالط المخالطة بالطاء ١٢

قوله بالمخالفة - ان شاء الله تعالى - لعل صوابه لضايقة النظر رد المحتار صدر المضاربة ١٢

قوله والربح على ما شرطا - انظر الدر ونس ص ٣٨١ ١٢

قوله وتحمل المستقرض - تحمل بالرفع عطفا على لتبرز كان لا بالنصب عطفا على يكون اذ لو شرطا كون التحمل على المستقرض خاصة لم يحل له الربح قدر ما من اقل من ماله بحرم الشرط ١٢

قوله وضمن المضارب لشريكه قيمة العصير - اقول هذا السبق قلم وانما هو حكم ما اذا فعل باذن رب المال ودون الشريك كما سيذكره اما حكم هذا فهو انه يغرم الا قيمة الدقيق قبل هذا الاتخاذ والى قيمة العصير فما اصاب حصة الدقيق فهو على المضاربة وما اصاب حصة العصير فهو بين المضارب وبين الشريك كما في الخانية ١٢

قوله يومر بان يحلا وثانيا - يفيد ان الماء مثلي وقد ذكروا انه قيمي ١٢

قوله مقصودا بالبيع - بايراد لفظه بحث عليه مفردة ١٢

قوله وان طلبه عند لقائه فعلى البيان فان قال المشتري - اى ان انكر المشتري طلب الشفيع مواثبة حلفه اى المشتري القاضي على العلم بالله انه لا يعلم ان الشفيع طلب مواثبة وان انكر المشتري طلبه اى طلب الشفيع عند لقائه اى لقائه الشفيع المشتري وحينئذ يحلف القاضي المشتري على الثبات لاحاطة علمه به ١٢

قوله لجريان العادة بالثاني دون الاول - اقول فيه فان جواز الهادة انما يشترط في وقف المنقول والمعتبر هنا كونه قربة فليتأمل ١٢

النزاومنہ من جاحد ۱۲

قولہ مع القابض لاینازعہ لعدم الحلم بہ - صوابہ فی العارض ہکذا نقلہ عنہ فی الندیۃ ۱۲

قولہ تکلین حربیات ومنیح الذمی - صوابہ کما فی الدر کالبین ۱۲

قولہ اربعۃ آلاف سوی الوصلیۃ - ای لایکون نصیب احد منہم اقل من ذلک ۱۲

قولہ بعد موتہ لایجوز - فیہ روایتان کما سیاتی آخر صـ ۹۳ہ دیاتی صـ الوہ لبطلانہ عند الامام ۱۲

قولہ ثلث مالی لفلان - الذی فی الہدایۃ سدس ۱۲

قولہ اوصیت بان یوہب لفلان سدس - اوصیت بان یوہب لفلان کذا
وصیۃ ودلت المسألۃ ان لاحاجۃ الی تعیین من یتولی عبدہ الہبۃ والاعطاء ۱۲

قولہ مطلقا کالصدقۃ - ای عندنا وعندہم ۱۲

قولہ مطلقا کالوصیۃ - کذلک ۱۲

قولہ عندنا کالوصیۃ - لا عندہم ۱۲

قولہ لیصح عند الامام - نظرا الی زعم الموصی ان فیہ قربۃ فلا یحتاج الی التملیک ۱۲

قولہ لاعندہما والذمی - نظرا الی الواقع فانہا معصیۃ فلم تکن قربۃ ولافیہ تملیک
لقوم باعیانہم فانتفی کلتا جہتی الصحۃ ۱۲

قولہ اوصی بان یعطی لولد ولدہ - اوصی ان یعطی ولدہ لدی من کفارۃ یمینہ
یعطی ولا یجوز عن الکفارۃ ۱۲

قولہ فالخیار للورثۃ - بخلاف الوصیۃ بہ لفلان تعیین اعطاء العین ۱۲

قولہ اولا یبقی اربعۃ تاخذ الربع - ای ان المسألۃ تجعل من ستۃ یاخذ الموصی
لہ منہا اثنین اولا الخ ۱۲

قولہ بل تجوز فیہ روایتان - فی الجزم بعدم الجواز صـ ۹۳ہ دیاتی صـ الوہ انہ قول الامام ۱۲

قولہ ولاترث بالزوجیۃ - لانہ لاارث الا بنکاح صحیح ۱۲

حلیہ شرح منیۃ المصلی

منیۃ المصلی فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں۔ ان تمام شروح میں حلیۃ المحلّی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ آج بھی فقہ حنفیہ میں یہ شرح متداول ہے اور مفتیانِ کرام اس سے جزئیات فقہ میں استدلال کرتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری اور دوسرے فتاویٰ کے مجموعوں میں اس سے بکثرت استفادہ کیا گیا ہے۔

حلیۃ المحلّی کے مولف یا منیۃ المصلی کے شارح علامہ محمد المعروف بہ امیر الحاج حلبی ہیں۔ آپ کا لقب شمس الدین تھا۔ علامہ امیر الحاج حلبی قرن نہم کے مشہور و معروف فقیہہ، محدّث اور امامِ اجل تھے۔ آپ نے علامہ ابن ہمامؒ اور دوسرے فضلائے وقت سے اکتسابِ علوم کیا۔ تحصیل علم کے بعد جب آپ کی شہرت اکناف و اطراف میں پھیل گئی تو آپ مسندِ افادت پر متمکن ہوئے اور تصنیف و تالیف، حاشیہ نگاری اور تعلیقات پر قلم اٹھایا۔ آپ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب نے بہت شہرت حاصل کی۔

۱۔ ذخیرۃ الفقہ

۲۔ تفسیر سورۃ العصر

۳۔ حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی

۴۔ مقدمہ ابی اللیث

آپ کی تمام تصانیف میں حلیۃ المحلّی کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اسی طرح مقبول و معروف ہے۔ امیر الحاج حلبی نے ۸۷۹ھ میں شہر قدس میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

حواشی حلیہ شرح منیہ جلد اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص۲ قولہ ولطائف الاشارات واما الفرق — واما الفرق الی قولہ بین ای واضح جملۃ معترضۃ بین المعطوف علیہ وہو بالقضیۃ والمعطوف وہو ان اداۃ الخ برجان الکلام علی ہذا وہذا غیر ہذا الکتاب بہ الیق واما الفرق بین الحمد والشکر والمدح فبین غیر محتاج الی البیان ۱۲

ص۷ قولہ وان محمدا عبدہ ورسولہ — ہذہ النسخۃ لیست فی الشرح کما ہی ظاہرۃ من ہذا الشرح ۱۲

ص۷ قولہ فی صحیحہ وغیرہما — واحمد وابو داؤد والنسائی ابن ماجۃ والحاکم والبیہقی ۱۲

قولہ فی مائۃ — ای بلا نیۃ وبجمیع ورسہ ۱۲

ص۷ قولہ واذا کان المکروہ لا یطلق علی الحرام — اقول وان عم المکروہ الحرام وخص التنزیہی بالمنہی تساوی المکروہ والنہی وترکہ لظہورہ ۱۲

قولہ والزائد من الوصف الحکمی — ہذا تعریف الحدث ویاتی لہ تعریف آخر لمطلق النجاسۃ مشتملا علی تعریف الحدث والنجاسۃ حقیقۃ ۱۲ منہ

ص۷ قولہ وقال الفقہاء لا یحنث بالسواک — الذی فی الدر ولا یحنث فانہ یورث الجمی ۱۲

ص۷ قولہ والاصل کالاشتغال بالبدل — لعل صوابہ والاصل کون الاشتغال الخ ۱۲

ص۹ قولہ وقیل الثانیۃ نفل والثالثۃ سنۃ — بہ قال الامام الفقیہ ابو اللیث کما فی مقدمتہ ؤستدل فی شرحہا التوضیح بانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال فی الوضوء مرۃ ہذا وضوء لا یقبل اللہ الصلاۃ الا بہ وفی مرتین لہ ان الاجر مرتین وفی ثلث ہذا وضوئی او وضوء الانبیاء من قبلی کما ذکر

الحدیث فی المرتین من الترغیب وفی الثلاث من کونہ وضوءہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نفسہ باختیارہ الفقیر ۱۲

ص۲ قولہ لیس کذلک فانہ لم یوجد الواقع قراءۃ — اقول لو قال الاول مکان قولہ لسبب قراءۃ لہم ایاہا السبب اذ کار کانوا یذکرون اللہ تعالی بہا بعد الوضوء السلم من ہذا الایراد ولعل الاستبعاد فان فضل کلام اللہ علی کلام المخلوقین کفضل اللہ علی جمیع خلقہ وفضل کلام الخیر المخلوق علی الکلام المخلوق اعظم من فضل المخلوق علی المخلوق فالقصور الذی فیہ بالنسبۃ الی درجۃ النبوۃ ینجبر بحضرۃ انشاء اللہ تعالی لفضل الکلام علی الکلام کما ان لیلۃ القدر خیر من الف شہر ومع ذلک لا لطمئن القلب الی ما ذکر کیف وقد ذکر معجم الحبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقال ان لیساوی ثواب قراءۃ احد ثواب قراءۃ ختم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فالحق انہ کما وصف الشارح الامام رحمہ اللہ تعالی مما تنکرہ القلوب وتمجہ الاسماع واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص۴ قولہ فیقبل خلافا لہ — فی ہذا البناء خفاء واوضح وسیاتی الکلام من المحقق علی الاطلاق اواخر ص۵ ۱۲

ص۵ قولہ وینبغی نجاسۃ المحل — لم ادر ای نجاسۃ فی زجاج وانا فی النوع اصلا ۱۲

ص۵ قولہ لم یذکرہ فی الخلاصۃ — ای صورۃ الشک فی حال التذکر ۱۲

قولہ عن ابی یوسف والنسیان — فی صورۃ التذکر حیث لم یوجب الغسل فی ہذہ الروایۃ بروءیۃ المذی واوجبہ فی الاخری الحاکیۃ اجماع اصحابنا علی الوجوب فی التذکر بروءیۃ مذی بل ما یحتمل انہ یکون مذیا ۱۲

قولہ لا یجب الغسل عندہم جمیعا — عامۃ المعتبرات علی نقل الاجماع فی ہذہ الصورۃ علی وجوب الغسل وفی بعضہا حکی الخلافیۃ بین ابی یوسف وصاحبیہ اماحکاۃ

الاجماع مبنيا على عدم الوجوب مخالفة لجميع المعتبرات ولقد كدت ان اقول ان

لا وقعت زائدة من قلم الناسخ الا انى رأيت فى جامع الرموز مالفظه لو تيقن

بالمذى لم يجب تذكر الاحتلام ام لا وهذا عندهم على ما فى المصطفى من المختلفات

لكن فى المحيط وغيره انه واجب حينئذ اهـ ١٢

قوله واما وجوب الغسل – اى على المسألة الاخيرة المذكورة فى المتن ١٢

قوله وتيقن انه مذى او شك – كما يفيده قول المصنف من الكتب الثلاثة فى اى

منها والله تعالى اعلم ١٢

قوله والمذى لا يجب غسل – وهو الذى مشى عليه الصدر الحنفى صاحب المنية كما ترى ١٢

قوله بل هو على الخلاف – بين الطرفين فيوجبان الغسل والثانى فلا يوجبه ١٢

قوله وكذا السين فى محيط رضى الدين – اقول بل هو فى محيط برهان الدين كما نقل

عنه فى الهندية ١٢

قوله واما المغنى – اى النقل عنهما كذلك البرجندى وعن المبسوط الهندية ١٢

قوله واما الذخيرة وغيرها – اقول بعين هذا النقل فى الهندية عن المحيط فعلم ان

النسبة الى كليهما وقعت عن المنية سهوا ١٢

قوله نوجد البلل فى احليله – اى فتح بالا يدرى ابو منى او غيره والا ظهر فى بدائعه

بالمبهم اى البدل بالابهام اللفظى على المعنوى ١٢

قوله فلا جرم ان ذكر المصنف – لانه يجب فيه الغسل وان كان قبل النوم منتشرا ١٢

قوله انه لو كان اكبر رأيه – اى كان للمصنف ان يقول اكبر الرأى فى الفقهيات ملحق

باليقين فلا خلف ١٢

قوله اما اذا لم يكن هذا فلا لان الانتشار حينئذ – اقول كل محل يمذى لا تا

لت ام المؤمنين الصديقة رضى الله تعالى عنها فى حديث رواه ابن المنذر

وقد ذكر فى الفتح وهو مثل سائر فى العرب والانتشار فلما يخلو عن مذى وكفى

بهذا الكونه نطفة ثم اهل الصواب فى الجواب ان الرجل اذا رأى بعده ولم يذكر حلما

احتمل انه منى او مذى فقطعنا بالغسل احتياطا لا لاستواء الاحتمالين اما اذا كان

ذكره منتشرا فيرجح جانب المذية وان امكن نطفة الذى يعنى استتباعه له

غالبا وعدم انفكاكه عنه الا نادرا فضعف احتمال المنوية لم يجب الغسل فافهم

والله تعالى اعلم ١٢

قوله فى الفتاوى الخانية – اقول اصرح منه ما فى الهندية عن المحيط اذا نام الرجل

قاعدا او قائما او ماشيا ثم استيقظ فوجد بللا فهذا والنائم مضطجعا سواء اهـ ١٢

قوله فالمروى عن الشيخ الامام اذا استيقظ – من هنا الى قوله وهو صحيح كلام الامام

برهان الدين صاحب الهداية فى التجنيس والزيد كما نقله فى الفتح ١٢

قوله قال الشيخ الامام ابو بكر محمد بن الفضل – سقط من هنا لفظه به اى

به قال الشيخ الامام الخ كما فى الخانية ولا يمكن ان يكون قوله وعليه مشى بقوله

الشيخ الامام فانه متقدم على صاحب المحيط فى الخلاصة ١٢

قوله ما لم يكن ملاء الفم اننى – اقول قد تقدم لنا الحديث من السبيلين يستوى فيه

القليل والكثير بخلاف الخارج منه مصرحا ١٢

قوله ولم يقل فى الغسل بانه يوزن – اقول كيف يتم هذا مع ان النقل

فى الوضوء والنقل فى الغسل بالقياس الجلى بل بدلالة النص فان الغسل ضعفه كما

لوضوء فان كان يوزن ماء الوضوء فكذا اماؤه ١٢

قوله والا فالمذهب وفى ذلك نائل – ان الاستنان لا يثبت بالضعاف

وهو المستفاد من كلام الفتح هنا وهو ظاهر ١٢

قوله عن عمر انه كان لا يقدم مكة – الذى رأيته فى البخارى عن نافع قال كان

على الاصل فيها اي في الحدث ١٢

قوله الا ان في هذه العبارة ما لا يخفى - فانه لم يشترط الكفاية للمعة ويتيمم

قوله يغسل اللمعة ويتيمم للحدث اذا كان ان كليهما من شرط هذا الشرط ١٢

قوله وهذا لم يذكر المصنف - وقد ذكره في الكافي بوجه يوجه الحجة ولم يذكر في الاول الا انه ان تيمم قبل غسل اللمعة لم يجز عند محمد وجاز عند ابي يوسف ١٢

اي ان شاء كما تقدم في نظيره من المحيط الرضوي ١٢

قوله هو ما يخرج من العصفر - اي نقيع الخابية التي تنقع بماء الزعفران وزوج العصفر ١٢

قوله وحينئذ لا يحتاج - اقول لم لا وقد يحتاج اليه لانه لا يخالفه الا في وصف واحد فلا يغير الا باثنين وان زاد على الماء اجزاء الزعفرية بالمكمل وفاقا ١٢

قوله نقص عن اثنين كما هو ظاهر - اقول لم ذكره للتغليب والبركة الشيء على الماء اجزاء وزيل اسمه عنه كما يأتي في الزعفران هو الزاج والعفص ثم لا يخفى من اثنين نقص عن اثنين ثلث لان زوال الرقة ما وكالنص عليه من الهداية في مسالة المطبوخ مع ما نقصه التلخيص واخذ به في الفتح والتبيين

قوله وعزى الى الاجناس - عزاه اليها شيخه في الفتح رحمهما الله تعالى قوله غلبة الاجزاء اي فالنص الاجناس ١٢

قوله وفي بعض الروايات - لعل صوابه فقط ١٢

قوله وفي بعض الروايات لم يشترط - ذلك بل اكتفى بتغير اللون ونحوه من الاوصاف ١٢

قوله ذلك الشيء - بزوال الرقة ١٢

قوله وفي بعضها اشار الى الغلبة من حيث الاجزاء - فاذا اخذنا عن ابي يوسف الرواية الاولى وهو المشهورة عنه وهو اشتراط الغلبة مطلقا في المنطف

وغيره والغلبة بزوال الرقة واخذ عن محمد الرواية ان اخذها ان الغلبة بزوال الرقة مطلقا اتفق الصاحبان على شيء واحد مطلق واما اذا اخذنا بالرواية الاخرى عن ابي يوسف والاولى عن محمد وهي المشهورة عنه تفصيل التطاق بينهما في غير المنطف ان العبرة باللون والخلاف فيه فان ابا يوسف يعتبر فيه زوال الرقة ومحمد اللون كما نقل عن نصه في الاجناس في مطبوخ الاشنان واذا اخذ الرواية الاولى عنهما حصل الخلاف بينهما مطلقا في المنطف وغيره فابو يوسف يعتبر غلبة الاجزاء اعني زوال الرقة ومحمد غلبة اللون وهو المشهور والكتب لا تنبائه على المشهور عنهما وان الاخرى عنهما حصل بينهما الوفاق بينهما في المنطف ان العبرة بالغلبة والخلاف في غيره محمد بتغير الرقة وابو يوسف اللون والله تعالى اعلم ١٢

قوله بعض شارح القدوري - يعني صاحب المضمرات كما في القهستاني ١٢

قوله من حيث الاجزاء اجاز الوضوء - سنذكر ص١٢ ان هذا الغلبة ليس بتحقيق بل التحقيق ان الماء المستعمل باوصافه ماء مطلقا اكثر منه اجزاء يستهلك فيه وان كان المطلق لا يبلغ حد الماء الكثير ١٢

قوله جريان الماء - اقول اما الاخذ بالدفاء فضعيف واما فرق صنوه فيه الخلاف بين الملقى والملاقي الا ان لا يكون له بد منه لعدم اناء ونحوه فيسقط الكلمة للضرورة وفاقا ١٢

قوله سواء كانت النجاسة مرئية او غير مرئية اهر ١٢

قوله ان قدره بشبران وهو تقريب - اي طولا وعرضا وعمقا ١٢

قوله لو رفع بكفه الماء الخ - الذي في نسخة البرائع المطبوعة ص٤٣ بكفيه ١٢

قوله فان كان لا يخلص بعضه الى بعض جاز - اقول في نسخة المنية فان كان

الماء بحال لا یخلص بعضه الی بعض لم یجز وضوءه وان خلص بعضه الی بعض
جاز اھ وعلیها شرح فی الغنیة فقال لا یخلص بعضه الی بعض لا شتباک
اصول القصب لم یجز لاستعمال الماء المستعمل وان خلص جاز لاستهلاک
الماء المستعمل فی الکثیر اھ فمعنی الخلوص علی نسخة الغنیة الجریان ای وصول
الماء بعضه الی بعض بالجری وعلی نسخة الحلیة السریان ای وصول الماء بحیث
یسری اثر الواقع فی محل منه الی محل آخر فما فیه خلوص بلون یکثر علی الجریان
قلیلا علی الثانی ۱۲

قوله لو کان یخلص بعضه الی بعض - ای یصل الاثر من بعضه الی باقیه ۱۲

قوله لا یجوز کما هو المفهوم المخالف - لانه اذن قلیل ۱۲

قوله ان القدر الذی یخترقه - اقول هذا ایضا لا تبتنی علی الصحیح فان الصحیح
ان الماء المستعمل اذا کان اقل اجزاء استهلک فی المطلق بادل
وقوعه فما یخترقه لا یکون الا ماء مطلقا ۱۲

قوله والمستعمل المنتقل منه - لعل صوابه المتصل منه ای من المتوضی کما یاتی
اول الصفحة الآتیة ویجوز المنتقل ایضا ۱۲

قوله لفظ جوزواره فارسی - جغزواره بجیم مفتوحة فغین معجمة ساکنة فزای
مفتوحة بعدها واو فالف وآخره رای مفتوحة والهاء التی تکتب بعدها الراء
نحوا وهی کلمة فارسیة معناها حوض الضفدع وهی بالعربیة الطحلب ۱۲

قوله لم یحل بامن لفرد ابی بکر الاسکاف - اقول قد ظهر لی هذا وان بادقت
علی الایراد وهو توجیه وجیه ومدار دلیله به غیر متوجه فان قوله وان کان
متصلا بالجد لیس منتظرا جزاءه فالغوی حتی یفید ان قول الصفار ابی بکر لم یکن
صورة الاتصال بل هو من تتمة قول ابن المبارک وان وصلته والفاء فی

بالغوی تصحیح والحاصل ان صحة الفصل جاز بلا خلاف وان اتصل فکذا
عند ابن المبارک وفاقا لنا والفتوی علیه ۱۲

قوله وتفسیره مذکور - قد علمت انه لا یفید ذلک بل یفید بصورة الا
تصال اذ هی الطهارة فی الماء والجد ۱۲

قوله یعنی اذا لم یخرج منه - اما اذا انسد ووارد حتی فاض وخرج منه شیء طهر ۱۲

قوله النوازل کما اذا دخل الماء - لعل صوابه وغیرها لانه کما اذا دخل الخ فاصله عبارة
البدائع فی التحلیل ۱۲

قوله علی هذا اعتمدنا - قد منا ان المعتمد الصحیح المأخوذ به ما هو اوسع من هذا و
هو الجواز مطلقا لاستهلاک المستعمل فیما هو اکثر منه ۱۲

قوله والمسح لغیره جاز - لعل صوابه لا لغیره ۱۲

قوله حقق مشائخنا الاختلاف - الذی فی نسخة البدائع بعض مشائخنا ۱۲

قوله فی الابتداء او وجه بناء - الضمیر فی قوله قد یکون راجع الی الماء سلیم
ذلک النقل فی نسخة الحالق بمن غایة البیان ان هذا الی النقص
کانت النقطة - اصلها دما وقد یکون من الابتداء والماء ۱۲

قوله والذی لا یکون - سقط من هنا لفظة نجسا فیما نظر والرحمۃ تعالی ثم رأیته
کذلک فی الفوائد المخصصة نقلا من شرح جامع الصغیر لقاضی خان ۱۲

قوله وقد کان الظاهر علی ما تقدم - اقول تقدم الرجحان ان یکون اصلها ماء
ینفخ وینفخ حتی یصیر ماء وان یکون اصلها من الابتداء ماء والجواب ان هذا
ایضا لا یوافق ما ذکره الامام قاضی خان بل ما احله ماء لیس ما لم تم نفخه
فقطر فی صورة الماء ۱۲

قوله قال الشمس الائمة السرخسی - لعل صوابه قاله ۱۲

قوله على ان تصح - صوابه انه ۱۲

قوله الشيخ ابو الحسن الدوري - صوابه القدوري ۱۲

قوله هذا القيد المذكور - اعنى وهذا اى موضع التطهير ۱۲

قوله سائل احد بما ماذكره المصنف - اقول الخروج الى الظاهر شرط بالاجماع فما نزل من الراس ولم يصل الى قصبة الانف لا يكون ناقضا عند احد سواء وقيد التجاوز بكونه الى ما يطهر او لا دخل الغاية فى تطهر اذ تطهيرا لا انتقاض بنزوله الى ما اشتد من الانف لا الى ما لان فعلى الرواية المطلقة لا يلزم الوضوء بعدم التحريم فانه فى ان خلق على الرواية المقيدة يلزم الى ما يلحقه حكم الله وعلى هذا لا يكون بغاد بهذا القيد احسن من المطلق بل ايهم تلبيا ۱۲

قوله المذكور الاعلية - فان حمد الا تشترط ان يجد

قوله وعلى هذا فما فيه - ما بعده الى آخره ينبغى ان يحمل الخ ۱۲

قوله فيه الفيا - اى فى شرح الزاهدى ۱۲

قوله اذا كان الماء الخارج - سقط من هنا لفظ ينبغى على ما دل عليه نقل الطحطاوى على مراقى من الحلية ۱۲

قوله وعبر بها دان نام على راس - كالخلاصة البزازية وفى الهندية عن الخانية وفى البحر عن الخلاصة ۱۲

قوله من شرح الجامع الصغير لقاضى خان - يحى بعد السطر قوله لا تحرز فيه لانها لا تتررى من البوى اه ۱۲

قوله والظاهر عدم تمام الوجه - اقول والجواب ان المراد بها الذى نتم الى آخره ۱۲

قوله وقد يقال سنخه - اى بالميم اذا ابدا والمرحرة مكان النبرة ۱۲

قوله نسيعا لا الحمص - الذى فى القاموس كالحمص ۱۲

قوله ز بيد اعلم مو الكامل - الظاهر سقوط لفظ اعلم بعد قوله والله اعلم ۱۲

قوله كان ذلك الماء مستعملا - لكن ذكر فى الغنية ان قوله اذا استعمل فى البدن احتراز عما اذا استعمل فى غيره من الثوب ونحوه بنية القربة فانه لا يصير مستعملا قال ويتفرع على ما ذكرنا امرأة غسلت القدر الخ ۱۲

قوله دون الزاهدى قال انه اصح - قلت اى نقله عن محمد الائمة فالقول ليس بل الصحيح منه ۱۲

قوله   الخفائنى سهل هذا اللفظ سقط هنا ۱۲

قوله انغمس للاغتسال - صوابه لا للاغتسال ۱۲

قوله بالاستعمال - بعدم نية القربة ۱۲

قوله وفيه نظر فانه يجوز - اى فى استخراج ذلك الخلاف من هذا ۱۲

قوله وفى المنتقى عن محمد - قوله وفى المنتقى الخ بيان لما فى الذخيرة لا عطف على ما فى الذخيرة لما ياتى آخر ص ۱۹۵ ۱۲

قوله عن ماء مسيل [illegible] - حاصل ما ياتى ان محله اذا لم يسيل من فيه كان فى سعته فلا يعتبر ۱۲

قوله بان الفتوى عليه - اى على اعتبار غلبة الظن ۱۲

قوله لانه عمل عمل الغسل - من ازالة النجاسة وهو المقصود ۱۲

قوله انه القول الارجح - هنا خطأ من الناسخ فانه ابدل المرجوح بالمرجح واصل العبارة بهذا يتم على القول بان الغلبة بحس العين لا على القول بانه القول المرجح وذلك بدليل ما مر وياتى مرارا فى ص ۱۹۵ و ص ۲۰۰ ان الراجح هو القول بالطهارة عنه ۱۲

جزاء الامام في اثناء الركوع وقد كان ركع ضعيفا ١٢

قوله وفيه نظر لمن حقق — فيه ان الاختصاص المستفاد من الاضافة انما يقتضي انه لا وجود لها في غير الصلاة شرعا وكون ذلك يستلزم الوجوب محل نظر كما لا يخفى على الغير ص١٣

قوله من اتم الصلاة رواه ابو داؤد — اقول ورواه الترمذي باب ما جاء في الرجل يحدث بعد التشهد بسياق باسناده عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا احدث يعني الرجل وقد جلس في آخر صلاته قال ابو عيسى هذا حديث ليس اسناده ثم اعله بعبد الرحمن بن زياد الافريقي ص٧٦ ١٢

قوله واثل المذكور — اقول ومن وائل عند ابن ابي شيبة بسند جيد منها هو بها لكن الفاظه — حال ١٢

قوله صحبة نبيه محمد وآله وصحبه ثم ذكر المص — صلى الله تعالى عليه وعليهم وبارك وسلم ١٢

قوله يفعل الجائز فقط — اي المجرد عن الاولوية ١٢

قوله وهو المغفرة من حيث الجملة — في طلب المغفرة لجميع الذنوب وان كان العموم في المذنبين تائبين بالدين ومن ١٢

قوله ان الدعاء المذكور — اي الدعاء بمغفرة جميع الذنوب لجميع المؤمنين ١٢

قوله لا يكون الدعاء به محرما — لكونه طلب امر جائز ١٢

قوله سياق التنبيه غلط فان العموم في هذه الافعال — اقول قد رسمناك ما عند العبد الضعيف من معنى كلام القرآني بحيث لا يرد عليه الايراد فانه رحمه الله تعالى لم ينف العموم المستفاد من والذين بل نفى عموم

يستغفرون واغفر يعني ليس معنى اغفر اني اسألك كل مغفرة اي مغفرة شاملة لجميع الذنوب فافهم ١٢

قوله ترجح القول بجواز الخلف في الوعيد — اقول ان اريد الجواز العقلي فلا معنى لقوله الاشبه ولا لقوله ترجح فان اهل السنة مجمعون على جوازه في المؤمنين عقلا لم يخالف فيه الا شرذمة من المعتزلة وان اراد الجواز الشرعي اي يجوز مغفرة جميع ذنوب جميع المؤمنين شرعا فباطل قطعا ومعترف بان النصوص ناصة على عدم ذلك وقد نقل غير واحد الاجماع على استحالته شرعا وبالجملة فكلامه رحمه الله تعالى ههنا ليس محررا كما ينبغي والتحقيق ان الخلف في الكفار جائز عندنا عقلا لا عند الامام النسفي ومن نحا نحوه وقليل ما هم ومحال شرعا بالاجماع واما في حق المؤمنين فمطلق الخلف اي ترك الوعيد في حق بعضهم جائز بل واقع شرعا والخلف المطلق اي ترك الايعادات جميعا في حق كل فرد منهم فجائز عقلا باطل شرعا هذا هو التحقيق فعلم بهذا ان المحقق العلامة رحمه الله تعالى ان حمل النزاع في جوز نسبة الخلف على الجواز العقلي بطل ان المحققين على منعه بل الاجماع قائم على تجوزه وان حمل على الجواز الشرعي لم يصب باجعله الاشبه محل النزاع فانه انما يصلح الاشبه الجواز العقلي لا الشرعي كما بينه والله تعالى اعلم ١٢

قوله لان النصوص جواز — اقول يجب ان يراد الجواز عقلا لا شرعا لان ورود النصوص بالعدم يحيله الجواز الشرعي وعلى هذا حمل العلامة الشامي رحمه الله تعالى كلامه وهو المحمل الصحيح وح فيكون رحمه الله تعالى ذهب الى ما ذهب اليه الامام النسفي رحمه الله تعالى من امتناع

الحقوق من الكافر عقلا فانه في الصغرى السالفة فرق بين المؤمنين والكفار بجواز الخلف في حق المؤمنين دون الكفار وافاد هنا ان الجواز من حق المؤمنين هو الحقل فثبت انه ينفي الخلف في الكفار عقلا الا انه يرد عليه انه لا يصح بناءة على النصوص ادلة المانعين بان النصوص لا تدل على الامتناع العقلي فافهم والله تعالى اعلم ۱۲

قوله على وقوع بعضه — وهو تعذيب بعض الموحدين ۱۲

قوله الطريق القطعي — وهو قوله تعالى ويغفر ما دون ذلك ۱۲

قوله موضع سجوده — اى سجود المصلي ۱۲

قوله او في الصف الآخر وهذا هو ظاهر المذهب — اى ولا حائل بينه وبين الامام من انسان قائم او قاعد كما تقدم وذلك بان سلم الامام وتفرق وبقي رجل مسبوق يصلي في آخر صفات المسجد فلا يجوز للامام ان يستقبله بوجهه وان كان بينهما صفوف اى قدر صفوف ۱۲

قوله انه لو مر في بعض في المسجد فالاصح انه لا يكره — هذا التصحيح لما بحث المحقق ترجيحه في الفتح غير ان الذي صححه في الذخيرة وجه في البحر والنهر بلا نية وعبر بما ظاهر المذهب كما في هذه الكتب فيرجح ترجيحه والله تعالى اعلم ۱۲

قوله ثم الذي يظهر انه اذا كان بين الامام والمصلي — اقول هذا ادا المحارة فائدة زائدة ولا يمكن ان يكون استدراكا على كلام الذخيرة كما يتوهم من ظاهر العبارة وذلك لان في كلام الذخيرة فيما اذا لم يكن بينهما حائل وقدر قدر الخ بان انسان قائم او قاعد نفع الحيلولة فكيف يراد بقوله وان كان بينهما صفوف ناس قيام او جلوس بل معناه قدر صفوف وهذا ظاهر والحمد والله تعالى اعلم ۱۲

قوله بالقيد المذكور يعلم به والله تعالى اعلم — اى عدم حيلولة رجل او نحوه بين الامام والمصلي ۱۲

قوله من حديث عائشة ويجوز ان يكون — اقول يمكن التوفيق بحمل حديث ام المؤمنين على الملبوس في محله بعد الصرف وذلك للامام ما لم يوم والمنفرد فيما الخيار مطلقا والله تعالى اعلم ۱۲

قوله ونقض نحوه من التراب — اقول ليس نفض من التراب في المندوحة ولا في اثباته بل صرح في المبانيه بالمراد فقال النفض كيلا يبقى صورة تماثل في السجدة اى حكاية صورة الاية فسقط ما يرادات كلها

قوله لا يكره فلان لا يكره اوحال — اقول كيف لا يكره مع ان الواجب عليه الانباء بالسلام لا القطع بعمل غيره وان اراد بالقطع الانباء مطلقا وهو ما لم تنبه لا تعاس لانه ما مور به فكيف يقاس عليه يصح ما يقع الا في خلال الصلاة فلم لا يكره اذا لم يكن من اعمال الصلاة ولا مفيدا محتاجا اليه فيه يكره والله تعالى اعلم ۱۲

قوله ذلك لانه كان يوذيه ملكذا هذا — اقول فرجح الامام الى الاذى وهو لا يصلح للمراد ۱۲

قوله لا يعيد لانه محتاج — اقول التعليل الاول يفيد ان المراد بالاركان ما بعد التشهد الآخر والثاني ان المراد مع القعدة قدر التشهد بناء على ما سياتي من الامام شمس الائمة الحلواني ان هذا الخلاف في فهم المراد وقع فيما اذا سجد بعد السجدة الاخيرة قبل التشهد

قوله من الاركان يعيد — اى السجدة الاخيرة ۱۲

قوله من الاركان — اى التشهد الاخير ۱۲

قوله وجواب المحقق – اما وجوه الاثار

قوله في خلال الصلاة – اي قبل الرفع السجدة الاخيرة ١٢

قوله يحصل باداء السجدة – اي من الذخيرة ١٢

قوله وصاحب البدائع – وعلل بتعليل يقتضي احدهما على احد الوجهين والآخر على الآخر ١٢

قوله واعطاه من الحكم – وهو التوفيق بالابتداء وعدمه ١٢

قوله ونص على انه الصحيح – اقول هو الادق الاصح بالقواعد كما لا يخفى ١٢

قوله ولا يكره ان يصلي – هو نص محمد في الجامع الصغير ١٢

قوله عن يمينه ويساره – لفظ القاضي في يمينه ثم يساره ١٢

قوله من التقييد المذكور قريبا – اقول ماله ان يرجع نص الجامع الصغير فانه يكره الا بأس ان يصلي على بساط فيه تصاوير ولا يسجد على التصاوير اه وهو لا يحتمل ما ذكره كما لا يخفى ١٢

قوله اسنده الطحاوي في شرح الآثار – اقول لم ار اسناد هذه الآثار في شرح معاني الآثار في باب التصوير في الثوب فلعله اسندها في محل آخر ١٢

قوله فيما كان كذلك كما سيأتي – انظر من يأتي فان الذي يأتي في آخر ص ٩٩ هو الاصالة على ما سبق ١٢

قوله الى المخرج او الى الحمام – كذا هو في نسخة المتن المطبوعة وزاد في النسخة التي شرح عليها المحقق ابرهيم الحلبي او قبر وكذلك هو في الهندية عن المحيط عن محمد ١٢

قوله بل ينبغي ان يكون هذا ايضا كما سيأتي – اقول لا شك فيه والمسألة

مطلقة ثم قلنا وقد ذكرنا من كراهية الهندية عن المحيط عن محمد وعدمها الى المخرج والحمام ولا شك ان استقبال القبر مكروه في الصلاة سواء صلى في المسجد او بيت او في صحراء او دار الغرق كما وقع انه تجاه بغيمه (?) ان هنا مستثنى صلاة ذات ركوع وسجود من التوجه فيها الى القبر وهذا نعم الا ان يكن ما يحصل سترة في غلط الصحيح ولو كان ذراع وفي الصحراء او بعيد القبر من موضع نظر صلاة الخاشع والاخرى تعظيم المسجد ان يكون قبلته اي هذه الاشياء وهذا تحصل المسجد الحقيقي دون مساجد البيوت التي يحل الجماع فيها والا يحصل بذلك التحية وما تحليك (?) السترة بل بحائل كما لحائط ونحوه الترغيب (?) ١٢

قوله ودون ما قبلها – وما بعدها ١٢ غنية

قوله ولا يخفى انه يلزم من هذا التوجيه – اقول وقد ذكرنا فساد هذا التعليل على هامش الغنية ص ٢٠٩ فراجعه ١٢

قوله من صرح به وفي الذخيرة – بل صرحوا بانه لا يقتضي شيئا عند التخفيف كما نص عليه في التنوير من مسائل النوافل ١٢

قوله وذكر القدوري – اي في غير مختصره كما سيأتي ١٢

قوله صلوته اتمني – هذه بعينها عبارة الخانية ص ١٦٣ ١٢

قوله ولكن التعليل ليس بجامع – اقول انظر ما كتبنا على هامش الهندية وقد قال في الفتح ان التكرار لم يشترط في الجامع يعني الجامع الصغير او لم يشترط له فساد تكرارا ١٢

قوله وانه بلا وجه صحيحة – اقول هذه العقيدة (?) الخفي الا على قول الامام ابي يوسف الفتح بل حكم بالفساد مطلقا قال امير المحقق وهو الصحيح لانه كلام فلا يعفى قليله اه وكذا صحح في الخانية ١٢

قوله في حكم صلاة اخرى - هذا ينافي ما تقدم ان تكرار سجود السهو في صلاة واحدة غير مشروع ١٢

قوله اذا ان يمر الناس بين يديه - اقول انظره مع قوله ان سترة الامام سترة لمن خلفه ١٢

قوله من اشرب بدون القاف - فقد ذكر في كتاب الانف والباء لله لباء ان معنيها بدون القاف كما افاده بعضهم ولا اكون الكود الكرم كدنفحت ولا اكون لباب الدار بكشول ١٢

قوله ولم يذكر حكم ما اذا اختلف المعنى - حكم الفساد عنده كما هو ظاهر ١٢

قوله لمن كان بعده - وملخص كلامه ان صلاة متبعه وامامته لكل ذلك جائز على خلاف ما افاده غيره من العلماء كالنسفي والزيلعي وغيرهما من ان الصحيح فساد امامته والله تعالى اعلم ١٢

قوله هكذا نقله في ط ص١٥٩ ١٢

قوله ثم بعد هذا - هذا القياس من كلام الخانية ١٢

قوله قصد - وذكر الطحاوي في حاشية المراقي من المفسدات الصحيحة بالاعادة وذكر في الهندية ما يفيد الخلاف فيه بين المشائخ ١٢

قوله ذكر ابن امير - وكذا الامام الشرواني في الخزانة ١٢

قوله ويكره لمستمع الخطبة - اقول صرح به في خلاصة وخزانة المفتين وجمع الكردري وغيرها ما يفعله يحرم في الصلاة يحرم في الخطبة اه ١٢

قوله ما ينكر - سقط من نسخة فان الذي بعده انما يتعلق بعمر بن هارون لا لجابر بن خداش ١٢

قوله رواه ابن خزيمة - بل رواه الترمذي ايضا وغيره كما فصل في الجامع الصغير ١٢

قوله تفيح به فان عطس - اى بافتراضها علينا لقياما في الانشاد ١٢

قوله قبيل ونوعم في هذا حديثا - اقول ضعفه كما لا يخفى ولان حديث عطاء مرسل واحمد لا يحتج بالمرسل ١٢

قوله وفيه نظر ثم ذكر فخر شمس الائمة الحلواني - فقد قالوا ان عدمه ظاهر الرواية من اصحابنا كما في الهندية عن الخانية ومعراج الدراية ١٢

قوله كما تقدم في موضع من هذا الكتاب - انظر اين تقدم فان الذي تقدم ص... [illegible] ١٢

قوله وتمامه بما اتقه على ابن المصنف - فهو في ط قدس سره كما في كشف الظنون ص٢٧٩ ١٢

درر الحکام شرح غرر الاحکام

درر الحکام شرح غرر الاحکام کے فاضل مصنف محمد بن فرامرز الشہیر بہ مولیٰ خسرو ہیں۔ اکثر فقہائے حنفیہ کا یہ دستور رہا ہے کہ جب اپنی تصنیف کے بعض مقامات کو خواص کے لیئے مشکل سمجھا لیکن اپنے تبحر علمی کے باعث تصنیف کے وقت یہ خیال نہیں آیا تو خود ہی اپنی تصنیف کی شرح یا اُس پر حواشی و تعلیقات تحریر کر دیئے تاکہ عوام و خواص اس سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے متون اربعہ میں مختار ہے کہ اس کے مصنف نے خود ہی اس کی شرح اختیار کے نام سے لکھی۔

علامہ مولیٰ خسرو علومِ معقول و منقول کے بحرِ زخار تھے۔ آپ کے فضل و کمال کا شہرہ جب سلطان مراد خاں عثمانی کے کانوں تک پہنچا تو آپ کو قسطنطنیہ کا قاضی مقرر کر دیا جو ایک بہت ہی عظیم اور اعلیٰ منصب تھا۔ یہاں آپ طمانیت و سکون خاطر کے ساتھ تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور مشہور زمانہ کتاب مرقاۃ، مطول اور تلویح پر افادیت کی غرض سے حواشی تحریر کیئے۔ خود علمِ فقہ میں ایک بلند پایہ کتاب غرر الاحکام تالیف کی اور پھر خود ہی اس کی شرح درر الحکام کے نام سے لکھی جو آج بھی فقہ حنفیہ میں مشہور و متداول ہے۔

آپ نے ۸۸۵ھ میں قسطنطنیہ میں وفات پائی اور شہر بروسا میں دفن ہوئے۔ آپ قرن نہم کے مشاہیر فقہائے حنفیہ میں سے ایک ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں حسن چلپی اور حسن بن عبد الصمد سامسونی اپنے عہد کے نامور عالم اور فقیہ تھے۔

~~~~ ⁂ ~~~~

حواشی درر الحکام شرح غرر الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غرر الاحکام

ص ۲ قولہ والساحۃ التی — مفروضۃ ای مائۃ ذراع و نحوہ ۱۲

قولہ علی نصف القطر — بل علی ربع القطر او علی القطر ثم ضرب الحاصل من اربعۃ کما ہو حکم التعکیس ۱۲

ص ۲ قولہ ان عدم النقع شرط ولیس کذلک کما سیاتی — فی الاستنجاء بالبدن حتی لو کان نقع وجب الاستنجاء بالنقع ولیس کذلک والحق ان الاحتیاج الی اضافۃ للتخلیل اذا لم یدخل الغبار بین الاصابع قول محمد کما من الورکاء شتراط استعمال جزء من الارض فلا محمل لہ الا الاول ای تحصیل الاستیعاب بالنقع ۱۲

ص ۵ قولہ وبہ الحمرۃ فبذلک یبا یدخل — رد وما علیہ فی حاشیۃ حسن جلبی من السجود ۱۲

ص ۷ قولہ اذا کان الامام المعین یصلی بالبعض اولا — اقول قد یرد بہذا الاستظہار رجوعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی اہلہ وجماعتہ بہم حین اتی المسجد و قد صلوا فیہ ولک ان تجیب بانہا واقعۃ عین فلعلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اراد تعلیم انہ ان تاخر صلی بالناس ثم یکون صلاتہ صلاۃ الا مام المعین لکونہ خلیفۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والظاہر ترکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجماعۃ بالمسجد حکمۃ اخری بینا ہا علی حاشیۃ رد المحتار ۱۲

ص ۸ قولہ وتمامہ فی الفتح — قبیل باب تاخیر الصلاۃ ۱۲

ص ۸ قولہ بل تمنع ای الصغیرۃ — اختلفوا فیما علی الدراہم وہکذا نقل البحر ۱۲

ص ۸ قولہ فیہ انہ کذلک واجب فلیتامل — اقول ولقد افاد واجاد رحمہ اللہ تعالیٰ
~~~~

لکن کان الواجب الاقتصار علی قوله ان القنوت واجب مطلق الدعاء لا
خصوص المعروف فکل ما اتی به یکون فرد الواجب لا بدله کما لا یخفی ۱۲

قوله وبذا التعبیر ای انه — لتخصیصه الکلام بصورة البیان دون الاشارة فافهم ۱۲

قوله وہو الاوجه لتمکنه — بیانه فیه مایذکر عند ۱۲

قوله بوجوب السہو استنبادا للضعف — نعم وجوب الاعادة لترک الطہارة ضعیف
اما وجوب السہو فہو الصحیح صححه فی البدائع والفتح وہو المصرح به فی الاصل فتنبه ۱۲

قوله اقول الصحیح خلافه — وان کان قد استوجبه ہو القیاس تبعا للبرہان ص ۱۲

درر الحکام — قوله اوردہ ہہنا لذکرہ فی کتاب الحج — اقول بل اذا تم الحج فقد حل المحرم و
قال تعالی اذا حللتم فاصطادوا ۱۲

غرر الاحکام — قوله ہو الاوجه فلا یعدل عن ہذا القول — اقول غایته بالزم مما ذکر ان لا
ینقص المہر عن مہر المثل نحن نقول به کما فی الزیلعی فالجواب ذکر المہر لہا لم یثبت
لکن له ان یقول علیہا لا ترضی الا باکثر من مہر المثل بقدر مخصوص فلا یحیط به
علم الزوج الا اذا اسمی لہا المہر فی الاشیاء وسکتت فیدل سکوتہا علی
الرضی به اذا کان قدر مہر المثل او اکثر والا سردت لکن لک ان تقول
مہر المثل ہو الاصل العدل واحتمال ان لا ترضی الا باکثر منه بعید لا یلتفت
الیه وقد قال فی الکافی الاب یعرف مرادہا فی ذلک وہو صداق مثلہا
فلا حاجة الی تسمیته اھ وبالجملة فالرضا به ہو الغالب الظاہر ولا
اعتبار بالبعید النادر ۱۲

قوله وفیه مناقشة — رجحناہ فی فتاوینا ۱۲

درر الحکام — قوله ان المہر حق المرأة فاذا خاطب به مخلاف — احترازا للبعض ولذا
یجب مع نفیه ولو کان حقہا لانتفی بنفیہا ۱۲

قوله تزوجی ابتغی الازداج) قد عدہ مما یصلح ردا فی الخانیة والبحر اقول ولعل
وجہه ان المعنی انک انما تسألین الطلاق لتزوجی غیری فتزوجی ان امکنک اما
انا فلست بمطلق زیادہ الصلاحیة مقصورة علی اثنان

قوله لا سبیل لی علیک لا انکاح — اقول کون لا سبیل لی علیک مما یصلح ردا
ہو الذی فی الخانیة عن ابی یوسف عن الامام الاعظم لکن فی الہدایة عن ابی
یوسف انه مما یصلح سبا وکذلک نقل فی الہندیة عن مبسوط الامام شمس
الائمة السرخسی وعلی احکام الفتح لقاضی خان والینابیع وغایة السروجی و
ہو الموافق لما جزم به فی الخانیة بعد ذلک حیث عدہ مما لا یصدق فیه فی
المذاکرة واللہ تعالی اعلم ۱۲

غرر الاحکام — قوله ملک کما ہو صالح للجواب فقط — اقول جعله فی الہندیة عن الخانیة
عن الینابیع عن الامام ابی یوسف مالصلح سبا فقد اضحت فیه الا
قسام الثلثة علی الاقوال الثلثة فلیتأمل ۱۲

قوله فی المنح الاہری انه یمنعہا — اقول الظاہر ان قوله یمنع من الحمام لان
المنع شرعی ولو اراد منع الزوج لدل القیاس علی لزوم منعہ ایاہا فیرجع
الی المنع الشرعی وذلک لان الظاہر من امثال الترکیب من الفقہاء الا
یجاب کما فی الحلیة وغیرہا ولو کان المراد مافہم العلامة المحشی لکانت العبارة
له المنع من الحمام فافہم واللہ تعالی اعلم ۱۲

قوله ربا ولا یرد علی من قال بیع بمثل الثمن — اقول مدلہم الی تقریر المحشی
نصدق ماقام علیه ولم یصدق الثمن الاول ولو صرح بریحی بیع بجنسه کر بر
لم تجز الزیادة لکونہ ربا ویرد علی من قال بمثل الثمن الغیا ۱۲

قوله یعنی المواثیة وہو یعد رمل ذلک — بالاشہاد وبالجملة فالمراد ہہنا با

الاشہاد وطلب المواثبة لا الاشہاد علی طلب المواثبة والاشہاد ربما
یطلق علیہ وہذا متن العلامة خسرو نفعہ قال فیہ تستقر بالاشہاد
نفسہ [illegible] بطلب المواثبة ۱۲

قولہ وفی المغنی الغزی فی اجارة المشاع — شاذ مجہول القائل فلا یعارض
ما ذکرنا اھ انقرویہ ص ۳۰۹ نقلا عن تنقیح القدوری ۱۲

دررالحکام

قولہ ابدا کذا فی العنایة — نقل سوا بہ النہایة بالمعجمة اذ لم ار ھہنا فی العنایة الاطلا ۱۲

قولہ لان صیغة علی — اقول رحمک اللہ لیس علی ہذہ الصفة الغاء لک
الالف التی لہ علی فلا یدل علی القضاء لا علی القضاء عنہ ولذا
شرط فی الدر المختار لثبوت الرجوع ان یقول عنی او علی انہ علی وشئلہ ستة
الشہادة وقال فی الفتح ثم نقیدہ بان یشتمل کلامہ علی لفظة عنی او
علی قولہ وانا ضامن ونحوہ فلو صحبان اصنف الالف التی نعلان علی
لم یرجع عند الاداء ثم ذکر وجہہ ثم قال وہذا قول ابی حنیفة ومحمد بدلیل ما فی
اشارات الاسرار الخ وسیأتی نقلہ من الخانیة من المجرد عن الامام نحایة
ما فی الباب انہ حذف ما قدمہ الخانیة مجازیا ایاہ الی الاصل ۱۲

قولہ فی الجامع الصغیر — ای فی بعض شروحہ اما الجامع فلفظہ والوصیة لاہل
الحرب باطلة اھ ۱۲

قولہ وہو فی الرابع — قد علمت انہ لیس فیہ نعم ہو فی السیر الکبیر ۱۲

بحرالرائق ومنحۃ الخالق علی البحر

بحرالرائق اور منحۃ الخالق علی البحر دو جداگانہ کتابیں ہیں۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور بعض مقامات پر تغلیطِ مصنف کو بھی نمایاں کیا ہے اور بعض مقامات پر تعویب بھی فرمائی ہے۔ پہلے فقہ حنفیہ کی مشہور و معروف کتاب کا جو ایک مبسوط اور جامع شرح ہے، آپ سے تعارف کراتا ہوں۔

بحرالرائق:- فقہ حنفیہ کی مشہور کتاب "کنزالدقائق" کی ایک بہت ہی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ بحرالرائق (شرح کنز) علامہ فقیہہ دوراں زین العابدین ابراہیم بن نجیم مصری کی تالیف ہے۔ آپ دسویں صدی ہجری کے ایک مشہور و معروف فقیہہ، فہامۂ دوراں، عالم اجمل اور فاضل اکمل تھے۔ یوں تو آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں لیکن آپ کی شہرت کا موجب آپ کی شرح "کنزالدقائق"، اور "شرح اشباہ والنظائر" ہے۔ آپ کی تعلیقات ہدایہ اور حاشیہ جامع الفصولین بھی بہت مشہور ہیں۔ ۹۲۶ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور ۹۷۰ھ میں وفات پائی۔

منحۃ الخالق علی البحر:- منحۃ الخالق کے مصنف مشہور زمانہ فقیہہ زین العابدینؒ کے فرزند ابن بن زین العابدین ہیں۔ آپ نے اپنی تصنیف شرح "کنزالدقائق"، معروف بہ بحرالرائق پر حواشی تحریر کئے ہیں۔ یہ حواشی فقہ حنفیہ میں منحۃ الخالق کے نام سے مشہور ہے۔ ان حواشی کو فقہ حنفیہ میں اعتبار حاصل ہے لیکن یہ حواشی بحرالرائق کی طرح مشہور و معروف نہیں ہوئے لیکن "بحرالرائق کے مشکل مقامات کی تفہیم کے لئے مفید اور قابلِ قدر حواشی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ان دونوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں اور جس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے وہاں کتاب کا نام عنوان میں دیدیا ہے تاکہ اشتباہ پیدا نہ ہو۔

حواشی البحر الرائق شرح کنز الدقائق ومنحة الخالق علی البحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص٢- قوله وتسعمائة وقال تلميذه الحلبي ان وفاته - قال الحموي في كتاب الوقف في الفوائد لثمان خلون من رجب سنة تسعمائة وسبعين ١٢

قوله وعشرين وتسعمائة - لعل فيه تصحيفا فان عمره رحمه الله تعالى على هذا لا يكون الا ثلثا واربعين سنة ١٢

ص٢٤- قوله فرواه ابن ماجة والنسائي - اقول عندهما فمن زاد على هذا فقد اساء وتعدى وظلم وليس عندهما او نقص نعم هو عند الامام الطحاوي بسند اجود من سندهما كما ذكرته على هامش النسائي ١٢

ص٢٥ قوله والتمسح بخرقة - بالجر عطف على الاسراف ١٢

قوله موضع الاستنجاء ونزع - بالرفع عطف على الترك ١٢

ص٢٦ قوله ان يبدأ في غسل الوجه - اقول ليس هذه زيادات على الصحيح بل هو ذكرها من السنن ١٢

منحة الخالق

قوله فما في المنتقى موافق لما في السراج والمراد - الذي في الشرح المتقدم ١٢

قوله صوابه لما في الخانية - اقول بل صوابه ان شاء الله تعالى لما في الشرح والمراد به الزيلعي حيث نقل عنه في البحر التصريح بالكراهة فقال لهذا اطلاقها للتحريم فما في المنتقى موافق لما في الشرح ١٢

بحر الرائق

ص٢٧ قوله لعدم الخروج - اي كائنة في الفرج الخارج ١٢

قوله داخل الحشو - عن الفرج الداخل غائبة فيه ١٢

قوله وليس ذلك الا لكونه - يعني ان بالنزول الى ما اشتد يتحقق النزول الى قصبة الانف فيفسد وفي البدائع -

القصبة وان لم يصل الى ما لان ١٢

قوله انه لم يصل الى ما يلين - يعني ان النجاسة خارجة ١٢

منحة الخالق

قوله من تيهما بل المراد بالتجاوز السيلان ولو بالقوة - الذي في الفوائد المصححة نقلا عن النهر تبعها ١٢

قوله فيه ان الماء من قرح الدم - اقول ليس كل ما من قرح الدم ولا احتيج الى التفصيل فما كان من علة حمل على انه قرح الدم والا لا ١٢

قوله فيمص صديدا - يسقط من بينها ما يتم به الالزام وهو انه ثم ينقض مص ما دم ١٢

قوله في فتح القدير صرح بالوجوب - اقول هذا عجيب بل هذا انما هو كلام الفتح نقله البحر من دون عزو ثم رأيت الفتح ذكره في مقام به خير ١٢

قوله وكذا في المجتبى - وقد مال اليه صاحب البحر آخرا في باب الحيض ١٢

بحر الرائق

قوله وفيه نظر بل الظاهر - هذا الكلام الحلبية الى قوله ما ولا غير ١٢

قوله وهذا التعليل - هذا كلام الفتح ١٢

منحة الخالق

ص٢٧ قوله كلامه واما كلام القول - اي كلام اللقاني ١٢

قوله في الاول دون الثاني اه - اي انتهى كلام اخي زاده ١٢

بحر الرائق

ص٢٨ قوله كذا في الهداية - اقول ليس في الهداية قوله غير مضبوط لينبغي ان يرد على ما يأتي عن الامام الزيلعي ١٢

منحة الخالق

ص٣٠ قوله زاد بعضهم او في الثلاثة - هو العلامة الحلبي شارح الدر المختار ١٢

ص٣٢ قوله ان كان في صلب فليتأمل - الى هنا كلام الغنية ١٢

بحر الرائق

قوله فعليه الغسل - اي عندهما خلافا لابي يوسف ١٢

قوله انه مني فيلزمه الغسل - اي ولم يتذكر انه حلم ١٢

قوله فاذا لم يكن ذكره منتشرا - فانه ان كان منتشرا لم يجب عنده ... ١٢

قوله وبهذا تقييد لخلاف المتقدم بين ابي يوسف وصاحبيه - اقول اى الصورة الواحدة من صورة الخلاف وهى ما اذا شك فى المنى والمذى اما اذا شك فى المنى والودى فلا دخل فيه للانتشار قبل النوم ١٢

منحة الخالق

قوله والبهيمة والعام قطعى اقول وانى للبهيمة من ختان ١٢

قوله صوابه ويحتاجون - اقول هو على وزان حديث كما تكونوا يولى عليكم وهى لغة غير نادرة فتصويب الخلاف خلاف الصواب ١٢

بحر الرائق

قوله فعبارة القدورى - زاد على الزيلعى عبارات الكنز والمختار والمجمع والتتمة والتجنيس ١٢

قوله ولا من حيث اللون - مثله فى البدائع ١٢

قوله فالعبرة للاجزاء ان كان الماء المطلق - اما عدم جواز الوضوء بماء المستقطر من مسائل التنور ونحوه ١٢

قوله ان مقتضى ما قالوه بناء من ان المخالط الجامد - اقول احتاج الى هذين التنبيهين لترك صدر كلام الزيلعى وذلك لانه قال الماء اذا بقى على اصل خلقته ولم يزل عنه اسم الماء جاز الوضوء به وان زال صار مقيدا لم يجز فالتقييد بالجامد ليس ١٢

منحة الخالق

قوله لان غلبة المخالط الجامد - اقول رحمه الله السيد كلام المجمع من غلبة الماء لانه غلبة المخالط فانقلب فيه ذكر ١٢

قوله والجاز الذى فى الينابيع - صوابه الزاج ١٢

قوله لا على عدم الفرق كما قد يتوهم - بل هو المراد ليصح كلامه فى غير الباقى فراجعه ١٢

قوله لانا نقول الماء القليل - تمامه ولا يتشكل فيه دبه الخبر اهو المقصود والكلام ١٢

قوله ابن وهبان وقال لا تغتر - تلميذه ابن الشحنة ١٢

منحة الخالق

قوله لحاجة صار مستعملا كله - لعل صوابه لغير حاجة ١٢

قوله على نسبة الدر ... ابى يوسف - اذ لو كان الماء المستعمل ... ان ...

الاستعمال الى بقية ماء اليد والحوض الصغير لان الظاهر لا يسلب الطهورية فاجاب عن محمد ان كله ليصير مستعملا حكما كما بينه فى النميمة - الا نيقدر ١٢

قوله او ملاقيا فكذا على رواية الطهارة - اقول صرحوا ان ما ورد على نجس فكذلك فيكون المعنى ان النجاسة تحصل للماء سواء كان هو الوارد على النجاسة او بالعكس وانى نقول بمثله سيما كلا ان الماء الوارد على نجاسة حكمية ليصير مستعملا كذلك النجاسة الحكمية اعلى الحدث اذا ورد على الماء ليصيره مستعملا فرقى الملقى لم يرد ماء الفسقية على حدث ولا الحدث عليه بل ورد عليه ما ورد على حدث وهو غير حدث وان تغير بالورود على حدث ١٢

بحر الرائق

قوله الاستدلال على حملا تلك الروايات على القول بالنجاسة ١٢

قوله ان فى الوضوء يثبت الاستعمال فى الجميع - اى فى الحوض لنفس الا عضو فيه ١٢

قوله وتشخص الانفصال بالجملة فلا يعقل - اى ان المصبوب كان ممتازا متحيزا متشخصا عاين مروره على البدن ثم انفصاله عنه بخلاف الوضوء فى الحوض فيما فان الملاقى البدن غير مرئ مروره ولا انفصاله ولا يقدر على تعيينه عن بين اجزاء الماء اقول ولا ليس من شرط الاستعمال مدانية مروره ولا معاينة انفصاله ولا ليفر تشخصه بعدم قدرة على تمييزه وليس الاستعمال معقولا بالتشكيك فيكون المرئى اقوى من غيره ولا للرؤية اثر فى ازدياد ما نشرنا لعله محلا فى النفس ان الماء لاقى ثم انفصل وتاثيا فرقه بالتشخص فى الصب دون النفس مبنى على ما سنح فى باله ان الملاقى هى ولا اجزاء الملاصقة وليس كذلك - بل ولكل كما حققناه ولو ممتاز متحيز متشخص سائل ورود الاعضاء عليه وانفصالها منه وما الاعتراض من بعيده لفظة الشيوع فانه اوهم

مجادرة الماء المطلق

للماء المستعمل بجعله مستعملا ولا شک ان ہذہ المجاورۃ داخلۃ فی المصبوب ایضا
فلذا قال الشیوع والاختلاط فی الصور یکن سواء ولیس الامر کذا فان لا
نقول بالشیوع والسریان بالجواز ولا السبب الاستعمال فی المذہب الصحیح انما
سببہ شئ واحد وہو ملاقاۃ بدن محدث او متقرب وقد وجدت فی تحمس
لکل الماء ولم توجد اصلا بغیر المصبوب فی صورۃ الصب واللہ تعالٰی اعلم ۱۲
قولہ تدجمع وصحح تلث الطاہر - فی رسالۃ العلامۃ قال بل ینبغ ۱۲
قولہ شرح الایضاح - الاضافۃ بیانیۃ ای فی شرح ہو للایضاح لانہ رحمہ اللہ
صنف متنا سماہ الاصلاح ثم کتب علیہ شرحا سماہ الایضاح ۱۲
قولہ اختلف المتاخرون فیہ - الملاحظۃ اختلف المشائخ فیہ ۱۲
قولہ وینبغی ان یکون الجواب - فقیل نجس لان الکل کان ماء واحدا وقد تنجس
اعلاہ ولا عبرۃ بالعمق بل ہو تابع فتنجس جمیعا وقیل ہذا طاہر لان حکم النجاسۃ
یقتصر علی القلیل وذاک العالی منہ اما السافل فلم یمکنہ فلا یتنجس بوقوع نجاسۃ
فیہ ولا بمجاورتہ للعالی المتنجس ۱۲
قولہ ووقع الماء النجس فی الاسفل جملۃ - اقول لا عبرۃ فی النجاسۃ بجملۃ
الاجزاء بل الوصف فما لم یتغیر بالنجس لا ینجس وان کان المتنجس اکثر اجزاء
قولہ فان قیل العبرۃ لعموم اللفظ - اقول لا نسلم ان اللام فی الماء لا یجنب
للاستغراق بل العہد وہو حاصل حملہ علی بئر بضاعۃ فلا عموم اصلا ولا حاجۃ
الی جبیب ما یاتی من الابحاث واللہ سبحانہ اعلم ۱۲
قولہ قال الرملی اقول وبا الاولی - اقول لہ ما یدہ ما یاتی شرحا آخر ص ۱۲۲
عن الامام بن زیاد الحسن ۱۲
قولہ وفی حالین تحول الی للماء - ای حال اقامۃ القربۃ وحال ازالۃ الحدث ۱۲

نجاسۃ حکمیۃ فاوجب تغیرہ اھ نجاسۃ الحدث فی الثانی ونجاسۃ الا
ثام فی الاول لان الحسنات یذہبن السیئات ۱۲
قولہ اذا مسح راسہ ببلل اخذہ من لحیتہ لم یجز - اقول ینبغی ان وظیفۃ
اللحیۃ فی الوضوء المسح ۱۲
قولہ وان استعمل فی المغسولات - الباقیۃ علی العضو المغسول بعد الغسل ۱۲
قولہ ما ذکرہ فی فتح القدیر تبعا للنووی - اقول لم یعرج علیہ المحقق لضعفہ ومعا
رضتہ لفراغ حجۃ منصوصۃ عن الائمۃ ان المحدث ان ادخل عضوا منہ فی الماء
القلیل یصیر کلہ مستعملا ۱۲
قولہ جلدہ بالدباغ والرقتانی - ولیس بصحیح لانہ نجس العین ۱۲
قولہ وفرع علیہ فروعا - اقول بل اکثر ما فی ہناوی من الفروع ماشیۃ علی
القول بالطہارۃ ثم انہ رحمہ اللہ تعالٰی قد افصح بان سواہ بنجاستہ علیہ
نجسہ بالنجاسات التی یادی البلا کما بیناہ ذکرہ فی فتاوینا ۱۲
قولہ عند محمد فیجوز ان یکون عن محمد روایتان اھ - ای ویجوز ان یکون
فرعہ علی مذہب الشیخ الامام رضی اللہ تعالٰی عنہما ۱۲
قولہ لکن قد اجاب فی المحیط - یعنی الرضوی وتمام عبارتہ فی الحلیۃ ص ۱۹۸ ۱۲
قولہ لکن المنقول فی فتاوی قاضیخان - استدراک علی قولہ الملقوا
بان الاطلاق انما ہو بحسب المروی عنہ فلم یخصہ بامام دون امام
اما فی غیر ذلک فاختلفوا فمنہم مطلق کالتجنیس ومنہم مقید بالتعلیم کالخانیۃ
وعلی کل فلا شئ الا علی القول بالطہارۃ کما لا یخفی ۱۲
قولہ او حکما وان اخرج میتا - ای وحکم وقوعہ کالنجاسۃ للولو ۱۲
قولہ ولا یخفی ما فیہ - اقول مبنی علی فرق الملقی والملاقی فلا لنظر ۱۲

قولہ فی التاترخانیہ معزیا الی بعض المشائخ - اقول صرح بہذا المعنے الامام صاحب الہدایۃ فی التجنیس کما فی الفتح ص۱۳۵ و ص۱۰۷

قولہ اہم اصحاب بدن المتیمم - ثم الی ہنا کلام صدر الشریعۃ والذی بعدہ الی آخرہ بمعناہ فی الخلاصۃ ۱۲

قولہ لانہ عاد جنبا برؤیۃ الماء الخ - افاد ان الجنب لا یجوز وضوءہ فاحفظ ۱۲

قولہ وبہ یندفع النظر فتدبر - اقول کان یندفع لو کان العجز عن الماء لا یثبت الا ببطلان الوضوء ان توضأ ولیس کذلک بل کونہ مشغولا بحاجۃ اہم الصیانۃ للنجس کالمعد للعطش فانہ لا شک ان لو توضأ جاز ومع ذلک یؤمر بالتیمم ۱۲

قولہ ومن کان فی کلۃ جاز - بعینہا ص۱۶۶ ۱۲

قولہ فیہ نظر لانہ ان استعمل بادل الوضع - النظر ظاہر لکن الذی فی البحر عین ما فی البدائع ونقلہ عنہا فی الحلیۃ مقرا ۱۲

قولہ اصابتہ الجنابۃ فی المسجد - بعینہ المسألۃ آخر ص۲۰۶ واول ص۲۰۷ ۱۲

قولہ ہکذا روی عن محمد نصا کما نقلہ - ذکرہ فی البدائع عن ابن سماعۃ عن محمد ۱۲

قولہ ان ما فی القنیۃ من قولہ - بل مثلہ فی الکافی ۱۲

قولہ والا فتیممہ باق فلو اتمہا ثم سالہا فان اعطاہ استانف وان ابی تمت وکذا اذا ابی ثم اعطی وان غلب علی ظنہ عدم الاعطاء او شک لا یقطع صلاتہ فان قطع وسال فان اعطاہ توضأ والا فتیممہ باق وان اتم ثم سال - اقول ظن القدرۃ وظہر العجز صح تیممہ بخلاف ما کان فی موضع یظن بہ قرب الماء قریبا ظنا قویا فکان یجب الطلب فلم یطلب وتیمم وصلی ثم ظہر ان لا ماء ہناک فانہ یعید کما یاتی عن السراج الوہاج ص۱۶۹ ولکن فرق بین

حکم الاعادۃ وحکم بقاء التیمم فلیتأمل ۱۲

قولہ فان اعطاہ بطلت وان ابی تمت وان کان خارج الصلاۃ فان لم یسال وتیمم وصلی جازت الصلاۃ علی ما فی الہدایۃ ولا تجوز ما فی المبسوط فان سال بعدہا فان اعطاہ اعاد والا فلا سواء ظن الاعطاء او المنع او شک

اقول ظن العجز فظہرت القدرۃ لم یصلح تیممہ بخلاف ما اذا نسی فی رحلہ او لم یعلم بماء قریب ثم ظہر بعد الصلاۃ ۱۲ وبالجملۃ لم نعتبر وانی ہذہ المسائل ظنہ بل لما یظہر بعد من عجزہ وقدرتہ واعتبرہ فیما اذا ظن قرب الماء فلم یطلب وصلی وفیما اذا نسی او لم یعلم وصلی ظنہ لا ما یظہر بعد فتأمل ۱۲ والفرق واللہ تعالی اعلم ان الماء ہنا معلوم الوجود فالعبرۃ لما یظہر لا لظنہ لانہ علی ما ظن حیث یستطیع تحصیل العلم بان یسالہ فیعطی او یابی بخلاف تلک الفروع فلیس الماء معلوم الوجود فیہا فبنی الامر علی ظنہ ۱۲

قولہ ان التیمم ینتقض - انتقاض التیمم عند رؤیۃ الماء بالحدث السابق وان کان حدث طاری الغیا ۱۲

قولہ توقف بعض الفضلاء فی صورۃ ذلک ویمکن تصویرہ - وہو الفاضل ح محشی الدر ۱۲

قولہ وکذا التیمم فی کلۃ - مرت ص۱۶۲ ۱۲

قولہ امرنا بالاعادۃ - اقول ہذہ روایۃ عن ابی یوسف قال لانہ فی بحرہ والخلاصۃ لو مروی عنہ ابی یوسف ۱۲

قولہ فلم یجدہ وجبت علیہ الاعادۃ عندہما - ہذا فی الصلاۃ وہل یعید التیمم ظاہرۃ عن المستصفی فی ہذا السطر الاعادۃ لان الطلب کان شرطہ فلم یصح وظاہر ما مر ص۱۶۲ عن الزیادات عدم کما انہ لا یعیدہ لانہ ان کان عند غیرہ ما ظن الاعطاء فلم یسال وتیمم وصلی ثم سال فابی فتیممہ باق بل ولا یعید الصلاۃ فلا بد من فرق ۱۲

قولہ فی تلک المسئلۃ بناء علی اشتراط - ای مسألۃ نسیان الماء فی الرحل بناء
علی اشتراط الطلب فی الرحل عند ابی یوسف لان الرحل مظنۃ الماء کالعمران
العدم عندہما لانہ لیس مظنۃ ماء الوضوء بل الشرب کما تقدم عن الفتح ۱۲

قولہ قبل الفراغ فسألہ - ای تیمم ورای ماء فسألہ بعد حین فقال النفقۃ - ولو سألت
لاعطیت فیصلی بذلک التیمم لعینہ الاصح ۱۲

قولہ وان کانت العدۃ قبل الشروع قبلہ اھ - ای ظنا انہ لقارہ عندہ فقال
قد کان عندی لکن انفقتہ - ولو سألتنی ذلو سألتنی قبل ذلک لا عطیتک ۱۲

قولہ فی صحۃ الشروع فراغ بذا عن صلاتہ ۱۲

قولہ علی خفیہ وفاقد الطہورین فی المصر - الی ہنا کلہ کلام الخلاصۃ مغیرا للاصل ۱۲

قولہ ولو یتوضأ - لعدم حدث آخر ۱۲

قولہ ونزع الخفیہ - لعود الجنابۃ لوجدان الماء ۱۲

قولہ فی الجنابۃ یتیمم والمرأۃ لو غیرہا - خص المرأۃ بالذکر لیعلم حکم الرجل بالاولی ای
الرأس فانہ اذا اثر بمسح الشعر النازل الذی لا یصل اثر غسلہ کغسل نفس الرأس
فالمرء بمسح نفسہ احد ۱۲

قولہ قال فی الغنیۃ وہو عجیب - اتفق لی بحمد اللہ من سعادۃ ما نجیب بہ وبندفع العجب
فراجع ما علقتہ علی ہامش رد المحتار ص ۲۶۸ ۱۲

قولہ ومسح لان ہذا الحدث - لان اعضاء الوضوء مغسولۃ وان کان یتیمم عن الجنابۃ بعد ۱۲

قولہ لجواز المسح - لئلا ینافی الصحۃ ۱۲

قولہ عن الرجلین فہو ممنوع - واعضاء الوضوء ولو سلم جاز التیمم لسائر البدن علی
بالمستفید ہنا ۱۲

قولہ بما ذکرہ لیس بسدید - اقول کیف ہذا وہو نص محمد فی الاصل کما فی الخلاصۃ
فلیتأمل ۱۲

قولہ قد یقال معنی قولہ لان الجنابۃ - اقول ہذا الکلام مع صحتہ فی نفسہ لا یمس المقصود
بشئ بل الصواب ما فی البحر انظر ما کتبنا علی ہامش الغنیۃ ص ۱۰۹ ۱۲

قولہ ای قائلا لہ قیاسا علی اباحۃ الدخول بغیر العلاۃ - الظاہر ان لفظۃ کما وقعت
زائدۃ من قلم الناسخ ثم راجعت نسختی البحر المکتوبۃ فوجدتہا خالیۃ من
لفظۃ کما کما ظننت وللہ الحمد ۱۲

قولہ ما لم یصرح بخلافہ - اقول التصریح بخلافہ یجری منکم فسیاتی بعد السطر عن
الخلاصۃ جواز ثم نظر ولم یولد للحائض اذا لم ترد بہ القراءۃ وہما لا یحتملان
دعاء لا ثناء اذا اعادت الضمیر الی زید مثلا ۱۲

قولہ بدون خروج الوقت مبطل ولیس کذلک - اقول نعم لان وضوءہ اذا کان
علی الانقطاع عندہ کان کوضوء الاصحاء فینقضہ السیلان من دون خروج
الوقت وکلام الجامع الکبیر فی وضوء المعذور وہو ینقضہ العذر بل خروج الوقت
وقد قال العلامۃ المحشی نفسہ فی رد المحتار ص ۳۱۵ اذا توضأ علی الانقطاع
ودام الی الخروج فلا حدث بل ہو طہارۃ کاملۃ ولا یبطل بالخروج اھ فکما
لا یبطل بالخروج وجب ان یبطل بالسیلان لان ہذا ہو حکم الطہارۃ الکاملۃ ۱۲

قولہ یوجب الزوال - ای زوال العذر ۱۲

قولہ الدم الثانی - الحادث بعد ہذا الوقت الکامل فی الوقت الثالث ۱۲

قولہ الثانی بالاول - ~~الحادث بعد ہذا الوقت~~ القاطع عن الوقت الاول
قبلہ ہذا الکامل ۱۲

قولہ علی الضعیف ویحنث علی الصحیح - اقول بل لا یحنث اصلا لانہ صادق
فی انہ لا دم فیہ وان کانت نجاستہ الطہارۃ ای البلول باقیۃ الا تری
الی قول الفتح وان لم یبق عین الدم ثم تبادی فی الخلاف اذا حلف

ان ليس فيه نجاسة دم سهو ١٢

قوله ويشبه ترجيح التغليظ - اقول بل النص في الهندية عن الظهيرية ان الفتوى على التغليظ كما نقلنا نصه على هامش رد المحتار ج١ ص٢٤٩ فعلم ان بحث البحر وافق فتوى ائمة الفتيا ١٢

قوله زوال الباهرة - لظاهره عنده زاد الفقير للامام ابن الهمام ١٢

قوله واعلم ان النجاسة - من هنا عبارة شرح العلامة الغزى ١٢

قوله على قسمين مرئية - الظاهر ان هذا اللفظ وقع زائدا من قلم الناسخ ١٢

قوله اعتمده المصنف - اى الامام ابن الهمام ١٢

قوله ان يعود الى المتنجس المغسول - اى الامام ابن الهمام ١٢

قوله ولا شئ عندنا ينابذه - اقول الذى فى حفظى عن كتبنا انه اذا دخل من المسجد الصيفى فى الشتوى او بالعكس يقدم اليمنى ووجهه ظاهر والله تعالى اعلم على قياس يقال يقدم اليسرى فى محلس قضاء الحاجة ايضا ١٢

قوله والاشبه فى اطول ايام السنة - هذا سهو فى كلتا البلدتين الكريمتين اما المدينة الطيبة فلان الفئ لا ينتفى فيها قط بل يكون فى اطول ايام السنة قدر سدس القدم الا شيئا ضعيفا جدا واما مكة المكرمة فلان انتفاء الفئ فيها ليس فى اطول ايام السنة بل فى السنة مرتين الاولى اذا بلغت الشمس الدرجة الثامنة من الجوزاء ٢٨ مئى بل من ٢٧ مئى الى ٣٠ مئى ثم يبدى جنوبا ولا يزال يزداد الى ان يبلغ فى اطول الايام قدر ربع قدم اى ظل تمامه الا انسان المعتدل قدر ثلث اصبع ثم ينتقص الى ان ينتفى عند بلوغها الدرجة الثالثة والعشرين من سرطان ١٦ جولائى بل من ١٥ جولائى الى ١٨ جولائى فالانتفاء فى السنة ثمانية ايام ثم يظهر شماليا ١٢

قوله البرد على الدوام والصيف - اعتراض عنه شدة برد لمعارض كنزول برد والمعنى يكون فيه البرد شديدا عادة فى جميع الاوقات ولا يريد ان لا يزال يشتد البرد ويزداد دائما حتى لا يصدق الا من اول الشتاء الى اوسطه الذى ينتهى عنده الاشتداد ويبتدى بعده الانحطاط ومثله يقال فى الصيف ولا شك ان فى بلادنا يشتد الحر من نصف الحمل فان نزلت امطار فلا يبلغ اشتداده من راس الثور ثم لا يزال شديدا الى آخر الاسد ثم يكون شديدا واما الى آخر السنبلة بل وايام فى الميزان فالصيف عندنا ستة اشهر تقريبا ١٢

قوله ثم قال الحلبة - تحقق الفصل - لعل صوابه قالا اى الصاحبان ١٢

قوله ان يكون الاذان فى المنارة - اى او فى فناء المسجد كما فى الفتح وغيره وهو التحويل فى اذان الخطبة - اذ لو كان على المنارة لم يكن بين يدى الخطيب لكن لم يجنح الشيخ الى ملاحظة هذا لان الكلام فى المغرب ١٢

قوله انه يستحب التحول للاقامة الى غير موضعه - اقول بل هو السنة وقد تقدم له آنفا ان السنة ان يكون الاذان فى المنارة والاقامة فى المسجد ومثله فى التبيين وغيره وقد قال فى الفتح ان الاقامة فى المسجد لا بد منه فتنبه ولا تزل ١٢

قوله اى نقرا المتكلم فرضه اصابته - من هنا الى قوله فى معرفة المعنى الى قوله كلام الحلبة واشارة رحمه الله تعالى ربما يأتى الكلام من دون تعرض اليه ١٢

قوله اى ينبغى ان يصلى وجوبا اى ان ينبغى للوجوب اما التاويل الآخر فيحمله يحتاج وهو منصوص عليه ١٢

قوله لم تصح صلاته اقول هذا فيه ما قدمه آنفا فى تقرير قول الجرجانى ١٢

قوله لكن فيه نظر بل انقلاب - قلت وهذا امير المؤمنين عمر رضى الله تعالى عنه قبيل له

التقالہ بالصق خدہ بالارض کما فی المدارک تحت قولہ تعالے واذا قیل
لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم الآیۃ ۱۲

قولہ وہو دلیل تواتر کونہا قرآنا - الصحیح حذف لفظ تواتر من ہہنا کیلا ینافی ما یاتی
کما قررہ المحشی ۱۲

قولہ وتواتر کونہا قرآنا - الصواب وبعدم تواترہا ۱۲

قولہ واقول لم لا یجوز ان یکون المراد الاستحباب - ہو ایضا الی آخرہ من کلام
الحواشی بدلیل ما فی رد المحتار من قولہ بعد تمام العبارۃ ۱۲

قولہ لا محل لہذہ الجملۃ - اقول بل ہی فی محلہا وکذا بعض التنبیہ فی مسئلۃ النوافل
فی الہندیۃ عن الخلاصۃ فی اول فصول باب الامامۃ ۱۲

قولہ من عدم التکفیر بالذنب الذی ہو مذہب اہل السنۃ والجماعۃ تامل - لا عدم
التکفیر بالمکفرات کیف وقد صح عن ابی یوسف انہ قال اجتمع رأیی ورأی
ابی حنیفۃ بعد ما ناظر فی القائل بخلق القرآن ستۃ اشہر انہ کافر ۱۲

قولہ ان استوی الجانبان قام عن الیمین
وان ترجح الیمین قام عن الیسار ۱۲

قولہ او قاعدا بخلاف ما اذا کان الامام - اطلقہ فشمل ما اذا کان الامام
یومی قاعدا والمقتدی قائما لانہما سیان فی الایماء والاختلاف بالقیام
والقعود لا الیفر کما فی غیر مومیین بل ادے لان المومی لا یجب علیہ القیام
وان قدر ۱۲

قولہ کذا فی البزازیۃ - ای ہذا عبارۃ النہر ۱۲

قولہ ما یفسدہا وقدمنا ان الحدث مانعۃ شرعیۃ - اول باب شروط الصلاۃ ۱۲

قولہ

۵۴ قولہ عوذ نفسہ بالقرآن للحمی ونحوہا تفسد ۱۲

قولہ ودعا بلبی الحاج تفسد صلاتہ - اقول قائلہ فانہ ذکر ودعاء ولیس فی شیء
خطاب من الناس ومن جوابہم ولا یشبہ کلامہم لانہ ماثور فکیف یفسد وقد تقدم
عن المحیط ان لو قرأ یا ایہا الذین آمنوا فقال لبیک یا سیدی الاحسن
ان لا یفعل فقد افاد عدم الفساد وتقدم بالماثور آخر ص۳۳ شرحا فان لم تکن
کلمۃ لا ساقطۃ فاخاف ان یکون من ضحاف الزاہدی فلیحرر واللہ تعالی اعلم ۱۲

قولہ والنظر بامعناہ - لعل معناہ واللہ تعالی اعلم ان محتاجا طلب قراءۃ
الفاتحۃ لقضاء حاجۃ فقرأ الامام فتح المسبوق ۱۲

قولہ وتعقبہ العلامۃ الحلبی - انظر ما کتبناہ علی متن ۱۲

قولہ کما سیاتی فی محل الکراہۃ - بعد اسطر فی اول ص ۱۲

قولہ علیہ ما اذا لم تدع الیہ حاجۃ فلیتامل - والمراد بالکراہۃ تحریمیۃ ۱۲

قولہ وصححہ فی المحیط - اقول ان المراد المحیط البرہانی والا ففی المحیط الرضوی انما
صحح ما صححہ الامام شمس الائمۃ الحلوانی ما نصا علی انہ ظاہر الروایۃ انہ یکرہ فی اوسط
الصلاۃ ولا باس بہ اذا فقد قدر التشہد کما فی الحلیۃ ص۳۶۶ وہو الاوفق الا
تعلق بقواعد المذہب فعلیہ فلیکن التعویل ۱۲

قولہ مسح التراب عن الجبہۃ بعد الصلاۃ مستحب ۱۲

قولہ اسلفناہ قریبا والحق - فی صدر البحث ان الدلیل ان لم یکن ہنا کانت
الکراہۃ تنزیہیۃ ۱۲

قولہ کذا فی النہر شرنبلالیۃ تامل - وجہہ ظاہر فان من کشف اکثر الساعد فقد صدق
علیہ تشمیر وکم من الساعد وہذا اوضح جدا ۱۲

قولہ لبس بما نسج من دخول - من ہنا الی قولہ لا یکرہ اتفاقا کلہ ماخوذ من الحلیۃ ۱۲

قوله كذا قالوا وقد عرفت - اقول اخذه من الحلية ولم يتقدم ما قدم هو نفي
كون التشبيه العلة وهو انه يلزم حرام ولا يكره امرا لم تكن امامه ولا فوق راسه
لان التشبيه بعبادتها لا يظهر الا اذا كان على احد الوجه اه فلم يستقم
له قوله وقد عرفت ما فيه ١٢

قوله ما فيه والمراد - ما حذف من الحلية ١٢

قوله لا تشبيد للناظر - كذا في الفتح ١٢

قوله فان الاحق من ان يتزين له - صوابه اسقاط من او اسقاط ان وفتح
ميم من ١٢ ثم رأيت في الحلية احق من تزين له وهو الصحيح ١٢

قوله ما بني الا لها من صلاة واعتكاف وذكر شرعي - اقول يريد ان كل احد
مجاز له مأذون من جهة الشرع في اتيان تلك العبادات في المساجد من
دون منع ولا حجر ولا يخلو شيء منها عن نوع لحظ عليه اليه في الغرض المقصد
الاصلي هو الصلاة حتى جاز للمصلي ازعاج القاعد من موضعه للصلاة عند
ضيق المسجد وان كان مشتغلا بذكر او درس او تلاوة او اعتكاف كما سيأتي
له قدس سره آخر الوقف صـ ٤٧ فلا منافاة بين ما هنا وما يأتي ثمه بل هنا ايضا
من ان المسجد لم يبن لتذكر والتدريس وان جاز فيه فافهم ١٢

قوله او فوقه في ذلك البيت مسجد - اي او لا يكره ما ذكر فوق بيت في ذلك البيت مسجد ١٢

قوله وهو مذهبنا وعليه الجمهور - هذا من كلام الحلبي دون الفتح ١٢

قوله همته اشباه الاول - اقول بل ستة وقد ظهرت لي بحمد الله اول ما نظرت
الكلام المذكور خمسة هذه والسادس ان لا يوتر اصلا فانه بترك الوتر لا
يكون فاسقا الفيا فضلا عما يوجب عدم صحة الاقتداء به فان الوتر و
ان كان واجبا عندنا لكنه مجتهد فيه ولا تفسيق بالاجتهاديات وهذا ظاهر ١٢ ثم ظهر لي

اثنان وآخران وهما صلاته الوتر بتسليمتين واقتصاره على ركعة كما ذكرت في
الصفحة الماضية فخرجت ثمانية وبقيت ستة لكن يزاد الوضوء من القلتين
لشيرلحه والانحراف المفسد بالتحري مع وجود المحراب القديم فرجع ثمانية وتخرج
ستة وهنا زيادات آخر ١٢ اي انحرافا جاوز المشارق الى المغارب ١٢

قوله في البزازية تنزيلا لهم منزلة اهل الكتاب اه - ليس هذا في نسختنا البزازية انما
نصها المناكحة بين اهل السنة والاعتزال لا تصح وقال الامام الفضل رحمه الله وكذا لك
في قال ان مومن ان شاء الله وقال الامام ابو حفص السفكردري لا ينبغي للحنفي ان يزوج بنته
من شافعي المذهب لكن يتزوج منهم وسمعت عن بعض ائمة خوارزم انه يتزوج من
المعتزلي ولا يزوج منهم كما يتزوج من الكتابي ولا يزوج منهم ولعله اخذ به التفصيل
عن كلام ابي حفص السفكردري اه ١٢

~~قوله لا يصح الاقتداء به - اي انحرافا جاوز المشارق الى المغارب اخذ هذا التفصيل~~
~~عن كلام ابي حفص السفكردري اه ١٢~~

قوله وان الاحد احتياط في المبطل فاذا فعل فهو جائز - اي الاحتياط المطلوب
من الشافعي لجواز الصلاة خلفه انما هو في المبطل خاصة بان لا يأتي ما هو
مبطل عندنا ١٢

قوله كما فهمه بعض الناس - هو العلامة صاحب النهر حيث قال بعد ذكر قول الهند
واني وعلى هذا فيصح وان لم يحتط اه واغتر به العلامة المحشي في رد المحتار
حيث جعل قول الرازي مبنيا على قول الفقيه وليس كذلك بل هو قول تفرد به
الامام الرازي ولذا لم ينسبوه قط الا اليه ولم يصححه احد بل صرح في شرح الوهبانية
انه غير صحيح وفي ط انه ضعيف بخلاف قول الفقيه فنسبوه له ولجماعة ورجحه
في النهاية وتبعه ابن مالك في شرح المجمع وقال في الكفاية انه الاصح وكذلك

اختاره بحر العلوم فی الارکان ثم ہؤلاء الاربعة کلہم نصوا باعتبار رای المأموم فلو کان معنی قول الفقہاء ان العبرة برای الامام فقط لما قضوا النفسهم وقد صرح السندی ثم الحلبی ثم الطحطاوی بما نصہ اعلم ان بعضہم فہم من عبارة الکنز والدانی ان مذہبہ اعتبار رای الامام فقط والصحیح ان مذہبہ اعتبار رایہما معا اھ فتنبت ۱۲

قولہ لا یجوز) اقول المحشی فی الکتابة فی قولہ انما سنة الفجر وانما المؤکدة للسنة

قولہ قدر عدم جواز - المقصود بہ الاعتراض علی البحر بان المسألة لا تدل علی الوجوب قلت نعم لا بد من الدلالة علی ان فی المذہب قولا بالوجوب فان الفاضلین لم یقولا بذلک فی الوتر الا مراعاة لقول الوجوب فافہم ۱۲

قولہ قال العارف فی شرحہ علی ہدیة ابن العماد - النابلسی قدس سرہ القدسی ۱۲

قولہ والدی رحمہ اللہ تعالی - سیدی اسمٰعیل بن عبد الغنی محشی الدرر ۱۲

قولہ لان یتیم لا نفح - بالاضافة للفاعل ۱۲

قولہ فیہ عمل فتح المعطی ویسلم الیہ - لعل صوابہ للمعطی ۱۲

قولہ ولا یسجد علیہ - لا معطوفة علی لا ای وان لم یکن عامدا فلا تفسد مطلقا ولا یسجد علیہ الفا لسہوہ ہذا ان وقع سلامہ قبل امامہ او معہ حقیقة ۱۲

قولہ فانہ بعید احتیاطا - اقول اطلق فیشمل ما اذا لم یتکلم بعد ولا یقال یبنی لوجود التعلیم من خارج فافہم وحرر واللہ تعالی اعلم ۱۲

قولہ وہو فی القوی لیس لہ ان یحج بالناس - اقول ما ذا یفعل المسئلة تحضر منی فی الموسم ۱۲ اللہم الا علی جبل منی من فناء مکة المکرمة وتحققہ ۱۲

قولہ وہذا غیر سدید -

احد المصالح المصر ولا شک ان منی محدة للقرابین وہو من مصالح مکة قطعا قال تعالی ثم محلہا الی البیت العتیق وعلی ہذا الاحتیاج الی حضور الامة الرحل اقامة الجمعة - لا لمصرہا ۱۲

قولہ بینہما اربع فراسخ - لعلہ رحمہ اللہ تعالی قال قبیل حجہ فلیس بینہما الا فرسخ ۱۲

قولہ وہو خلاف المنصوص علیہ - اقول عللہ فی الہدایة بتعلیلین الاول ما ذکر والثانی ما عوّلتم علیہ حیث قال بعدہ والعذر قد یقیدی بہ غیرہ اھ ولا نحو فی تعلیل المسألة علی کل من القولین علی ان قول التوحید الغیا قول قوی فی المذہب کما یظہر مما علقت علی رد المحتار فالاعتراض بمثل ہذا علی مثل ہذا الامام من مثل ہذا الفاضل العلام مما یفضی الی العجب وقد تبع فیہ الفتح و لکن الفتح انما یقتصر علی بحر ان ہذا الوجہ مبنی علی قول التوحید قال وعلی الروایة المختارة عند السرخسی وغیرہ من جواز تعددہ فوجہ انما رجا تیلرق ولم یذکر ما ذکر ہذا البحر فہو لیس

قولہ کذا فی السراج الوہاج - وکذا نقلہ فی الرحمانیة عن المصفی عن العیون ۱۲

قولہ اعلی خبر لان - اقول ہذا عجیب فیکون المنع ان النہی عن الامر بالمعروف من اتیان السنة بل خبران محذوف فلم مقامہ من الاعراب ان ہذا المنع کائن من الامر بمعروف فکیف یجاوزانہ ۱۲

قولہ فی الخلاصة وانما عبارة ما یحرم فی الصلاة - اقول عن الخلاصة وغیرہا مطابقة فی کون بعض الشیء فیہا وبعضہ فی غیرہا علا ان قول الخلاصة او کلاما آخر لیشمل التسبیح ۱۲

قولہ واذا انزل قبل ان یکبر واذا جلس عند الثانی - ای ابن نجیم ما فی البدائع ملتقطا بالمعنی وما بعدہ لیس فیہا ۱۲

قوله وذكر الشارح ان الاحوط الالتفات اه - اقول رحمك الله انما قال هذا في مسألة النائي عن الخطيب حال الخطبة ۱۲

قوله كما صرح به في الخلاصة وغيرها - ولو شمل حال الخطبة فكراهة الكلام عندها لا يختص بقول الامام ۱۲

قوله والنظر في كتب الفقه - آخر فصل القرأة ص ۳۱۳ ۱۲

قوله وعن ابي يوسف - هذا ما قال الزيلعي ۱۲

قوله بمقتضى الحديث - سبحن الله بل على قول الكل كما قال اتفاقا عليهم اي قراءة الحديث فانها قبل الخطبة ۱۲

قوله ولان ذكر الله تعالى اذا قصد به - اقول هذا الذي ذكر الامام ابن الهمام عن قوله اذ لا يمنع ام لم نقله من قبل نفسه بل هو نص امام المذهب رضي الله تعالى عنه كما في البدائع وغيرها كما في رد المحتار ولو استحضر العلامة صاحب البحر هذا لم يقدح على ما اقدم ۱۲

قوله ان يأكل - لعل صوابه لا يأكل ۱۲

قوله وهو يعطي نفي الندبية - اي استحباب الترك ۱۲

قوله وهو يقتضي ترجيح قولهما - اقول التردد بالتعارض والتكافؤ لا بمجرد وجود دليلين وقولين كما حققه المحقق نقلا عن شيخ الاسلام في مسألة سؤر الحمار وفي مسألة قسمة الغنائم قبل الاحراز فلا مساس لهذا بما نحن فيه ۱۲

قوله ان العبرة لقوة الدليل - اقول هذا الذي يدعي المحقق ان الاقوى من حيث الدليل قوله لا قولهما ۱۲

قوله وبه اندفع ما ذكره في فتح القدير - قد علمت ان لا اندفاع ۱۲

قوله الا ان يراد بالواجب المذكور - استثناء من قوله هو يقتضي ترجيح قولهما ۱۲

قوله الفرض ويلتزم - اقول هذا خلاف قضية كلامهم وراجع الوثيقة المحمدية من بحث البدعة فان له ههنا كلاما فيما ۱۲

قوله او زوجته او امته بغير ثوب - اقول اي ان لم تجد ماء والا فالزوجة تغسله اذا كانت في عدته من رجع على تفاصيل في الخانية وسيذكره بعد سطرين ۱۲

قوله ان صباه والله اعلم انه وعالهم - ذكر الامام النووي الاجماع عليه في شرح المهذب نقله في مرقاة الصعود ۱۲

شلبی

قوله يتوقف على اثبات ذلك - اقول هو ظاهر غني عن الاثبات فان الولي الاحق هو النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مطلقا فلم يكن لاحد ولاية الصلاة الا باذنه وقد حققنا في فتاوانا والولاية بالقرابة انما هو بالارث ولا يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فلا ولاية الا لابي بكر رضي الله تعالى عنه فافهم ۱۲

شلبی

قوله فيه نظر لجواز كونه - اقول فيه نظر فان التحقيق ان حضور المسجد واجب وتركه من دون عذر مكروه كراهة تحريم فمعنى لا صلاة لجار المسجد نفي الكمال لوجود النقص والخلل وذلك بكراهة التحريم وهو المراد ههنا ولم يعهد من الشرع نفي اصل الفعل لمجرد ترك اولى فهذا الذي ابداه جوازا هو المراد جزما وبه يتم ترجيح كراهة التحريم ۱۲

قوله لحضور الجماعة في المساجد - اقول الفتوى على كراهة مطلقا ولو يجوز او لو ليلا فكذا زيادة القبور بل اولى ۱۲

قوله فافطر فانها تسقط لان الاصل - بخلاف ما اذا افطر فسافر فانها لا تسقط ولو سافر بالاكراه ۱۲

قوله في الاستئناف فانه اذا فسد مع عدم القصد - اقول قدم الشارح العلامة في صدر هذه الصفحة عن الامام الصدر الشهيد عدم الفطر به وهو الموافق لما اختار الولوالجي في الاذن فاذن لا ورود عليه ۱۲

قوله وكم من شئ يكره فى الصلاة المكتوبة دون النافلة لسعة الامر فى النوافل ١٢

قوله قلت ويمكن حمل ما مر من جانب القنادى - اقول بل هو المراد المتعين والدليل عليه قول السراجية رجل قال الله على ان اصوم ابدا فضعف عن صومه لاشتغاله بالمعيشة كان ان يفطر فيطعم لكل يوم نصف صاع من الحنطة اه من باب ما يكون عذرا فى الافطار ١٢

قوله وان كان المخبر واحدا عليه الكفارة - اقول فكذا بالاولى اذا اخبره واحد بالغروب فافطر بناء على اخباره من دون التحرى ١٢

قوله نقلا عن قاضيخان ان الوضوء فيه - وقدم الرملى ثمه ان الظاهر ترجيح ما فى الخانية ١٢

قوله من جانب الغربى منه - صوابه الشمالى ١٢

قوله من الائمة المجتهدين اه - اقول هذا ظاهر مستعين ولن يجمع الله هذه الامة على ضلالة ابدا ولله الحمد ١٢

قوله ولو بعث القارن بثمن هديين - اى من ربه عز وجل وهذا كما تقول قال الله تعالى واجعلنى على خزائن الارض انى حفيظ عليم اى قال تعالى حاكيا عن عبده يوسف صلوات الله تعالى وسلامه عليه ١٢

قوله الاشتمال وكذا لو ادخل منكبيه - اقول لعل صوابه فى المواضع الثلثة الاستمساك فان الاشتمال حاصل فيها ويدلك عليه كلام الفتح الماخوذ منه ما هنا حيث علل بعدم الاستمساك بنفسه راجعه ص ٢٢٩ ١٢ ثم الله تعالى الهم جواب عنه ذكرته على هامش نسخ ص ٢٢٧ ١٢

قوله ثم قال شمس الائمة رحمه الله - لا بد من قال آخر اى قال قاضى خان قال شمس الائمة اى السرخسى كما فى الخانية ولا بد من ذكره لذكر الحلوانى الضا ١٢

قوله فى نسخة الخانية كما ذكره المؤلف - اقول الذى فى نسخ الخانية الثلث التى عندى على الصواب ولفظها عمة العمة لاب وام او لاب كذلك واما عمة العمة لام لا تحرم اهـ ١٢

قوله فقال لا يكون رضا - لفظ الخانية قال بعضهم سكوتها لا يكون رضا وقال بعضهم فى قول ابى حنيفة يكون رضا اهـ ثم ذكر التعليل على قوله والفرق بين الاب والجد وغيرهما والتعليل دليل الترجيح وعبرانه قدم الاول وتقديمه دليل التقديم وبقية الكلام فى فتاوانا ١٢ اقول الجواب بعين السؤال فانكم اذا شرطتم لصحة الاستئذان ذكر المهر ولم يذكر لم يصح الاستئذان فلم يكن السكوت اذنا فاين الرضا واين ما رضيت به واذا جعلتموه رضا بالنكاح بلا تسمية فقد صححتم الاستئذان بلا ذكر مهر فهو رجوع عن القول لا توجيه له وبالله التوفيق ١٢

قوله لبعضهم بانه غير وارد - هو العلامة ط فى حواشى الدر ١٢

قوله اى التى ذكرها اصحاب الفتاوى - قضية نقل الخيرية ان الاشارة الى هذه والى مسألة تزويج المعروف لسوء الاختيار من غير كفو او بغبن فاحش صحيحا فانه نقل عبارة البحر منذ الى قوله مما لا ينبغى وعقبه بنقل قوله وقد وقع فى اكثر الفتاوى فى هذه المسألة ان النكاح باطل اهـ فليحرر ١٢ ومن تامل سياق كلام البحر وسباقه القدح فى ذهنه ان الوجه مع المحشى وان الاشارة ليست الا الى القريبة فافهم ١٢

قوله ان الشرط الاول عنده - يفيد ان المراد الاول بالتقدم ذكره عند الاشتراط كما افاده بقوله وكذا ان قدم شرط الالفين قد يجاب يؤيده ما نقل العلامة الشلبى فى حاشية التبيين عن العلامة الاتقانى ما نصه ولابى حنيفة ان الشرط الاول قد صح لعدم الجهالة فيه فتعلق العقد به ثم لم يصح الشرط الثانى لان الجهالة نشات

منه ولم يفسد النكاح لان الشرط الفاسد لا يؤثر في النكاح فلما خالف الشرط الاول
وجب لها مهر المثل لان في الملك الشرط نفعا اهـ وخط كلام العلامة الشامي ان
المعتبر شرط الاول فان وجد لزم الاقل والا فمهر المثل فليتأمل ١٢

قوله في بعض النسخ - يؤيد قول الاكثر النسخ عليه ما يأتي في الكتاب اشارة الى
بعض ما هنا في الصحيح - الآية ١٢

قوله وفيه مسامحة لفساد الخلوة - اقول بل لا يصح على الاستحسان فان الخلوة
الفاسدة ايضا توجب العدة في النكاح الصحيح على ما هو الاستحسان بخلاف النكاح
الفاسد فلا عدة فيه الا بعد الوطء ١٢

قوله فظاهره انهما لا يحدان وان النسب - اقول الاستظهار على خلاف المنقول
ومنشاه ان الفاسد في كلام المحيط مقابل الباطل ولا دليل عليه بل العامة
على انه لا فرق بينهما في النكاح وقال في الدر في مجمع الفتاوى نكح كافر مسلمة فولدت
منه لا يثبت النسب منه ولا تجب العدة لانه نكاح باطل اهـ فهذا هو الحق ١٢

منحة الخالق

قوله ان ضربتك فامرك - لفظه اگر ترا بزنم بازئ خود کشاده کن ١٢

قوله وهو الملك وهو شتيا - بناء على ان النكاح الفاسد لا ملك فيه ١٢

قوله وزاد على ما هنا ونصه حيل امرها - اقول كل ما ذكر هنا من البزازية مذكور بنصه
في جامع الفصولين ص ٢٩ ١٢

قوله قال الرملي الذي يظهر ببادي الرأي - بنيا في منا ونا ان الوجه مع البحر وان
لا مساس بالمقام لما ذكر الرملي ولا الشامي فراجعه فانه يحمد اليه نفسي ١٢
ولكن الحاق الولي بحث من ابن وهبان وقد نظر فيه ابن الشحنة واقره الشر
نبلالي في شرحها ١٢

قوله والا كان يرد عليه ايضا - اين الورود وعبده حيل ما يأتي من قوله ولو

اسلم زوج الكتابية اهـ استثناء من هذا ١٢

بحر الرائق

قوله ولنا فيه بحث الفضلاء رحمهم - هو ابو السعيد ابي السعود محشي الكنز سيدي على ١٢

قوله لما علمت من ضياع القيدين حينئذ - اقول وسهل من قدح بنا في الاصول
ان لا حجة في المفهوم وماذا تقولون في قوله تعالى وربائبكم اللاتي في حجوركم
وقوله تعالى فكاتبوهم ان علمتم فيهم خيرا الى غير ذلك ١٢

منحة الخالق

قوله فالترديد غير ظاهر - اقول للعم الرضاعي ثلث صور الاخ الرضاعي للاب النسبي و
هذا ما فهمه والاخ النسبي للاب الرضاعي والاخ الرضاعي للاب الرضاعي فنفي الثانية
مثلا اذا كان الاخ اخا للاب الرضاعي لابيه وامه او لامه فامه النسبي جدته
رضاعا لانها ايضا ام ابيه الرضاعي واذا كان اخاه لابيه فامه النسبي موطوءة
جده الرضاعي فالترديد ظاهر ١٢

قوله ليس قيد الا ليفيد ما ذكر فالاولى التنبيه - اقول ليس قيد الزواج السيد ولا يلزم
منه ان لا يكون قيد الاخراج الحرام فالمراد بالزوج الحلال فيدخل السيد
ويخرج الزاني ١٢

قوله من قول صاحب المبسوط - قلت لكن مراد صاحب المبسوط بقوله كالمجد واخ
اي مع الشبهات اهـ شامي ص ٤٧٦ ١٢

بحر الرائق

قوله وان علقه بالمجيء والبا فوصل الى ابيها - راجع الخانية والهندية ففيهما تقييده
لا بد منه لهذه المسألة ١٢

قوله لا تقع كان واقعا - ليست هذه اللفظة في نسخة الخانية التي عندي وانما
فيها في تلك الحالة كان واقعا ١٢

قوله كما في الخانية - لو قيل لرجل اطلقت امرأتك فقال عدها مطلقة او
احسبها مطلقة لا تطلق امرأته اهـ خانية قال لها احسبي انك طالق لا يقع

وان نوى اھ خانیہ ملخصا ۱۲

منحة الخالق

قولہ ولا الامر منہ لیکون کنایۃ لیس بمجاز فیہ - لعل صواب العبارۃ بلا لفظ وصح لہ ولا الامر منہ لیکون کنایۃ ولیس بمجاز فیہ ۱۲ اقول ربقیت رابعۃ وہو ان یکون مقتضیا للطلاق کاعتدی واستبرئی رحمک اما مطلقا کما فی البحر او فی المدخولۃ خاصۃ علی رای المحقق بل وخامسۃ وہی الاضمار کما فی انت واحدۃ فہذہ خمس ولا طلاق فیما وراء ذلک فلیحفظ ۱۲

قولہ فتدبر (قولہ فلا یتجاوز الواحدہ) اقول تدبرنا فوجدنا کلام البحر لا غبار علیہ فان الاقتضاء والاضمار بینہما عموم من وجہ ینفرد الاول فی نحو قولہ تعالی حرمت علیکم امہاتکم والثانی فی مثل قولہ تعالی وان احد من المشرکین استجارک ویجتمعان فی مثل قولہ عز وجل واسئل القریۃ ان لم یجعل من المجاز وذلک لان المضمر اذا کان مما یحتاج الیہ تصحیح الکلام فہو مضمر ومقتضی وما نحن فیہ کذلک فلا غبار فی اطلاق الاقتضاء علی ہذا الاضمار ویرشدک الی ہذا ما یاتی للبحر بعد عدۃ اسطر من قول الاطلاق فی ہذہ الالفاظ الثلثۃ یقتضی مع قولہ وزاد کان مضمرا الخ فانظر کیف جعلہ مقتضی ومضمرا اما المقابلۃ فی کلام التلویح فلیس مطمح النظر فیہا تقابلہما فان کلا تقریرین صحیح علی کلتا صورتی الاضمار والاقتضاء وانما النظر فیہ الی جعلہ مجازا فی حق غیر المدخولۃ علی الاول دون الآخر او تقول علی تفرقۃ التاویل فی حق المدخولۃ وغیرہا والتسویۃ فافہم واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲

بحر الرائق

قولہ واما انت واحدۃ فیحتمل - اقول انت تعلم ان التقریر الثانی جار فیہا ایضا فلا وجوب ۱۲

قولہ وہو ظاہر فی الاولین - لان المقدر فیہما صیغۃ اسم الفاعل کما مر دون المصدر ۱۲

قولہ فالمصدر وان کان مذکورا بذکر صفتہ - الذی ہو صالحۃ لنیۃ الثلث دون العدد المحض ۱۲

قولہ علی الواحدۃ فیصح - ای عدم صحۃ نیۃ الکبری ۱۲

قولہ رفعا ونصبا فیحتاجون الی الفرق - وہو ظاہرہ وجوب الدرہم کملا ۱۲

قولہ مقتضی او مضمرا - وہو ظاہرہ وجوب الدرہم الا دانقا ۱۲

قولہ علی ما فی المحیط لست لی بامرأۃ - اقول الی ہنا انتہت الاشلۃ وما بعدہا فروع علیحدۃ فان الاولین لا ذکر فیہما للطلاق والثالث یقع بہ البائن مع ذکر الطلاق فلا یرد ما اورد علیہ العلامۃ المحشی رحمہ اللہ تعالی بل الحق ان الذکر انما یراد بہ الاعم من الملفوظ والمضمر والمقتضی ولست لی بامرأۃ واخذا انتبا علی جہۃ الاقتضاء او الاضمار ای لانی طلقتک ۱۲

قولہ یہم لان الصریح - لعلہ یہم ای فی کردم ۱۲

قولہ انت اجنبیۃ - خلاف حرت اجنبیۃ حیث ینبغی الوقوع اذا نوی کما لو قال لست امرأتی لا یقع ولو قال صرت غیر امرأتی وقع تامل وراجع فان فی مسألۃ ما مرأتی لست خلافا وسنعم کما عظیما ۱۲

قولہ کلا من المذاکرۃ والغضب - اقول انت تعلم ان ما صلح ردا فہو بنفسہ صلح جہۃ ذاک منتب لقبول دعواہ عدم ارادۃ الطلاق ولا یحتاج فی ذلک الی مذاکرۃ او غضب فانہ اذا ثبت فی جمیع الاحوال علم انہ لا یستند الی خصوص حال ۱۲

قولہ فی حالۃ الغضب - لا فی حالۃ المذاکرۃ لانہا لا تصلح ردا کما سیاتی عن الخانیۃ ۱۲

قولہ عند ابی یوسف بما یصلح للجواب - فلا لا یصدق فی المذاکرۃ کذا فی الغضب ۱۲

قولہ فقط وہی اعتدی واختاری وامرک - اقول الحمد للہ بمراجعۃ کنایات الخانیۃ ان صلاحیۃ الشتم غیر معتبرۃ فی شیء من الالفاظ عند ابی یوسف رحمہ اللہ تعالی فکل ما صلح للسب فہو عندہ کالصالح للجواب فقط ومذہب الامام ہو الذی اطبقت علیہ المتون وقد صرح ابو یوسف فی الاملاء فی ہذہ الخمسۃ انہ لا یصدق فی

حالة الغضب والمذاكرة وعند الامام خلافا له راجع الخانية ١٢

قوله ولم يتعرض له - بلى قد تعرض له فانظر ج ٦ ١٢

قوله يقع بها حال الغضب - تصلح جوابا لا سبا لا له ردا ١٢

قوله او بنت منك - يصلح جوابا لا ردا ولا سبا ١٢

قوله او سيبتك - الذى فى الخانية سيبتك ١٢

قوله او انت بائنة - الذى فى نسختى الخانية سائبة ١٢

قوله وظاهره انه لا اعتبار بنية الطلاق فى الكنايات البوائن - اقول فى هذا الظهور خفاء فان الامام الشافعى رضى الله تعالى عنه يقول ان الواقع بالكنايات رجعى لانها كنايات عن الطلاق ولذا يشترط فيها نية الطلاق وينتقص بها عدده فاذا نوى بانت بائن الطلاق فكانه قال انت طالق فيكون رجعيا فاجاب عنه فى الهداية بانها ليست كنايات عن الطلاق بل عوامل بحقائقها لان معناه مثل انت بائن معلوم وهو قطع الوصلة غير ان الخفاء فى المتعلق اى وصلة النكاح او غيره فاذا نوى الاول فقد نوى حقيقة كلامه وكان معناه قطعت وصلة النكاح التى مبنيا لا يشترط نية تعيين احد نوعى البينونة اى ان ينوى قطع وصلة النكاح باحدى البينونتين ولا يشترط ان ينوى الطلاق فانه اذا نوى قطع النكاح بانت وان لم ينو الطلاق ثم الطلاق يثبت لزوما واقتضاء النكاح من دون الفسخ لا يكون الا به ولاجل هذا ينقص عدد الطلاق هذا معنى كلام الهداية واين فيه انه لا اعتبار لنية الطلاق حتى لو قال انت بائن ناويا به الطلاق لم تطلق ما لم ينو الابانة بل حقق انهما متلازمان فكما ابان فقد طلق وكلما طلق بما يفيد الابانة فقد ابان وانما اراد الشيخ ان انت بائن بمعنى قطعت وصلة النكاح لا بمعنى انت طالق حتى يكون رجعيا كما يقول الامام المطلبى رضى الله تعالى عنه هذا

ما ظهر لى والله تعالى اعلم ١٢ وليس المراد بقوله تعيين احد النوعين انه يشترط بحيث لو لم تعين احدهما لغا الا ترى الى قوله بعد وعند عدم النية يثبت الادنى فالمراد ما ذكرنا ان الشرط انه تعيين المتعلق اى ينوى البينونة من النكاح لا من حبز الرسن ١٢

قوله وقوله صدقت فى جواب - كذا فى الهندية عن الخانية ١٢

قوله كما فى البدائع - اقول والعجب ان الهندية تنقل عن البدائع مثل ما ياتى عن المحيط فى مسئلة السوال حيث قال لو قال لامرأته لست لى بامرأة فقال لا فان قال اردت به الكذب يصدق فى الرضاء والغضب جميعا ولا يقع الطلاق وان قال نويت الطلاق يقع فى قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى وان قال لم اتزوجك ونوى الطلاق لا تقع بالاجماع بدائع ١٢

قوله ففى هذه الالفاظ - الخمسة الاخيرة ١٢

قوله ان نفى النكاح اصلا لا يكون طلاقا - اى ما تعين له كلم اتزوجك او لم يكن منبيا نكاح ١٢

قوله بل يكون مجودا - فانه يقع عند الامام اذا نوى ١٢

قوله اذا نوى - عند الامام كما هو ظاهر وكذا عندهما الصنيعا فيما يظهر فانهم لم يقيدوا مسألة ٤٤ لم يبق نكاح بنيا بقول الامام وحده ١٢

قوله وما عداه فالصحيح - ومنه لا نكاح بيننا حيث تحتمل الجحود والنفى فى الحال ١٢

قوله لكونه من الكنايات - اى ما تعين له كقوله لم يبق بيننا نكاح ١٢

قوله بهذه الكناية رجعى - فيه انها لا تكفى دلالة الحال ١٢

قوله لو قال ما انت لى بزوجة - لانه يصلح للرد او والشتم ايضا ١٢

قوله لقيام القرينة المتقدمة على انه - كالثانية التى لا يصلح لرد ولا لشتم ١٢

قوله قال مع اجاب بعض من تصدى - صوابه صح بالصاد كما فى جامع الفصولين وهو من فصول العمادى بالمراد عماد الدين صاحب الفصول ۱۲

قوله وقد بحث فيه فى جامع الفصولين - اقول انما بحث فى الدليل وقرار الحكم بوجه آخر راجعه ص ۳۶ ۱۲

منحة الخالق

قوله تعليق الطلاق - سيأتى آخر ص ۳۶ ان مع التوكيل بالطلاق معنى التعليل من وجه لا من وجه آخر ۱۲

قوله الا ان يجاب بان هذا - اقول كان كيف لا ينافى اذا سلم انه تعليق و انما الجواب ما اشترط اليه انه توكيل من وجه وتعليق من وجه فلا جل الاول يشترط العقل ابتداء ولاجل الثانى لصحة طلاقه فى السكر ونقول صحته فى سكره لان التوكيل تقدم مقام الموكل ولو طلق هو فى سكره وقع فكذا نائبه ۱۲

بحر الرائق

قوله ولذا قال فى عمدة الفتاوى - اقول ليس محل لذا بل محل لكن كما لا يخفى ۱۲

قوله والتعريف بالاسم والنسب كالتعريف - اى ولا يكون الا فى الغائب فان تعريف الحاضر بالاشارة ۱۲

قوله بالاشارة فلو قال فلانة بنت فلان فلا بد من صريح الشرط ولا يكفى معناه ۱۲

قوله والجواب ان تعريف الحاضر بالاشارة والغائب - حاصل الجواب ما قدمناه ان هذا ليس تعريفا بالاسم لانه لا يكون الا فى الغائب ۱۲

قوله لو قال سكران لآخران لم اكن عبدا لك فامرأته - اقول فرض المسألة فى السكران لانه لا يفيد منه ارادة حقيقة الرق اما غيره فالظاهر انه لا يريد الا المجاز فاذا لم تقع منه فغيره اولى ۱۲

قوله بخلاف النكاح - لعدم المنافاة فيه ۱۲

قوله ليس بقبول على الصحيح المختار - بل ايجاب يحتاج الى قبول الزوج لان قول الزوج كان مساومة الا اذا اراد به التحقيق فيكون ايجابا وقولها قبولا ۱۲

قوله وهو ان كان حاضرا يجبران الحرمة - يثبت فى حقها فلا يحل لها التمكين قال فى البزازية القياس الاستحسان شهد عندها عبيد لان ان زوجها طلقها ثلثا يثبت حرمة فى حقها بلا حكم اھ ۱۲

قوله وفى البزازية - فى الفصل التاسع عن الطلاق فى الحظر والاباحة ۱۲

قوله وبه يفتى لانه زنا - مثله فى البزازية ۱۲

قوله حل لها التزوج من غير تفريق ونحوه - اقول لم يجزم به شاك انما نقله عن فتح القدير بحثا وجعله خلاف الظاهر من كلامهم ثم بحث الفتح مبنى على ما كان نقل عن الكتابى قدمه الشارح فى الخلوة ص ۱۲۶ وجعله الفيا خلاف ظاهر كلامهم فكيف يجزم به بناء ويحيله على ما تقدم ۱۲

قوله من وقت النكاح الثانى وفى البدائع - لم اره فيها ص ۲۱۵ ولا نقله فى الذخيرة عنها ص ۳۳۵ بل هذا التشقيق متروك فيها كما هو متروك فى الخانية ولذا اختار البحر فيه انه البحث كما ص ۱۵۶ وقد وافق بحثه نص الامام الحاكم الشهيد فى النكاح كما ذكر المحشى ثمه ۱۲

قوله انه للثانى والنكاح جائز - هذا فى البدائع فيما اذا جاءت به لاكثر من سنتين منذ طلقها الاولى او مات وسقط الشهيد تزوجها الثانى فالنسب ملفيه كما شهد به سلسلة الكلام المذكور فى البدائع والمنقول فى هذا الكتاب ۱۲

قوله لان اقدامها على التزوج - قال فى البزازية من نوع فى المحلل الاقدام على النكاح اقرار بمضى العدة لان العدة حق الاول والنكاح حق الثانى ولا يجتمعان فدل الاقدام على المضى بخلاف المطلقة - قلنا اذا تزوجت بالاول بعد مدة ثم قالت تزوجت بك قبل نكاح الثانى حيث لا يكون اقدامها دليلا على اصابة الثانى

ذا النفاس اھ ۱۲ وفی البدائع فصل فی بیان ما یعرف به انقضاء العدة جملة
نوعین قول وفعل ... القول ثم قال اما الفعل فنحو ان تتزوج بزوج آخر بعد
ما مضت مدة تنقضی فی مثلها العدة حتی لو قالت لم تنقض عدتی لم تصدق لا
فی حق الزوج الاول ولا فی حق الزوج الثانی جائز لان اقدامها علی التزوج
بعد مضی مدة یحتمل الانقضاء فی مثلها دلیل الانقضاء والله تعالی الموفق اھ اقول
ولا یمشی فیما ذکره البحر لانه مفروض فیما اتت به لاقل من سنتین منذ طلق الاول
ولستة اشهر فصاعدا منذ تزوجها الثانی فیمکن ان تاتی به لستة اشهر منذ طلقت
فلا یکون من طلاقنا ولکا حبا الاشهر ولا یمکن انقضاء العدة فیه نعم یصح
فیما ذکره فیه ملک العلماء ان تاتی به لاکثر من سنتین منذ طلقت ولستة اشهر
فصاعدا تزوجت فظهر ولله الحمد انه تسبق النظر من صورة الی اخری ۱۲

۴۳ قوله عشرة دراهم - لان الواجب فیه رد الحلی ۱۲

منحة الخالق

۴۴ قوله شفقة علیهن - اقول ای شفقة علیهن الی التکفیل اذا کان اسقاطه
بیده انما التکفیل لاجل الاشتیاق وهل هو الا اخذه التکفیل علی ان لا
یطلقها بخلاف الموت فافهم ۱۲

قوله دون الطلاق تحکم بلا ریب - اقول اراد رحمه الله ان الموت عارض
سماوی لیس بیده بخلاف الطلاق فاتضح الفرق وطاحت دعوی التحکم ۱۲
قوله یعنی جمیع - اقول المعنی ان یبطل الجمیع قضیة مرتبة لا سالبة وفیه
اسناد البطلان لکل شیء لتصدق الموجبة الکلیة ولا یفید کون البطلان
فی قوة السلب کقوله تعالی کل من علیها فان فان کل احد یعلم ان
فیه اسناد الفناء الی کل مردود بخلاف قول البدائع لا یرد به من
سائر القوة فانها قضیة سالبة وقد سلب حیا ارادة عن الجمیع

فتصدق فی محصولها من البعض وهذا الظاهر ۱۲

۴۵ قوله الظاهر ان المراد بها فتاوی سراج الدین - اقول جزم بهذا الظاهر فی النهر
مثل له حیث عبارة البحر بالمعنی وابدل قوله کما فی الفتاوی سراج الدین
قارئ الهدایة وکتب بعده اھ علامة لانتهاء کلام البحر ۱۲

۴۶ قوله قال فی الذخیرة لو کان للاب - لا یجبر فی الانثی الا الفقیر حتی فلت صرح
فی الفتح ان الاب لیس له ان یحمل بناته علی کسب بل یجب علیه الانفاق ۱۲

بحر الرائق

۴۷ قوله اهل الغفلة کذا فی المجتبی - الظاهر انه اهل الملة ای اهل الاسلام ثم رایت
المحشی ذکر انه اهل القبلة ۱۲

۴۸ قوله ... اقول یظهر لی والله تعالی اعلم ان هذا فی
النائم والاول فی المنفقات فانه اذا انتزع من المستیقظ ما علیه لم یکن اخذه
خفیة فلم یکن سرقة بل اختلاسا بخلاف النائم ۱۲

۴۹ قوله وهو عجیب منه - اقول لا عجب فان هناک صورتین الاولی سبیناهم وهاجرنا
من حلتم الی دار الاسلام وهم فی ارض عامرة والثانیة ان وقع ذلک وهم فی
ارض غامرة ففی الثانیة نترکهم ثمه ضرورة غیر قاصدین اهلاکهم بالجوع والعطش
وفی الاولی نترکهم حیث کانوا ولا ننحیهم الی ارض خربة لیموتوا جوعا وعطشا کما
هو مقتضی الدرایة المحیط ۱۲

۵۰ قوله وکذا هو احق حیث یتعلق - صوابه اخف ای من الحلف حیث یتعلق بنفس
الخارج والخراج بالتمکن ۱۲
قوله وقد اطال المحقق - والحملة هنا الفاضل المحقق ۱۲

۵۱ قوله لکن اتباعها للمذهب واجب - والائمة کانوا اخشی واتقی وما واحدا صدق
حالله ورسوله صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

م ٤ قوله آخر الانبياء عند البعض — النقل عن البعض لا يوجب ان يكون الحكم عند البعض فقط وكلامه في الاشباه اشبه بالحق لا بل هو الحق حيث يقول اذا لم يعرف ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم آخر الانبياء فليس بمسلم لانه في الضروريات ١٢

م ٤ قوله وهو خطأ ويكفر بقوله — كلا بل هو الحق وليس من لا يسلم حجة على من يسلم ١٢

منحة الخالق

م ٤ قوله لم يذكر ما لو اشترطاه للقاعد — اقول اطلاقهم يشمل هذا ايضا فكيف يقال لم يذكر ١٢ وبالجملة كلام المحشي رحمه الله تعالى فالو في هذا المحل غير محرر ١٢

قوله عدم الجواز من قول المحيط — اقول وبالله التوفيق ليس المراد بالكثرة والقلة النسبة بين حصصهما من الربح بل بين الربح وراس المال فمن شرط له الربح اكثر مما يقتضيه راس ماله فهو الاكثر ربحا وان كان اقل عددا كصاحب ثلث جعل له خمسة اجزاء من اثني عشر جزءا من الربح وسبعة لصاحب الثلثين فصاحب الثلث هو الاكثر ربحا وذلك لان الاصل كون الربح على قدر راس المال فاذا زاد فتلك الزيادة هي المحتاجة الى سبب لا التفاضل بين الشريكين فعلم ان العامل ههنا هو الاكثر ربحا لان ماله العشر وقد جعل له الثلث وذلك بازاء عمله فيجوز بالاتفاق ولله الحمد على التوفيق ١٢

قوله بعشر الربح مع تبرعه في العمل — لا بل ثلث الربح على الشرط كما علمت فلا احجاف ١٢

م ١٢٩ قوله كان جائزا وان شرطا ان يكون الربح — ان كون الربح على قدر راس المال هو الاصل ولا نظر بعده الى عمل الا شيء لان مقابلة العمل بشيء انما تجب في المضاربة او الاجارة وهذه شركة لا تحتاج اليه وان جاز فيهما بالشرط ١٢

قوله تامل هذا وقد ذكر الشارح الزيلعي — اقول هذا كله مبني على ما فهم وليس الامر كذلك كما علمت ولا منافاة بين كلامي المحيط والاصل اصلا ولله الحمد ١٢

قوله في ان اشتراط العمل على الاكثر — اقول لا ذكر فيه للاشتراط اصلا فضلا عن كونه صريحا فيه ١٢

قوله ما لا جائز وهو مخالف — اقول لا خلاف كما افاده في رد المحتار من الشركة ص ٥٢٤ وذلك لان كلام الاصل في شرط العمل وكلام الزيلعي وحيث لم يشترط ١٢

قوله فهذا باطلاقه — اقول نعم يشمل الجميع بحكم فساد الشرط المذكور ولا يلزم منه جواز شرط الربح نصفين مطلقا ولو شرط العمل على الاكثر ماله ١٢

قوله يصح ذلك سواء عملا — نعم يصح اذا لم يشترط التفاوت في العمل وجعل الاقل للاكثر عملا ١٢

قوله او عمل احدهما متبرعا — اي يكون الحكم عند ذلك كذا ١٢

قوله على ما اذا شرطاه عليهما — ليس كذا بل لا شرط فيه للعمل على احد كما افاده في رد المحتار نعم يصح هذا ايضا توفيقا ان لم يشترط الاكثر للاقل بالشرط ١٢

م ٤ قوله الا ما كتبناه عن الاسعاف في السادسة — فانه لم يجوز شراء الدهن والحصير والحصى للمسجد بما وقفت عليه لبنائه لانها ليست من بنائه وقد قدم التحريمة من الخانية ان ما وقف على المسجد للدهن لا يصرف غلته الى غير الدهن ولكن الشان ههنا ما بيناه على هامش رد المحتار ص ٥٠٥ ١٢

قوله وتوافق الشرطين من الواقفين — اقول كان المراد والله تعالى اعلم ان يكونا جميعا وقفا لمصالح المسجد مطلقا من دون تخصيص وجه اصلا حتى يعم اصلاحه او غيره فاذن يكون المعنى بجميعهما ولا يلزم خلاف شرط احدهما بخلاف ما اذا عينا جهة لا تشمل اصلاحه او كان الى المسجد فكيف يخالف شرط الواقف وكيف يصرف وقف احدهما بربح الآخر مع انه يحتمل ان تنوب الآخر نائبة فيتعلل لقلة ريعه لصرف ماله الى غيره وهذا وان كان بالنظر الى المسجد سواء فليس بالنظر الى الواقف كذلك

وانما فرضه بقاؤ وقف نفسه ليجري عليه ثوابه لان يعطل وقفه لاحياء
وقف غيره هذا ابحثه ماوجدته وبهذا التوجيه بحمد الله ظهر التوفيق وزال ما ياتي
للمحشي من التامل فيه ولله الحمد ۱۲

قوله على الرملي في فتاواه - فعلم رحمه الله تعالى عدم جواز لا حضي ح
حضور الرقيب مطلقا ولو لم لشرطه الواقف ۱۲

قوله قلت وقد تقدم في المسئلة السادس - قلت وقد قدمنا ثمه ماينزيل
الحيرة ويوضح الامر بتوفيق الله تعالى فانظر ص ۳۳۳ ۱۲

بحر الرائق

قوله ثم يبيع نناء المسجد لتنجز فيه القوم - هذا قول آخر وعلى الاول عامة ا
المعتمدات كالنوازل والكبرى والخانية وفتح القدير وتهذيب الواقعات
ومحيط السرخسي والاسعاف وفتاوى الاسد بي وغيرها وهذا نقله في التاتار
خانية من الامام الخجندي وكان الفقيه رده اي لا للقول الاول وثانيا لهذا
نحذف الشارح الرموز وساقهما سوقا واحدا والمعتمد هو الاول اذ عليه
الاكثر لاسيما ولم يجزم بالآخر قائله حيث يقول ان شاء الله تعلم ۱۲

قوله فلا لانه ما بني له وان جاز فيه - اقول تامله مع ما قدم قدس سره في
الصلاة ص ۳ ان المسجد مابني الا لها اي للعبادة من صلاة واعتكاف وذكر
شرعي وتعليم علم وتعلمه وقراءة قرآن اھ ۱۲ وانظر ما قدمنا ثمه من التوفيق و
بالله التوفيق ۱۲

قوله اذا كان باجر ينبغي ان يجوز بحراج - الكان باجر فيما يجري لانه صار
من اشغال الدنيا وان كان حسبة فلا في اجتماع الصبيان من مظنة الاستخفاف ۱۲

قوله واذا راى حشيش المسجد فرفعه - صوابه رمى ۱۲

قوله ما يذكر اولا من كلام المتعاقدين - اقول ليس المراد ان لا يكون الا كلاما

مبتدأ بل الاول من ركني العقد الا ترى ان لو قيل لزيد اتبيعني عبدك هذا
بالف فقال نعم يكون قوله نعم ايجابا مع كونه جوابا لان كلام السائل كان
استيامًا فقوله نعم هو اول كلام صدر انشاء للعقد حتى لو لم يقل السائل
بعده قبلت لا ينعقد البيع والمسالة تاتي ج آخر ص ۸۵ واول ص ۸۶ ۱۲

قوله لا يكون بيعا - كانه لعدم تعين المبيع لان لحوم المواضع مختلفة ۱۲

قوله وكل يوم درهمين بعطيه - لعل صوابه وكل يومين بالتثنية كما يعرف مما ياتي ۱۲

قوله هي على المشتري - ياتي بالبسط في هذا او آخر الصفحة القابلة ۱۲

قوله فالضا حقيقة - صوابه حكما ۱۲

قوله بالتخلية وان كان منفصلة - اي في البيع اما في الهبة فلا ما لم يقطع ويسلم كما
في رد المحتار عن التاتارخانية عن الفتاوى عن محمد ۱۲

قوله من غير تكلف - سياتي انه خلاف ظاهر الرواية الصحيحة ۱۲

قوله ان القبض في العقار بالتخلية - اقول لعل معناه القبض الحقيقي لان العقار
لا ينقل فافهم ۱۲

قوله لان تسليم الفرس - فيه ايجاز مخل وصوابه ما ذكرت على هامش ص ۶۹ ۱۲

قوله وفي الولوالجية اشترى عبدا - ياتي نظير المسالة آخر الصفحة القابلة عن الخانية ۱۲

قوله ولعل الصحيح - يفيد الجزم بهذا الترجي ما ياتي آخر الصفحة القابلة عن الخانية ۱۲

قوله يجوز في الاجارة اشتراط الخيار اكثر في
الثلثة ايام بعد العقد لا في البيع ۱۲

قوله لا ينعقد فيما لذلك ترد على الكنز - والضا لعدم الثمن فترد على عبارة الهداية بو
جهين وعلى عبارة الكنز لوجه واحد ۱۲

قوله بانه يقال تام على بكذا - الاولى يقول اي الغاصب ۱۲

قوله من اشترى دراهم بدنانير لا يجوز - اقول عدم الجواز لا يخرجه عن المرابحة فاسدة وشروط الصحة لا تذكر في الحد لخروجها من الحقيقة - كما في البحر

قوله من الدراهم او من الدنانير - اقول بعبارة في المرابحة جنس واحد ١٢

منحة الخالق

قوله يستلزم مبيعا وكون مقابله ثمنا مطلقا مقيد - معنى العبارة خطاء المراد ان البيع يستلزم مبيعا ومقابله بالثمن المطلق تفيد كونه مبيعا مطلقا كما في رد المحتار والنقدان الثمان ١٢

قوله منقل وقوله او بمثله - سقط الجواب عن الثاني ١٢

بحر الرائق

قوله بما يتعين بعين ما قام عليه او بمثله او برقمه - قوله بما يتعين هكذا في النسخة بالباء وهو مفاد قول المحشي قوله بما يتعين متعلق بملكه وقد يؤيده ما يأتي للشارح في الصفحة القابلة في بيان العوض انه لابد من التقييد المعين اقول وهو خطاء ظاهر والابطلت المرابحة في جميع البيوع المطلقة لان العوض فيها يكون ثمنا لا يتعين ولا قائل به احد ويرد عليه عندي ان الباء في قوله بما يتعين من خطاء النساخ وصوابه مما يتعين اي ما ملكه حال كونه مبيعا متعينا ويؤيده قول الدرر بيع ما ملكه من العروض الخ فجعل العروض بيان ما ملكه لا انه يكون العوض متعينا فانه باطل قطعا وحينئذ لا يرد عليه الاذرع ذهب بذهب او فضة حيث صرحوا بعدم جواز المرابحة وهو مشتمل باطلاقه المصوغ المتعين لكن الجواب بان النقدين وان تعينا فقيمتها شبهة عدم التعين لانها خلقا اثمانا كما في الهداية والشبهة معتبرة في المرابحة لكن ترد عليه مسالة ذهب شرى بدراهم او قلب فضة بدينار حيث تجوز المرابحة فيهما كما في الهندية من الصرف فصل المرابحة فيه ١٢

قوله حصة من الربح - لعل صوابه حصته والضمير الى المضارب او رب المال ١٢

قوله بما يتعين ما لا يتعين كما قدمناه - اقول لكن بقي داخلا ما اذا اشترى

حلية ذهب بآنية ذهب او بالعكس فان المصوغ مما يتعين مع انه قد صرح في الهندية من التاتارخانية ان في شراء اناء ذهب بذهب او فضة بفضة - لا تجوز المرابحة اصلا ويبقى خارجا اذا اشترى ذهبا بعشرة دراهم فباعه بربح درهم فانه يجوز كما في الهندية عن الحاوي كلتا المسألتين في فصل المرابحة في الصرف لكن هذا على ما وقع في هذا النسخة - لفظة بما يتعين بالباء وصوابه عندي مما يتعين ١٢

قوله كما ذكره الشارح - ممن لا تقبل شهادة له ١٢

قوله للاعتراض عن الصرف فانه - قدمنا آنفا انه منقوض طردا وعكسا لكن المراد بالصرف ما فيه المشترى ثمن ينبغي فلا يجوز للمشترى ان يبيعه مرابحة لانه لا يتعين فلم يثبت ان المبيع في المرابحة هو المشترى بالبيع الاول كما افاده في الفتح والله تعالى اعلم ١٢

قوله كذا في البزازية - اي من قوله اذا اشترى لغيره كان ما اشتراه لنفسه الى هنا غير انه ليس فيها لفظ الصحيح ١٢

قوله هذا الغلام بكذا - اخر الفصل العاشر فيه كتاب البيوع ١٢

قوله وتعليق الوصية والوصاية جائز اه - اقول كيف تعليق الوصية مع انه تمليك ولكنه اراد الوصية بشرط ولتراجع البزازية ما يأتي ولعل مراده ان الهبة يجوز تعليقها بشرط ملائم نحو وهبتك على ان تقرضني كذا فقد جعل الهبة بشرط تعليقا ونقل بعده من البزازية الغاء اطلاق التعليق عليه فهذا هو المراد ههنا ١٢

قوله اذا كانت كفالة - صوابه حبالة ١٢

قوله ولا يلزمه بيع الاراه - اما ان باع لزمه الاداء من ههنا راجع الهندية ١٢

قوله ومنها انها لا تمليك الا استخلاف - هذا خطاء النساخ وصوابه انه اي القاضي ١٢

قوله وكيل القاضي او كاتبه او بعض — الذي في نسخ البزازية ولد القاضي اهـ والحكم لا يختلف

قوله او ارتشى ولده او بعض — اي بعلم القاضي كما مر آنفا ١٢

قوله لانه لما اخذ المال او ابنه — اي لا ينفذ قضاؤه ١٢

قوله واصلاح المهم — اقول بل هذا اذا كان مقررا عليه من جهة السلطان بناظرة فيجب عليه بحكم الاجارة فافهم وانظر ما كتبت على ط ج٣ ص١٧١ ١٢

قوله هو مستحق عليه حد الرشوة اهـ — اي عن الدين لاصلاح مهمه ١٢

قوله ولا يكتب خلف من لا يصلح وله — لا يكتب التصديق على فتوى من ليس باهل لها بل يضرب عليه بالخط ونحوه ان قدر ١٢

قوله وظاهره صحة سلطنة الكافر على المسلمين — اي ويكفي ردا عليه قوله تعالى ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا ١٢

قوله
فيه جلوس الخصوم بين يدي القاضي ١٢

قوله لم يجز لان القاضي ... الا اذا كان القاضي ماذونا بالاستخلاف كما في الذخيرة عن المحيط ١٢

قوله وفي المضمرات — نقلا عن التهذيب كما نقل عنها الرملي في حاشية جامع الفصولين ١٢

قوله بجواب القياس المروي — اي في ظاهر الرواية ١٢

قوله في مجلس القاضي — صوابه ومجلس القاضي ١٢

قوله عدالة المدعى انه عدو — ان كان اللفظ هكذا ولا سقط فيه فالضمير في المدعى راجع الى الشخص وفي انه للام في المدعى اي عدالة الذي ادعى ذلك الشخص عليه انه عدوه والحاصل عدالة المدعى عليه ١٢

قوله ترجيح قول محمد — اقول قدم الامام قاضيخان قول ابي يوسف واخر في الهداية دليله فافادا ترجيحه ١٢

قوله الا في مسئلتين وظاهر ما في الهداية — وقلت رحمك الله فكان ترجيحا لقول

ابي يوسف حيث لم يجعله للوكيل اذا اشترى بمال الموكل قلت قد علمت بان معنى الشراء بحالة الاضافة الى ماله غير ان ابا يوسف يقول بدل النقد من مال الموكل ان النية كانت له قال في العناية في شرح قول الهداية المذكور (ولان مع تصادقهما يحتمل) انه كان نوى ولا عكسه وتسبيه (وفيما قلنا) تعين بحكم النقد (حمل حاله على الصلاح) لانه اذا كان النقد من مال الموكل والشراء له كان غصبا كما في حالة التكاذب اهـ نعم ان تحكيم النقد داخل في اعتبار النية ولا يستغرب مثله في المجاز لكنه والله تعالى اعلم ١٢

قوله فمثل هذه الدعوى — اقول محله على تقدير تسليمه ان يسند ادانته الى مدة ثبت عليه الفقر من قبلها باستمرار الاحتياج ان يخرب بالفقر والحاجة بعد ما اخرج هذه الاموال من يده ١٢

قوله فخصمه المديون — صوابه الدائن ١٢

قوله وحاصله ان المدعي يدعي — صوابه المدعى عليه او المراد مدعي الرد وهو بعيد ١٢

قوله وفي القنية ليس للقاضي ان يمنع ذي اليد — ليس للقاضي منع ذي اليد عن التصرف في الضيعة وان طلبه المدعي ١٢

قوله وحضرها في المصر لصنعة المرض — اي لا يستحلف اذا قال لي بينة حاضرة في المصر مرض ١٢

قوله ولو ان بين سببا صالحا — اي ولو لم يصح له اي للمحمل ان بين الخ ١٢

قوله وان لم يحكم بصحة الصلح اهـ — هذا خلاف المختار كما في العقود الدرية قبيل كتاب المضاربة عن صحيح الفتاوى ١٢ منحة الخالق

قوله كذا في الخلاصة القنية — نقلها ج٥ ص٥ في الفتاوى رجل وهب للصغير شيئا من المأكول يباح للوالدين ان ياكلا منه كذا روي عن محمد رحمه الله تعالى اهـ وجزم به في البزازية فقال وهب للصغير من المأكول شيئا يباح بحر الرائق

للوالدين ان يا كلا اه ١٢

منحة الخالق

قوله كبيرين او صغيرين - سياتى الكلام على ما لو كان صغيرين وانه ينبغى فيه الجواز عند الكل ١٢

قوله ومطلق الكراهة للتحريم - اقول دلالة نفى الاستحباب على الكراهة عند عدم ثبوت الواسطة عقلا مسلم لكن كون مطلق لفظ الكراهة للتحريم غالبا لا يوجب ان يكون هو المراد بالكراهة المدلول عليها بنفى الاستحباب بنوع من الالتزام بل الحق ان لا يستحب لا يزيد على لا ينبغى وفيه الظاهر هو التنزيه فكذا ههنا فالوجه مع صاحب البحر وما ذكر بعده من الاستدلال بكلام الزيلعى والحديث فلا يكره صاحب البحر بل هو الذى ذكرهما وانما الكلام فى تعبير المبسوط ١٢

بحر الرائق

قوله وانه ما طلب ولم يذكر فيه خلافا - لعله تحرف من لا اى لانه ما طلب اى انما يحلف على العلم لا على البتات ١٢

قوله وعمن استشهد - لفظ التجنيس وغيره وعند من استشهد ١٢

قوله لانه يرد على صاحب الهداية - كيف يرد عليه مع انه رحمه الله تعالى قد صرح بان المراد بالاشهاد طلب المواثبة ١٢

قوله وانه مخلوق رؤية الله تعالى فى الاخرة - هذا خطأ فاحش نسأل الله العفو والعافية بل المكتوب هو الكلام القديم الذى ليس بمقدور ولا مخلوق انما المخلوق القلم والمداد والقرطاس والكاتب الكتابة دون المكتوب كما افاده سيدنا الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه فى بيان عقيدته ١٢

قوله كالواحد من العشرة - المثال باطل تعالى الله عنه ١٢

قوله ولا راى محشو القران الحشو غير ملبوس - فى العبارة سقط وغلط وصحيحها عبارة

الهداية ولا ارى بحشو القز باسا لان الثوب ملبوس والحشو غير ملبوس اه ١٢

قوله من التملك وهو افضل - صوابه التنسك كما فى نتائج الافكار ١٢

قوله قدم فصل البيع من فصل الاكل والشرب - صوابه آخر وكانه اراد ان يقول قدم تلك الفصول على فصل البيع ثم عدل واراد ان يقول آخر فصل البيع اه وقد كان كتب لفظة قدم فبقيت كما هى ونسى ان يبدلها بلفظة آخر واشكله عبرنا در من الانسان ١٢

قوله هو المذكور فى الجامع الصغير - ليس هكذا بل فيه ذكر المسجد الحرام خاصة ١٢

قوله وليس بقيد - اى بل يجوز للمستامن ايضا ١٢

قوله والنساء بالقدود والذوائب - صوابه بالقرون كما فى التبيين ١٢

قوله امراة مالة بالسوية - اى مختلفات والا فهو واضح كائن يموت عن بيع عشريات ولا عصبة ١٢

قوله وكل واحد اولى من ولده وولد ولده اولى - تنبيه فيه العبارة الواقعة فى بعض نسخ السراجية من زيادات بعض الطلبة وقد صرحت الائمة ان لا محصل لها ولا بناء ذلك على النسخ الشريفة ١٢

قوله لاب دام - صوابه ادام ١٢

قوله فى ظاهر رواية اصحابنا - هذا غلط او ههنا سقط ١٢

قوله قلنا الخالة ولدام الام - اقول لا تشتبه اذا كانت الخالة اخت الام لاب وانظر ما كتبنا فى فتاوينا ١٢

بسم الله الرحمن الرحيم

قوله في آية - اقول القرآن في الذكر لا يستلزم القرآن في الحكم ١٢

قوله وابو بكر الغزلي - ونقل المحقق على الاطلاق في فتح القدير توجيه توضيحه ١٢

قوله وتعقبه شارح - اقول بعد ذلك طالعت الحلية فرايت هذا الكلام بعينه من اوله الى آخره للعلامة الحلبي شارح المنية محمد ابن امير الحاج رحمه الله تعالى فلعل هذا الشارح المتاخر عنه من دون عزوله والعلامة البحر ان الكلام للحلية ١٢

قوله في غاية الحسن والتحقيق - اقول وهو كما قال رحمه الله تعالى والعبد الضعيف غفر الله تعالى له اول ما طالع كلام الاتقاني رحمه الله تعالى وقع في قلبه الجواب بما ذكر هذا الشارح المتاخر رحمه الله تعالى واردان نكتبه على الهامش حتى نحوى انظر فرأيته قد حقق ونقح ودقق واوضح وقد قامت الحجة على الاتقاني في كلام نفسه حيث يقول فلو رجح اليه لكان فليل الى نفسه فهو ما سد كونه مصادرة بل المصادرة الا تعليل الشيء بنفسه وما كان فساده الا لذلك فتعليله بكونه مصادرة تعليل الشيء بنفسه ما فهم ١٢

~~قوله وما رواه ابن ماجة عن ابن عمر - المقري والمنع بالكسر من نجمته كما في مجمع البحار ١٢~~

قوله عند مقداة له فقال عمر يا صاحب المقداة - المقرى والمنع بالكسر من نجته كما في مجمع البحار ١٢

قوله وما رواه ابن ماجة عن ابن عمر - اقول لم اره لابن ماجة ولا

يبعد ان يكون في الكتاب ههنا سقط فان ابن ماجة روى حديث سهايا حملت في بطونها وفيها ما غير طهور عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه والحديث المذكور في الكتاب عن ابن عمر خرجه غيره فسقط قلم ناسخ هذه النسخة ذكر حديث ابن ماجة وراويه وذكر محمد حديث ابن عمر والله تعالى اعلم او يكون هذا الامر على العلامة الشارح رحمه الله تعالى فعزاه لابن ماجة وانما لقصة اخرى ثم تخلط المرفوع تبعا زبان فلعله من هذا من في الاشتباه ويؤيده انه فيما سياتي لم يتكلم الا الثلثة المذكورة وبالجملة فلا من والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

قوله ويجب ان يسأله وليسأله - ولا يجوز له ان يتيمم قبل السوال ١٢

قوله قبل ان يتيمم فسأله من يسأله عنده - فهذا اي نفس مامر من الحرج ١٢

قوله الا الغسل لانه مامور - سياتي الكلام فيه ص ١٦٩ ١٢

قوله من اجابة النبي - فانه رضي الله تعالى عنه كان به سترالاذان والاقامة بنفسه كما في الشامية ١٢

قوله من الزيدية ببعض البلاد - فرقة من الشيعة الشنيعة وهم يغلون في جميع بلادنا ويزيدون كلمات آخر تليق ذكرها خذلهم الله تعالى ١٢

قوله الا ان يقال ان مراده ان القبل - اقول هذا امر متعين في المراد ولا نعيم فيه بالتقدم اصلا ولا يتوقف عليه الجواب كما لا يخفى ١٢

قوله وهكذا في المحيط والبدائع - الاشارة الى حكم الاستحسان اذ هو المذكور في محيط الرضوي لكن في البدائع كما نقل لفظيهما في الحلية لا النحو الى محمد ١٢

قوله وفي النقاية يمن يجم الائمة — فيلة في النهاية او في القنية فعلهما نقل في الحلية والله تعالى اعلم ١٢

قوله وامامة عتبان — وكان رضي الله تعالى عنه بصيرا ١٢

قوله في الصحيحين — من حديث محمود بن الربيع الانصاري ١٢

قوله في صحيح ابن حبان واما الكراهة — اقول بل هو عند احمد وابي داود وعن انس رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ولكن التعليم ليس يحصل كثيرا وانه تلاوة حقيقة — اقول الفتح كلام والكلام يفسد قليلا كان او كثيرا ولذا افسد بالفتح على غير امامه ولو صح هذا الكلام لزم عدم الفساد فيه ايضا بانه فيه من غير فرق فالحق ان اسقاط الفساد في الفتح على الامام انما هو معلل بالحاجة والنص ١٢ ثم رايت بعد اسطر ما سترى من قوله لانه لما اعتبر كلاما حصل لغيره فالعاقل يعدّا عين ما ذكرته ولله الحمد وقد ذكرنا طرفا من الكلام في هذا المرام على هامش الحلية والهندية ١٢

قوله فسدت عند هما — اي عند الطرفين خلافا للثاني رحمهم الله تعالى ١٢

قوله سجا ان يقبل لا تفسد وعن الكرخي — اقول لا يبعد حمله على ما اذا لم يستيقظ نائما فانه لفسد حتى لقام في هذا القيل ودون حاجة فيسدت صلاته بمعنى اراد القيام كما في قوله تعالى اذا قمتم الى الصلاة وفي رواية الكرخي على حقيقة وانما احتيج الى ذكره بخصوصه لانه كان لمستوهم ان يتوهم عدم جوازه مطلقا كما هو ظاهر لفظ البدائع حيث قال لا يسبح للامام اذا قام الى الاخريين ولم يفصل ووجه التوهم ان المقتدي لا يطلع على قيام الامام بفوره بل يتاخر ولو قليلا كما هو معلوم مشاهد فمنه ذلك يسبح فلا ينبه الامام لفوره ما بدا بحرف التسبيح بل يتاخر ولو لحظة والقيام من السجود لا يقتضي مكثا بل

تحقق في ادنى لمحات فربما لا ينبه الامام تسبيح الا بعد ما فات وقت السجود لا سيما وهو لا يذكر بمجرد التنبه بل كثيرا ما يحتاج الى شيء من التامل فالنيا والا ظهر على قول من يقول بعدم جواز العود اذا قرب الى القيام كما هو مختار صاحب بدائع وغيره من جلة المشائخ رحمهم الله تعالى فبالنظر الى هذه عسى ان يتوهم كونه عبثا مطلقا فيحكم بعد والصلاة على الاطلاق فلذا امست الحاجة الى التصريح بعدم الافساد وانما الكلام في التسبيح بما غير القيام الى غير الاستقلال اليه فافهم والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

قوله عن الكرخي — اقول والدليل معه كما لا يخفى ١٢

قوله عند هما انتهى — اي عند الطرفين كما هو معروف من مذهبهما تغير الذكر بتغير النية خلافا لابي يوسف فان ما كان بصيغة ذكر لا يحتمل النية ميه عنده ١٢

قوله   يكره ان يصلي مشدود الوسط فلت مراجعة الهندية فقد صرح فيها بالندب الى شد المنطقة فافهم وقد جاء في الحديث النهي عن الصلاة بلا حزام ١٢

قوله وان صلى في ازار واحد يجوز — الظاهر من هذا القول كراهة التنزيه فافهم ١٢

قوله ليس بمستبرد — قلت والفقه بعد الركوع الشديد في عدم المسترد يبقى فانه يتكشف لغرض امسه ويغيظ تحت الميزاب ١٢

قوله ولا يطول القراءة — بل يخفف اشد ما يكون من التخفيف فانه لا فائدة ١٢

قوله افضل من الصلاة — ولكن صرح على القاري وغيره انما يلحقه بامل السجود في الشرف اقول وهو اكثر رجاء من سعة فضل الرحمن وكرمه وجود حبيبه عليه الصلاة والسلام ١٢

[illegible]

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار مصنفہ علامہ طحاویؒ فقہ حنفیہ میں ایک بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ معانی الآثار کے مصنف علامہ ابو جعفر احمد بن سلامہ (بن سلمہ) ابن عبد المالک الازدی المصری الحنفی ہیں۔ آپ کو ازد اور طحا سے نسبت ہے جو یمن کا مشہور قبیلہ تھا۔ آپ تیسری صدی کے مشاہیر فقہائے احناف سے ہیں۔ سنہ ۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔ اسی گرانمایہ کتاب کی شرح نویں صدی ہجری کے علامہ فہام فقیہہ بے عدیل بدر الدین عینیؒ نے تحریر فرمائی۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح عینی پر ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

شارح کا تعارف :۔ آپ کا نام نامی محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یونس بن محمود عینی ہے۔ لیکن آپ عینی کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کے والد حلب کے قریب شہر عین تاب کے قاضی تھے۔ اس لیے آپ عینی کے لقب سے مشہور و معروف ہے۔ ویسے آپ کا لقب بدر الدین تھا۔ جب کہیں مصنفین فقہائے حنفیہ میں بدر الدین عینی کا نام استعمال ہوتا ہے تو اس سے آپ ہی کی ذات مراد ہوتی ہے۔ آپ کو قاضی القضاۃ کا خطاب دیا گیا تھا۔ آپ ایک بے عدیل فقیہہ اور بے مثیل علامہ تھے۔ سنہ ۷۶۲ھ میں مصر میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم عراق میں کی اور فراغت علم کے بعد سنہ ۷۸۸ھ میں مصر تشریف لائے اور قضاء مذہبِ حنفیہ آپ کے سپرد ہوئی۔

آپ سے بہت سی عظیم اور گرانمایہ کتب و شروح منسوب ہیں جن کے آپ مصنف ہیں آپ کی تصانیف میں عمدۃ القاری شرح بخاری المعروف بہ "عینی" بنایہ شرح ہدایہ شرح معانی الآثار و شرح درر البحار، تاریخ کبیر اور طبقات الحنفیہ بہت مشہور ہیں۔ یوں آپ کی تصانیف و شروح کی تعداد ۲۰ سے زیادہ ہے اور ان میں سے ہر ایک تصنیف اور شرح بہت ہی بلند پایہ ہے فوائد البہیہ آپ کے ذکر سے خالی ہے۔ آپ کی طبقات الحنفیہ، طبقات ابن نجیم کے مقابلے میں علمائے احناف کا ایک مستند تذکرہ ہے۔ سنہ ۸۵۵ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱ قولہ اما ما فقیہا من الحنفیین ولد سنۃ تسع و عشرین و مائتین قلت فقد ادرک زمان الائمۃ الستۃ کان ابن سبع و عشرین سنۃ حین توفی الامام البخاری و فاتہ سنۃ ۲۵۶ و کان البخاری اکبر منہ بخمس و ثلثین سنۃ و کان ابن ثلثین سنۃ عند وفات مسلم اکبر منہ بسبع و عشرین سنۃ و فات مسلم سنۃ مائتین و احدی و ستین و کان ابن ست و اربعین سنۃ حین توفی ابو داؤد و فاتہ سنۃ مائتین و خمس و سبعین سنۃ و کان ابو داود اکبر منہ بسبع و عشرین و سنۃ کان ابن خمسین سنۃ عند وفاۃ الترمذی توفی سنۃ مائتین و تسع و سبعین و کان الترمذی اکبر منہ بعشرین سنۃ و کان ابن اربع و سبعین سنۃ حین توفی النسائی و فاتہ سنۃ ثلث و ثلثمائۃ و کان النسائی اکبر منہ باربع عشرۃ سنۃ و کان ابن اربع و اربعین سنۃ حین توفی ابن ماجۃ و فاتہ سنۃ مائتین و ثلث و سبعین و کان ابن ماجۃ اکبر منہ بعشرین سنۃ بل فقد ادرک زمان احمد و کان ابن اثنتی عشر عاما حین توفی احمد و فاتہ سنۃ احدی و اربعین و مائتین کان احمد اکبر منہ بخمس و خمسین سنۃ و کان ابن ست و عشرین سنۃ حین توفی الدارمی و کان الدارمی اکبر منہ بثمان و اربعین سنۃ و کان ابن اربع سنین عند وفاۃ یحیی بن معین توفی سنۃ ثلث و ثلثین و مائتین و کان ابن خمس سنۃ حین توفی علی بن المدینی سنہ ۲۳۴ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ۱۲

— و کان مسلم

قولہ البغدادی العراق ۱۲

قولہ لغندر اقول لیس ہو غندرا محمد بن جعفر صاحب شعبۃ من رجال الستۃ لانہ من الطبقۃ التاسعۃ من اتباع التابعین قدیم الوفاۃ مات سنہ ۱۹۳ کما فی المیزان فانی یلاقیہ الطحاوی فان کان محمد بن جعفر غیرہ المتاخر منہ مشہور الغندر و الا فوہم و اللہ تعالیٰ اعلم۔

ثم ظهر لي بحمد الله تعالى صدقه وان في المحدثين سبعة انفس كلهم يسمى محمد بن جعفر وملقب بغندر، احدهم هذا التلميذ والطحاوي والمتوفي سنة ٣٧٠ ذكرهم جميعا الحافظ الذهبي في تذكرة الحفاظ في الطبقة الثانية عشر في ترجمة هذا الحافظ المذكور وهذا ثاني اولئك السبعة ١٢

قوله حدثنا محمد بن خزيمة ثقة قاله في الميزان ١٢

قوله حدثنا ابرهيم بن ابي داود ١٢

قوله بكار بن قتيبة كان حنفيا ومدح جليل في وفيات الاعيان ١٢

قوله بكار بن قتيبة قاضي مصر ومحدثها مات سنة ٢٧٠ سبعين ومائتين قاله في تذكرة الحفاظ ج ٢ ص ١٥١ تحت ذكر داود الظاهري وهو ثقة صحح له الامام الطحاوي في باب سؤر البر ص ١١ ١٢

قوله حدثنا ابراهيم بن مرزوق هو ابراهيم بن مرزوق بن دينار الاموي البصري نزيل مصر قد اكثر منه الامام في هذا الكتاب ثقة عمي قبل موته فكان يخطئ ولا يرجع على ما في التقريب روى عنه النسائي على ما فيه ايضا دون قال المزي لم اقف على روايته عنه ١٢

قوله ابن خالد ابو الوليد بن الوليد ١٢

قوله وعبد الملك هو ابن جريج ١٢

قوله حدثنا اسمعيل بن يحيى خال الطحاوي ١٢

قوله ثنا محمد بن ادريس هو الامام الشافعي ١٢

قوله حدثنا اسمعيل المزني

قوله ثنا محمد الشافعي ١٢

قوله وذلك بعد اي متاخر عنه بكثير ١٢

قوله ما يصير الظل لا حين ما يصير قامتين ١٢

قوله ولا تضاد حاصل ما اثبت الطحاوي ههنا ان اول وقت العصر حين يصير ظل

كل شيء مثليه واخر وقته المستحب حين يصير مثليه واخر وقته مطلقا حين تصفر الشمس الى ومنه الى الغروب وقت مهمل ١٢

قوله يخرج بدخوله اي بدخول وقت الاصفرار ١٢

قوله من حجة الآخرين وهم ائمتنا الثلثة ١٢

قوله من حجة الآخرين القائلين ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس ١٢

قوله في ذلك الوقت فدل على ان وقت العصر باق بعد

قوله في الحديث وهو صلاة عصر اليوم ١٢

قوله واما وجه النظر تائيد لما اختاره اولا ان آخر وقت العصر حين الاصفرار ١٢

قوله ووقت العصر هو ما قبل اصفرار الشمس ١٢

قوله فكان كل وقت الفجر مطلقا للركعتين وفي العصر بعد ما صلى الفريضة ١٢

قوله ان غروب الشمس اي حين تصفر ١٢

قوله وان نهي رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جواب عما احتج به الآخرون على مدا فغيبه ما بداء التطبيق بين حديث الادراك واحاديث النهي ١٢

قوله ناسخ له اي لان النسخ مقدم على التطبيق عندنا لان فيه اعمال كل من الحملين بتمامه في وقته ١٢

قوله فهذا وهو النظر فقد اختار ان آخر وقت العصر الى والتغير لذا قال ببطلان العصر بدخول هذا الوقت الناقص كما في رد المحتار ١٢

قوله وهو قول ابي حنيفة رحمه الله اي ما تقدم من ان آخر وقت العصر الى غروب الشمس فكان الاولى ابدال هو بذلك ليفيد بعد المشار اليه وليس مقابلته بهذا لكن لا حرج بعد وضوح المراد فقد قدم ان ممن قال بذلك اي بان آخر وقت العصر هو غروبها ابو حنيفة واصحابه اما هذا الذي اختاره الطحاوي فمعلوم ان احدا من ائمتنا

اشتغلنا لم نقل به بل هم انما رواية الحسن بن زياد ان من وقت التغير الى المغيب وقت مهمل
كما حكاه عنه الامام شمس الائمة السرخسي كما في الحلية وغيرها والرواية النادرة ما تسمى قولا انما
القول ما تقدم والله سبحانه وتعالى اعلم ۱۲

ص ۹۲
قوله حين اظلم اقول هذا ايضا من الدليل على قول الامام الاعظم ان الشفق هو البياض فان
المراد بظلمة الليل لا يكون الظلمة المشرقية حيث هي بدو المغرب لا نسبة فليكن الظلمة
المغربية واسوداد الافق بجوانبها وذلك هو غيوب البياض ۱۲

ص ۹۳
قوله حين يغيب الافق اقول هذا ايضا دليل على قول الامام فان المراد قطعا الافق الغربي
وغيوبه بالظلمة لا بالبياض كما لا يخفى ۱۲

قوله وان آخر وقتها المستحب ۱۲

ص ۹۵
قوله حدثنا اسمعيل هو خاله المزني ۱۲

قوله قال ثنا محمد بن ادريس هو الامام الشافعي ۱۲

ص ۹۶
قوله كل اصحاب نافع اقول لكن تابعه عبيد الله بن عمر عند مسلم اذ قال حدثنا محمد بن مثنى قال
نا يحيى عن عبيد الله قال اخبرني نافع ان ابن عمر كان اذا جد به السير جمع بين المغرب و
العشاء بعد ان يغيب الشفق ويقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جد به
السير جمع بين المغرب والعشاء والترمذي اذ قال حدثنا هناد نا عبدة عن عبيد الله بن
عمر عن نافع عن ابن عمر انه استغيث على بعض اهله فجد به السير واخر المغرب حتى غاب الشفق
ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جد به
السير قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح فالوجه هو الجواب بان جمهور رواة الثقة
عن ابن عمر سالم وعبد الله بن واقد ونافع جمهور من روى عنه كفضيل بن غزوان عند
ابي داود وابن جابر عنده وعند النسائي والطحاوي وعبد الله بن العلاء عند ابي داود
تعليقات والعطاف بن خالد عند النسائي والطحاوي وعيسى بن ابان في الحجج و

واسامة بن زيد عند الطحاوي كلهم ذكروا ما هو نص مفسر لا يقبل التاويل ان النزول
وصلاة المغرب كانا قبل غيوب الشفق فقول ايوب والقواريري وحسب ابي داود اليه رفعا
للتضاد لان الثقة واصدق ومن القواعد المسلمة عقلا ونقلا رد المحتمل الى المعين
لا عكسه وقد ذكرنا كل تلك الروايات في رسالتنا في هذا الباب ۱۲

اقول وتابعه ايضا موسى بن عقبة فعند عبد الرزاق عن معمر عن ايوب وموسى بن عقبة عن
نافع وفيه فاخر المغرب بعد ذهاب الشفق حتى ذهب هوى من الليل كما في الزرقاني على
الموطا — واقوى الكل ما للبخاري في الجهاد باب السرعة حدثنا سعيد بن ابي مريم اخبرنا
محمد بن جعفر قال اخبرني زيد هو ابن اسلم عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضي الله
تعالى عنهما بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت ابي عبيد شدة وجع فاسرع السير حتى اذا
كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة يجمع بينهما وقال اني رأيت
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد به السير اخر المغرب وجمع بينهما ۱۲

قوله ما حديث عبد الله اقول هذا تفقه منه رحمه الله تعالى في الجواب فان الذي اجاب به
عن حديث ايوب جار في حديث عبيد الله ايضا لان القدر المرفوع منه ايضا مجمل عن بيان
الكيفية بان حديث ولا يفرق عبيد الله بتفقه تمسك ابن عمر بفعله صلى الله تعالى عليه وسلم
على ما فعله هو من الصلاة بعد غيوب الشفق فكان المرفوع فيه بنفسه من هذا الوجه فان هذا
ماش على الحديث ايوب ايضا فانه اخبر انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع وزاد زيد
ثم جمع هكذا فدل على ان هذا هو المراد في المرفوع ولو كان رآه صلى الله تعالى عليه وسلم
في آخر الوقت كيف كان يسوغ له ان يؤخرها عن الوقت متمسكا بذلك وتمام الكلام في رسالتي
حاجز البحرين الواقي عن جمع بين الصلاتين ۱۲

قوله قال ثنا الحماني هو يحيى بن عبد الحميد من اعيان الحفاظ صاحب المسند لكنه ليس بمتقن
قد اكثر عنه فيه في هذا الكتاب وسماه في احاديث ۲ج ص۳۰ موضعين ص۱۵۰ ۱۲

ص ٩٠ قوله حدثنا ربيع المؤذن هو ابن سليمان المرادي ابو محمد المصري صاحب الشافعي ثقة
من الحادية عشرة ١٢

قوله قال حدثنا بشر بن بكر هو التنيسي البجلي روى عن الاوزاعي وحريز بن عثمان وعبد الرحمن بن
يزيد بن جابر وسعيد بن عبد العزيز وجماعة وعنه الحميدي والشافعي ودحيم والربيع المرادي وآخرون
وثقه ابو زرعة وغيره كل ذلك في التقريب وقال في الميزان عند ذكره للتمييز اما بشر بن بكر
التنيسي فصدوق ثقة لا طعن فيه اهـ وهو من رجال صحيح البخاري ١٢

قوله قال حدثني ابن جابر هو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثقة من رجال الستة ١٢

ص ١١٢ قوله قال كنا مع ابي هريرة وفي كنز العمال ج ٤ ص ١٩٠ رمز ض للضياء في صحيح المختارة
عن ابي عون قال كان علي رضي الله تعالى عنه يؤخر العصر حتى ترتفع الشمس عن الحيطان اهـ ١٢

ص ١٢١ قوله عن يعقوب ابي يوسف ١٢

قوله عن النعمان الامام الاعظم ١٢

قوله عن جابر بن عبد الله قلت في مصنف ابن ابي شيبة حدثنا مالك بن اسمعيل عن حسن
بن صالح عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال كل من كان له امام
فقراءته له قراءة وهذا سند صحيح وكذا رواه ابو نعيم عن الحسن بن صالح عن ابي الزبير ولم
يذكر الجعفي كذا في اطراف المزي كذا في الجوهر النقي وتمامه فيه ص [illegible] ١٢

قوله عن جابر الجعفي ١٢

قوله وليث كلاهما ١٢

قوله قال حدثنا يحيى بن سلام ضعفه الدارقطني وقال ابن
[حبان] يخطئ قال في التقريب صدوق يخطئ ورمي بالرفض اهـ واذا كان صدوقا فلم يكن يتعمد
الرفع بعد ما سمع ما سمع وانما الامر عندنا والله تعالى اعلم ان ما هو لا سمع الحديث مرفوعا
وموقوفا فكان يرويه على الوجهين وكان اسمعيل سمعه منه مرفوعا والآن حين

سمع الوقف قال له ارفعه فقال له الامام خذو برجبته تاديبا له على اسناد راكبه على
الشيخ وما كان ذلك ليمنعه من رواية سمعه من الرفع ١٢ منه

قوله قال فقلت لمالك ارفعه قلت ذكر البيهقي في خلافياته انه روى عن اسمعيل بن
موسى السدي ايضا واسمعيل صدوق وقال النسائي ليس به باس
وقال ابن عدي احتمله الناس ورووا عنه وانما انكروا عليه الغلو في التشيع ١٢ الجوهر النقي
ص ١٥٤ [illegible]

ص ١٢٩ قوله عن زيد بن ثابت ورواه مسلم في باب سجود التلاوة ١٢

ص ١٣٣ قوله فاوجبوا اي اثبتوا ١٢

ص ١٣٩ قوله في حال حرب هذا ما استقر عليه امره ههنا وقد تظافرت النقول عنه كتب المذهب
كالغنية والملتقط والسراج الوهاج والاشباه وفتح المعين ورد المحتار وغيرها انه قال
انما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا باس
به الخ فعلم انه في كتاب آخر له رحمه الله تعالى والذي قاله ههنا انما خط فيه كلامه على نفي الو
جوب حيث قال لنفي ان يكون يجب لمعنى سوى ذلك والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٦١ قوله وجب له اي ثبت ١٢

قوله في اشباه فعلم ان الداخل من غير المدخل غير داخل ١٢

قوله من النكاح الصحيح فعلم ان الخارج من غير المخرج به الامور قد يصير خارجا ١٢

قوله فكان قد ثبتت الاسباب صوابه ثبتت يريد ان اسباب الدخول واسباب
الخروج كلها قد ثبتت شرعا دخولا وخروجا مع خلافها دفع ذلك من خالف في
الخروج قد يخرج بخلاف من خالف في الدخول حيث لا يدخل اصلا ١٢

ص ١٧٣ قوله يشفع آخر يريد ان الترويح لا يكون على ركعتين قط بل على شفعين وذلك
لا يصح في احدى عشرة ركعة الا يجعل الوتر ثلثا اذ لو جعل واحدا لبقي الشفع الاخير

بعد ترویحتین وحین ولو صلی خمسا فذلک ترویحة وشفع واحد لکن یبقی تجویز ان یکون الانتهاء لسبع والترویح واحد ۱۲

ص ۱۸۷ قولہ عن خالد بن ایمن المعافری تابعی ارسل حدیثا فذکرہ ابن عبد البر فی الصحابة ثم انکر علی بن ابی حاتم ایرادہ ولا انکار علیہ فانہ بین امرہ انہ اصابہ من القسم الرابع وذکر ہذا الحدیث بعینہ ولان البخاری رواہ ای فی تاریخہ من ہذا الطریق طریق عمرو بن شعیب وقال وقال ابو عمر لا یعرف فی الصحابة ولم یذکرہ غیرہ ای ابن ابی حاتم وانما یعرف ہذا من عمرو بن شعیب عن سلیمن بن یسار عن ابن عمر کذا قال وقد ذکرہ البخاری کما تری اھ ۱۲

ص ۲۵۸ قولہ لا صفة الفرض اقول جوابہ واضح فان منشاہ لیس نفس وجوب الفریضة بل وجوب القیام فیہا دون النافلة وسجدة التلاوة لا یجب فیہا القیام ۱۲

ص ۲۱۵ قولہ قال جلس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ظاہرہ خطبتہ جالسا ففیہ دلیل لاصحابنا ان القیام لیس فی الخطبة فریضة ولا شرط لصحتہ ۱۲

ص ۲۸۴ قولہ فلم یکن ذلک ای ترک الصلاة علی الجنائز فی المسجد ۱۲

قولہ عندہا الکراہة عند ام المؤمنین ۱۲

قولہ حدثت فانہا لم تسلم بالکراہة الحادثة ۱۲

کتاب الزکوة ص ۳۰۱ قولہ وقد حدثنی ہذا شروع فی بیان الروایة الاخری ۱۲

قولہ مثل قول ابی یوسف المذکور اولا انہ یحرم علیہم کل صدقة مطلقا ۱۲

قولہ فبہذا ناخذ فبہذا القول الاخیر ناخذ اقول ہذا معنی کلام الطحاوی والذی لا یحتمل غیرہ کیف وانہ قد اورد اولا ما یوہم حل الصدقات لبنی ہاشم ثم ردہ کلا مرد لہ ثم قال تواترت الاحادیث بالتحریم فسردہا ثم قال لا نعلم شیئا نسخہا ولا عارضہا ثم شبہ ارکان الطلاق التحریم من جہة النظر وقال انہ مذہب الائمة الثلثة ثم ذکر لا خلاف عن ابی حنیفة فافاد ان لا خلاف من الصاحبین فی التحریم ثم ذکر روایة

الجوانبہ بلفظ التثبیت ثم ذکر سنت عن ابی حنیفة مثل قول ابی یوسف فہل ذکر قولا لابی یوسف الا التحریم فوجب ان یکون ہذا ذکر الروایة الاخری وفیہا قال فبہذا ناخذ فوجب ان یکون ہو المراد بالترجیح ثم اخ وکر ہای کرہہا لمو الیہم فہل کان یجزہا لہم ویکرہہا لموالیہم ثم ذکر انہ یختار جواز العمالة وان ابا یوسف لا یجزہا فیا سبحن اللہ ان کان المراد لقول ابی یوسف الماخوذ ہو جواز الصدقات فہل کان ابو یوسف یحلہا لہم ویحرم العمالة فتحقق عندی ان الامام الطحاوی انما اخذ بروایة التحریم وانہ لا رکون لہ الی الجواز اصلا حتی کرہہا لموالیہم وانا فی عجب عاجب من العلماء حیث نسبوا الیہ الاخذ بالجواز وکانہ زاغ بعض الا بصار اولا ثم تتابع الناس یعتمدون علیہ فی النقل من دون مراجعة او تدبر واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ۳۲۵ قولہ حتی نسخ اللہ عز وجل کون الحکم ہو ذلک من قبیل ثم نسخ بنزول من الفجر فی غایة الخفاء بل الظاہر ان الحکم ہو ہذا من الاول وانما خفی معناہ علی بعض من لم یخالط النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فبینہ اللہ تعالی بانزال من الفجر افادہ الامام القاضی عیاض ونقلہ النووی فی صیام صحیح مسلم ص ۳۴۹ وہو الظاہر واللہ تعالی اعلم - واما حدیث حذیفة فانما معناہ عندی علی وجہین احدہما بالغ فی قرب الفجر فعبر بہ کذا وہی مبادرة شائعة ومنہا قولہ تعالی فبلغن اجلہن والثانی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آخر السحور الی قبیل الفجر بحیث ظن حذیفة رضی اللہ تعالی عنہ طلوعہ وما کان طلع وقد اکثرنا من نظائرہ ہذین الوجہین فی رسالتنا حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین ۱۲

جلد دوم کتاب الحدود ص ۸۷ قولہ فان قلت ای عیرت بالزنا ولم تقل تزوج ۱۲

قولہ الواطی صفة المتزوج ۱۲

قولہ علی ذلک النکاح ۱۲

کتاب السیر ص ۱۵۶ قولہ منہزما حال من اتاہ فی مررت وکان الاحسن فی العبارة ان یقدمہا الی قرب

النار فیقول مررت منتزہا علی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکان الاحسن منہ ان یقول وانا متنزہ ہذا اذا کان لفظ الصحابی ہکذا ومع ذلک کان الاحسن بالرواۃ ان یبدلوہ باحد ہذین ولکن المسلمین بحمد اللہ لا یلتبس علیہم شی من ذلک فلذا تساہلوا فیہ

ثم رأیت لفظہ فی صحیح مسلم ولی صحابۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وارجع منتزہا ومررت علی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہو علی نخلۃ الشنہاء الحدیث فہذا النفیس لطیف ۱۲

ص ۱۶۴ کتاب الرعبود الغی

قولہ لمعاویۃ بن صالح الراوی عن علی بن ابی طلحۃ عن ابن عباس ۱۲

ص ۲۱۳ کتاب البیوع

قولہ الی الذی مدح الانصار ہو سوید بن الصامت علی ما فی الصحاح من العری ۱۲

قولہ لیست بسنہا صوابہ کما فی الصحاح وعنہا فی تاج العروس ص۱ ولیست بسنہاء ولا رجبیۃ ہ ولکن عرایا فی السنین الجوائح اھ قال فی القاموس الترجیب ان یبنی تحت النخلۃ دکان تعتمد علیہ والرجبۃ بالضم اسم ذلک الدکان وہی نخلۃ رجبیۃ کعمریۃ وتشدد جیمہ بنسب نادر اھ واستشہد بہ فی تاج العروس بہذا البیت وقال الصیف نخلۃ بالجودۃ وانہا لیس فیہا سنہاء التی اصابتہا السنۃ وقیل ہی التی تحمل سنۃ وتترک اخری اھ وقال قبلہ ترجیبہا ان یجعل حول النخلۃ شوک لئلا یرقی فیہا راق فیجنی تمرہا اھ یریدان نخل الانصار لا ہی سنہاء اصابتہا سنۃ ولا رجبیۃ ممنوعۃ عن المجتنین بل ہی عطایا فی السنین المہلکۃ ۱۲

ص ۲۸۱ کتاب القضاء والشہادات

قولہ لیس بالذی یثبت قال ابو حاتم لیس بالمتقن وقال ابو عمر لیس بالقوی کذا فی المیزان ۱۲

ص ۲۸۲

قولہ وقد یجوز ان یکون اریدبہ وحاصلہ انہا واقعۃ حال لا عموم لہا ۱۲

قولہ ان عمر صوابہ عمہ ۱۲

قولہ ممن جاء صوابہ عمن بالفاء ۱۲

قولہ لیقیل الاخفاء صوابہ لیقول بزیادۃ لام الجر ۱۲

ص ۲۸۳

قولہ عن عبد الحمید عن عبد الملک ہذا زائد بین الطرفین وانما عندہ مسلم فی کتاب الایمان ح

عن ابی عوانۃ عن عبد الملک ۱۲

قولہ عن علقمۃ بن وائل بن حجر ۱۲

قولہ عن ابیہ وائل بن حجر ۱۲

ص ۲۸۷

قولہ رواہ یبتب النبت مضی اللطعنۃ فی صبہم المطعون وللراد الدخول ۱۲

ص ۲۹۳

قولہ کان ہذا اسم کان ۱۲

قولہ لاحد الرجلین ای اشارت بلفظۃ ہذا الی احدہما ۱۲

قولہ یاتیہا خبر کان ۱۲

قولہ ان ہذا اسم ان ۱۲

ص ۳۲۴ کتاب الاشربۃ

قولہ حدثنا مفضل ہو ابن سلیمن بن یحیی ثقۃ ۱۲

قولہ قال ثنا ابو نعیم ہو الفضل بن دکین کما اخرج الحدیث عنہ ابو بکر بن ابی خیثمۃ فی تاریخہ فقال حدثنا ابو نعیم الفضل بن دکین الخ ثقۃ ثبت من رجال الستۃ ومن کبار شیوخ خ ۱۲

قولہ قال ثنا مسعر بن کدام ثقۃ ثبت فاضل من رجال الستۃ ۱۲

قولہ عن عبد اللہ بن شداد ہو محمد بن عبید اللہ بالتصغیر ثقۃ من رجال الستۃ الا ابن ماجہ ۱۲

قولہ عن ابی عون الثقفی ثقۃ فقیہ جلیل من رجال الستۃ ۱۲

ص ۳۲۶

قولہ قال حدثنا زہیر بن معاویۃ زہیر انما سمع من ابی اسحق بعد الاختلاط کما فی المیزان وتقریب ۱۲

قولہ حدثنا روح بن الفرج ہو القطان ابو الزنباع کان من ثقات قالہ فی تہذیب التہذیب ۱۲

قولہ قال ثنا عمرو بن خالد ہو الحرانی الی حدثنا ہبیرۃ ۱۲

قولہ فی بطونہا صوابہ بطوننا ۱۲

قولہ عن سعید بن ذی لعوۃ فی سعید ضعیف وجہالۃ کما فی لسان المیزان ۱۲

قولہ حدثنا مفضل رواہ الدارقطنی فی سننہ وہو ضعیف بسعید ۱۲

قوله عن ابن علقمة انظر فان الظاهر ان صوابه عن ابن عمر عن ابيه ١٢

ص ٣٢٧ قوله عن الشيباني ابي اسحٰق ١٢

ص ٣٢٨ قوله حدثنا ابوبكرة بكار بن قتيبة البكراوي ثقة ١٢

قوله قال حدثنا ابواحمد الزبيري محمد بن عبد الله بن الزبير بن عمرو ان هو الثوري الامام ١٢

قوله قال حدثنا ابواحمد الزبيري ثقة ثبت من رجال الستة الا انه قد يخطئ في حديث الثوري ١٢

قوله عن علي بن بذيمة ثقة رمي بالتشيع من رجال الاربعة ١٢

قوله عن قيس بن حبتر ثقة من رجال ابي داود ١٢

قوله حدثنا محمد بن خزيمة ثقة نص عليه في الميزان ١٢

قوله قال ثنا عثمان بن الهيثم ثقة تغير فصار يتلقن من رجال البخاري والنسائي من كبار العاشر ١٢

قوله قال حدثنا عوف بن ابي جميلة ثقة من رجال الستة رمي بالقدر والتشيع ١٢

قوله قال ثني ابوالقموص ثقة من الرابعة من رجال ابي داود ١٢ قلت نص المحقق على الاطلاق في باب الشهيد في الفتح ان الاخذ ممن تغير اذا لم يعلم اخذه بعد التغير وكان في الامر ابهام لم ينزل حديثه عن درجة الحسن ١٢

ص ٣٧٣ كتاب الكراهية — قوله ونور صوابه ثور بالمثلثة ١٢

قوله واليسر صوابه النسر بالنون ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود ~~اسمه ابراهيم~~ ١٢ قوله يا لي صوابه بالتاء ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود ~~اقول الحمد لله وقد رواه~~ قوله وان لا تجلد صوابه والا تجلد ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود اسمه ابراهيم ١٢

قوله حدثنا ابن ابي داود اقول الحمد لله وقد رواه الامام احمد في مسنده في مسند عبد الله بن عمرو رضي الله تعالى عنهما ج ٢ ص ٢٠١ فقال حدثنا محمد بن ابي بكر المقدمي

ثنا ابومعشر البراء ثني صدقة بن طيسلة ثني معن بن ثعلبة المازني والحي بعد ثني الاعشى المازني قال اتيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فانشدته يا مالك الناس وديان العرب اني لقيت ذربة من الذرب غدوت ابغيها الطعام في رجب فخالفتني بنزاع وحرب اخلفت العهد ولطت بالذنب وهن شر غالب لمن غلب اهـ اقول وتابع البراء عوف بن كهمس بن الحسن عن صدقة بن طيسلة عند عبد الله بن احمد في زيادات المسند كما في الاصابة ج ٢ ص ٢٤٩ واخرجه احمد من وجه آخر من طريق الجنيد بن امين بن ذروة بن نضلة بن طريف عن ابيه امين عن ابيه ذروة عن ابيه نضلة ان رجلا منهم يقال له الاعشى الخ وفيه في الشعر يا سيد الناس وديان العرب ومن هذا الطريق اخرجه ابن ابي عاصم والبغوي وابن السكن وقالوا يا مالك الناس او يا ملك الناس على اختلاف نسخ الاصابة في نضلة بن طريف ج ٣ ص ١١٤٣ ١٢

قوله قال ثنا المقدمي هو محمد بن ابي بكر بن علي ثقة من العاشرة من رجال الشيخين والنسائي ١٢

قوله قال ثنا ابومعشر البراء يوسف بن يزيد من رجال الشيخين صدوق ربما اخطأ

قوله والحي بعده صوابه والحي بعده اي وحدثني بعده بالحديث قبيلته بني مازن كلهم او كثير منهم ١٢

قوله قال حدثني الاعشى المازني هكذا هو بلا زاد في مسند الامام احمد وفي الاصابة عن زيادات المسند لابن الامام قالوا حدثني الاعشى اعاد الضمير الى معن والحي كلهم ١٢

قوله ابغيها صوابه ابغيها اي اطلب لها ١٢

ص ٣٧٧ قوله قال سالت سعيد صوابه سعيدا هو ابن ابي وقاص وسياتي على الصواب ص ٣٧٩ ١٢

ص ٣٧٨ قوله فيقول من اعدى الاول المقبول من اعدى اما محذوف اي يقول بالعدوى ثم رد عليه بقوله من اعدى الاول ١٢

ص ٣٧٩ قوله لن مع حباب البلاء الذي في جامع الصغير معزيا للامام الطحاوي كل بالام ١٢

ص ٣٨٢ قوله التخيير بينه وبين احد من الانبياء تنبيه يجب التنبه له اقول وموجبه لي

الحمد مراد الامام بهذا الكلام النهي عن تفضيل يؤدي والعياذ بالله الى تنقيص غيره
من الانبياء صلى الله تعالى عليه وسلم كما هو احد التاويلات عند العلماء في حديث لا تخيروا
بين الانبياء والا فالامام نفسه صرح في كتابه المستطاب **مشكل الآثار** بما
نصه بعد ذكر احاديث في فضله صلى الله تعالى عليه وسلم فعلمنا انه صلى الله تعالى عليه وسلم
اعطى منزلة فوق منزلة من قبله من الانبياء اجمعين ثم زاده الله تعالى بان بعثه الى الناس
جميعا خلاف غيره من الانبياء وانزل عليه قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم
جميعا وقال صلى الله تعالى عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد قبلي (ذكره باسانيده ثم
اسند عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فضلت
على الانبياء بست الحديث (قال) ففي هذا ما قد دل على فضله على جميع الانبياء وقوله
صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروني على موسى وما روي عنه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينبغي
لاحد ان يقول انا خير من يونس يحتمل انه قال قبل علمه بتفضيل الله تعالى اياه على
جميع خلقه وكذا جوابه صلى الله تعالى عليه وسلم لمن قال له يا خير البرية فقال ذاك الى ابرهيم
يحتمل ان يكون قبل ان يتخذ الله خليلا فلما جعله خليلا عاد بالخلة من الله تعالى بمنزلة ابرهيم
في الخلة وهي محبة التي لا محبة فوقها وزاد عليه بذكره صلى الله تعالى عليه وسلم فيما لا يذكر
فيه ابرهيم عليه الصلاة والتسليم في التاذين والاقامة واعطائه في الآخرة المقام المحمود
الذي لم يعطيه غيره صلى الله تعالى عليه وسلم (ثم اسند في ذلك احاديث ثم قال) فالمقام
المحمود ما خصه الله تعالى به في الآخرة حتى يغبطه به الاولون والآخرون ففي هذا كله دليل
ان ما قاله صلى الله تعالى عليه وسلم في ابرهيم وموسى ويونس عليهم الصلاة والسلام انما كان ذلك
قبل اعطائه اياه وقوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تخيروا بين انبياء الله محمول على التفضيل
بآرائنا من غير توقيف فاما ما بينه لنا فقد اطلقه لنا اهـ مختصرا فقد تكلم رحمه الله تعالى
على جميع الاحاديث المذكورة ههنا في هذا الباب وذكر الجواب الصواب عن كل منها فردا

فردا واوضح ما هو معتقد المسلمين قرنا فقرنا فالحمد لله الذي كشف الغمة وفرج
عن هذا العبيد الاذى غمه فلقد كان ثقل علي كلامه ههنا وحالت في نفسي يوم
شديدة العناء وكنت اسكن قلبي قائلا يا هذا ان هذا الامام جليل حوى من الاحا
ديث ما لم يحوه احد بعده بل لم يكن في جامعية الفقه والحديث احد ممن ادرك عصره
حتى البخاري ومسلما ومن دونهما رحمهم الله تعالى فكيف يعقل ان تخفى عليه الاحاديث
المتواترة القطعية الآتية في التفضيل المطلق لنبينا صلى الله تعالى عليه وسلم
مجيء الشمس في رابعة النهار ام كيف يتصور ان يتوقف مثل هذا الامام فيما اجمعت
عليه الامة من لدن الصحابة الكبار لكن كان قلبي ينازعني ويابى ينفر مما يعطيه
ظاهر هذا الكلام حتى كدت والعياذ بالله ان اخرج الطحاوي من قلبي الى ان تدار
كتني رحمة ربي فوقفت على كلام الامام في مشكل الآثار فحل المشكل وازال الغبار
والحمد لله العزيز الغفار ۱۲

ص ۳۹۸ قوله قال لا تعبيروا لعل صوابه لا تعبروا ۱۲

ص ۳۹۹ قوله ان حديث عبد الله بن عمر المصدر به في اول الباب ۱۲

ص ۴۲۹ قوله ابن اخيه صوابه ابن اخته بالمثناة الفوقية مكان التحتية ۱۲

ص ۴۳۵ قوله كفليح بن سليمن قال الدارقطني يختلفون فيه ولا بأس به ۱۲ ميزان الاعتدال

حاشیہ عمدۃ القاری شرح بخاری

علامہ بے عدیل، فقیہہ بے مثیل، قاضی القضاۃ بدرالدین عینی کی مشہور و معروف شرح بخاری ہے۔ احناف میں یہ شرح بہت مقبول ہے۔ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح بخاری موسومہ بہ عمدۃ القاری پر ہے۔ عمدۃ القاری کے مصنف کے حالات شرح معانی الآثار کے سلسلے میں مطالعہ کیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قولہ تدل علی ذلک روایۃ ابی الاسود فی مغازیہ وتقدم آخر ... بروایۃ ابن اسحق ماذا اقرء لکن تقدم ایضا تمۃ ما احسن ان اقرء ۱۲

قولہ ای ہذہ الخمس فافہم فانہ صریح البطلان فان کنہ ذاتہ وصفاتہ تعالی لایعلمہ الا ہو ولایرجع الی شیء من الخمس ۱۲

قولہ بانہ مما یتعلق بامر الدین والجزاء ونحوہا احسن منہ افادۃ القسطلانی فی العلم ص۱۵۱ ای مما یصح رویتہ عقلا کرؤیۃ الباری تعالی ویلیق عرفا مما یتعلق بامر دینی وغیرہ ا ھ ۱۲

او ان یقول التخصیص العرفی بما یلیق بالرؤیۃ العرفیۃ اما الکشفیۃ فہذا خلیل اللہ ابراہیم لما اُری ملکوت السموات والارض رای رجلا یزنی ثم آخر یزنی ثم ثالثا یزنی حتی بلغ سبعا ۱۲، وقال القسطلانی فی الکسوف (ما من شیء) من الاشیاء الخ وہذا اشارۃ الی الاجراء علی العموم واللہ تعالی اعلم ۱۲

قولہ وان قالوا انہ ذلک فاذنی عند صلاۃ اعظم اللہ اجورکم واتم نورکم فان ہذا ہو العلم المبارک ۱۲

قولہ وقال ابن المنذر انفرد ابراہیم النخعی اقول ... ہذا قد روہ مالک عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

قولہ منہا حدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ ۱۲

قولہ منہا حدیث جابر رضی اللہ تعالی عنہ رواہ ابن ماجۃ وحسنہ السیوطی ۱۲

قولہ عن جدہ ... الستۃ انہ مستند الی جلہما اقول کیف ... تم ان الذی عنی صحیح ابی سوانۃ عنہما بلفظ ما بال فاما مند ... فمنذ الا تجوبہ ... ۱۲

قوله قلت هذا كلام سوء لا يساوي سماعه اقول قد ضعفه ايضا الدارقطني والبيهقي كما في المرقاة نقلا من الشيخ ص ٢٩ ثم ظهر لي ان خطاءه وقع في المرقاة وانما نقل ذلك الكلام في حديث ابي هريرة رجع في نابغة ١٢

قوله انما قعد لنشغله بامور المسلمين اقول هذا سبب للنسيان لسباطة لا لقعده قائما ١٢

قوله قال المازري في التعلم اقول هذا ذا انضم الى قال عياض صالح وجها ١٢

قوله يليه لسباطة عليه مرتفعا لعل سوا لكون الطرف الذي يليه من السباطة عليه مرتفعا وذلك كما في المرقاة قال الابهري قيل كان ما يقابله من السباطة عاليا ومن خلفه لو جلس مستقبل السباطة سقط الى خلفه ولو جلس مستدبرا لها بدا عورته للناس اهـ

قوله عن معلى بن اسد وفي المحاربين قلت وفي المرقاة عن مسدد وفي الطب عن عبد الاعلى وعن موسى بن اسمعيل ومن ... بن ابراهيم ١٢

قوله واخرجه ابوداود في الطهارة قلت بل رايته في الحدود ١٢

قوله وعن محمد بن قدامة رأيت في الحدود وعن محمد بن الصباح ١٢

قوله واخرجه النسائي في المحاربة اقول اخرجه الترمذي في الطهارة عن الحسن بن محمد الزعفراني ... في الحدود وفي الطب معا عن نصر بن علي الجهضمي ١٢

قوله وقال لبعضهم الواقدي هو ابن حجر العسقلاني ١٢

قوله وهو احد مشايخ ائمة الامام الشافعي رضي الله تعالى عنه ١٢

قوله ولم يذكر الابوال اقول قد صح من روايات همام وشعبة وسعيد بن ابي عروبة كلهم عن قتادة اخرج جميعها البخاري في الطب والزكوة والمغازي على الولاء وصح ايضا من طريق ابي قلابة عن انس عند البخاري في المحاربين وفي الوضوء وفي الجهاد وفي التفسير وفي الديات ومن طرق حميد وعبد العزيز بن صهيب عن انس عند مسلم في الحدود وفي ...

قوله والحديث رواه ابوهريرة اقول وابن عمر رواه ابوداود وفي اختصاص الحدود ... رواه ابن ماجة في الحدود والنسائي في المحاربة وابن عباس رواه الخرائطي في مكارم الاخلاق كما في الدر المنتقى ص ٢٧٨/٢ وجرير بن عبد الله البجلي كما في ابن جرير ص ١٢ ١٢

قوله رواه ابوهريرة اخرجه عبد الرزاق لكن قال فيه رجال من بني فزارة كما في الدر المنتقى ص ٢٢

قوله قال آخرون انه من سنة الدين وهو الاقوى اقول هذا يعارض الاولين ومتون المذهب على الاول وقد تقدم في آخر ص ٩٥٣ الى باب السواك من احكام الوضوء عند الاكثرين ١٢

قوله فقال سألت عائشة فذكرت هذا الحديث اقول المراد غير العورة الغليظة لما ثبت انها رضي الله تعالى عنها ما رأيت صلى الله تعالى عليه وسلم ولا رأى مني ١٢

قوله فان الآدمي لا ينجس بالموت كرامة اي مسلم الكافر فينجس نجس العين بالاجماع ١٢

قوله احدها ان يكون احد لفظي الحديث رأيت اقول لا زيادة فان الاول يدل على حكاية الماضي والثاني على وقوعه مكررا ١٢

قوله على انها اسم كانت سواء ضمير هذا الاحتمال هو الاحسن لعدم الاضمار المتبادر اليه الذهن في اهل نظر والله تعالى اعلم ١٢

قوله واما الشافعية فانهم رجحوا القول مطلقا سياتي ج ٥ ص ٥٤٥ ان هذا قول بعض الشافعية وان الامام الشافعي معنا ١٢

قوله اخرج البخاري الفاتي اللابس سياتي ص ٢٧٤ موضع آخر خرج فيها ١٢

قوله عن محمد بن عرعرة عن غندر به اقول سقط بينهما عمر بن ابي زائدة اخرجه في باب القبة الحمراء من ادم ١٢

قوله فان العقر بالكف لا يتصور اقول العقر لما في الكف نقر لو تقول جرحه بيده وقتله بيده ١٢

قوله فضلا ليس فيه شيء يستره في ابن ماجة في العيدين سترته ١٢

عن عبد اللہ ہو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم اھ ولا انہ قد مر ص۶۸۳ من مسند عبد اللہ بن وہب وفیہ ینبئہن رجال من حول المسجد ویاتی للبخاری ص۷۹۹ ثم اخذ شعلا من النار فسلم ان یبین ان یذہب لیشعل من النار البیوت حول المسجد فیفرہا علی من فیہا وبین الرجوع مایفوت الجماعۃ نعم لیفوت فضل الادراک ولیس بواجب بل یترک لاقل من ہذا وہو مکینۃ فی المشی بقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاقضوا فظہر ان الاستدلال ساقط من اصلہ وللہ الحمد ۱۲

قولہ ولکن المراد بہ نفاق المعصیۃ لا النفاق الکفر اقول قد تبعہ علی ذلک القسطلانی فی ارشاد الباری والزرقانی فی شرح الموطا والصواب عندی خلافہ فان النفاق حقیقۃ فی النفاق العقدی فلا یصرف الی العملی الا بدلیل ولیس فیما ذکروا دلیل لیشہد بہ بل الدلیل قائم علی خلافہ واما احتجاجہ بقولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلون فی بیوتہم **فاقول** فیہ کان فیہم بیوت من جنبی اہلہا وتاخر لعینہ کعبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ مومن خالص ابوہ ابن ابی ذلک الملعون راس المنافقین فلعل منافقیہم کان قد یتزی بالصلاۃ فی البیت عند من امن منہم ان یشکوہ الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وقلب المنافق اجبن من ہذا وصبعہ الخبیثۃ اوہن من ذلک علا ان تمیز اللہ تعالی المنافقین من المومنین قد تاخر زمانا فلعلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لم یعلم بعد بنفاقہم ولم علم ما فی قلوبہم قبل اعلام العلیم الخبیر فاجرت الکلمۃ علی سنن حسن الظن نظرا الی ظاہر الاسلام اولان لبعضہم کان اعتذر قبل ذلک بانہ یصلی فی البیت واخبرہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بذلک لو بنی موافقۃ علی سبیل الاعتذار الکاذب فذکرہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بناء علی ذلک او ہو ماش علی وجہ التقدیر ای وان صلوا فی بیوتہم بیوف ان الصلاۃ فی البیت لا تغنی عن الشہود **فاقول** الاعراض عنہا انما یفید ترکہا لا ترک ایہم بہا وقد ترکہا وما علمہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بانہ لا صلوۃ لہم **فاقول** لا مانع من العقوبۃ علی ترک الشہود کما ان اللہ سبحنہ وتعالی یعاقبہم

یوم القیامۃ علی ترک الصلاۃ لقولہ تعالی عنہم لم نک من المصلین وقد ذمہم اللہ تعالی بقولہ لا یأتون الصلوۃ الا کسالی وہو سبحنہ وتعالی عالم بہم وبانہم لا صلاۃ لہم کسلوا او نشطوا ثم فی الاخبار بانہم منفعۃ بالغۃ وہی تعلیم الحکم وانذار المومنین ان یفعلوا مثل مافعلوا وبالجملۃ فلیس فیما ذکروا مایقتضی بانہم مومنون وفی نفس حدیث ما یشہد بانہم لما یدخل الایمان فی قلوبہم وذلک قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا الحدیث فہل یظن برجل من احاد المسلمین ان وجدان عرق سمین احب الیہ من شہود الصلاۃ فی مسجد سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خلف سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکیف بعصابۃ الذین شہد اللہ بانہ حبب الیہم الایمان وزینہ فی قلوبہم وکرہ الیہم الکفر والفسوق والعصیان انما یاتی ہذا من الذین اذا قیل لہم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رءوسہم ورأیتہم یصدون وہم مستکبرون کذلک الشقی الاکبر وکصاحب الجمل الاحمر واضرابہما رحمہ اللہ الامام النووی حیث قال لا یظن بالمومنین من الصحابۃ انہم یؤثرون العظم السمین علی حضور الجماعۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وفی مسجدہ اھ وہذا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یشاہد ابانہ لقد رأیتنا وما یتخلف عن الصلاۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلاۃ فتبین ان الحدیث وارد فی المنافقین الکافرین بہ وان وردہ فیہم لا یخص الحکم بہم کما نبہ علیہ القاری معہ فی المرقات واللہ تعالی اعلم ۱۲

قولہ منہا شرطا ای من النیۃ ۱۲

قولہ عند الثالثۃ اشتراطہ القصد الذی ہو النیۃ ۱۲

قولہ ولا یعتد بافعلہ ومعنی الحدیث کانہ یرید واللہ تعالی اعلم انہ لا یعتد بہ فی امتثال امر المتابعۃ بل یکون اثما مخالفا لا انہ لا یعتد بہ فی جواز الصلاۃ او صحۃ القدوۃ فانہ خلاف المنصوص علیہ فی کتب المذہب واللہ تعالی اعلم ۱۲

المجلد الثالث ص

قوله وانما مراده الذي في باب الحج اي في قوله صلى الله تعالى عليه وسلم وليقطعهما اسفل من الكعبين ١٢

قوله اذلم ينادوا بالصلوة شاذه ١٢

ص ١١١ قوله وبما وجه رواه الطبراني في تهذيب الآثار صوابه الطبري ١٢

ص ٢٢٣ قوله وزيد بن ثابت قلت وايضا عن زيد بن ثابت عند احمد ١٢

وفيه عن سعد بن عبادة في صلاة صلى الله تعالى عليه وسلم على ام سعد بعد موتها بشهر قد رواه الترمذي عن سعيد بن المسيب مرسلا ١٢

وفيه عن الحصين بن وحوح عند الطبراني وغيره واصل احديث عند مختصرا ١٢

وفيه عن ابي امامة بن ثعلبة ذكره الزرقاني في شرح الموطا فهم خمسة عشر ١٢

ص ٢٢١ قوله زاد بعد ما دفن لفظه بعد ما قبر ١٢

قوله اما حديث ابي هريرة فمتفق عليه بل رواه الستة ١٢

ص ٢٢٧ قوله واما حديث ابي قتادة فرواه البيهقي عنه قد ت وقبله احاديث كما في نصب الراية ١٢

قلت وفيه جواز البناء في المصلى ليعرف بدليل قوله تعالى ان العلم الذي الخ قال الشارح فيما ياتي ص ٢٣١ العلم بفتحتين ما عمل من بناء او وضع حجر او نصب عمود ونحوه ليعرف المصلى ١٢

ص ٢٢٨ قوله وفي رواية ابي داؤد فصلى ثم خطب قلت بل هو بهذه الالفاظ عند خ في الاعتصام ١٢

ص ٢٣٣ قوله قالت الشراح ويعني الشوب منهن لا بل هو نفس نص البداية اي قوله منهن ١٢

قوله ولم يحدث الفساد في الكل الى ان قال هكلام الكرماني على ما يدل عليه السياق وقوله الذي يقول ما قلنا وانما قاله الشافعي المعلول عليه عندنا الاطلاق في التثويب مطلقا كما تقدم ص ٢٢٩ بل والمجاز ايضا على المذهب المفتى به كما في التنوير والدر ومن عادة هذا الامام نقل كلام الشافعي او المالكي والسكوت عليه فمن لا يعرف يتوهم انه المختار عنده وليس كذلك بل قد يسرد اقوالا خارجة عن المذهب ولا يلم الى ذكر المذهب ومنشؤه

انه اخذه عن الشافعي والمالكية ولم يتعرض لقول الحنفية فهذا الامام ابتلي به كما هو غير عاز اليه ولا ينبه عليه فتثبت ١٢

ص ٢٣٤ قوله وكان اذا جلس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على المنبر اذن على المسجد الظاهر ان هذه رواية ابن اسحق عن الزهري عند الطبراني يدل عليه ما في فتح الباري ص ٢٣٤ ١٢

قوله ما روى الزهري عن السائب بن يزيد الظاهر لعله سقط من ههنا لفظ الباب لان هذه رواية الطبراني وقد قال الشارح فيما ياتي ص ٢٤٩ في رواية ابي داؤد كان يؤذن على باب المسجد وكذا في رواية الطبراني اه كيف وقد ثبت في رواية ابي داؤد والطبراني معا كونه بين يديه صلى الله تعالى عليه وسلم واذا كان على سطح المسجد لم يكن بين يديه وفي فتح الباري آخر ص ٣٩٢ في سياق ابن اسحق عند الطبراني وغيره عن الزهري في هذا الحديث ان بلالا كان يؤذن على باب المسجد اه ١٢

ص ٢٤٢ قوله على من هو بداره فهلا وكفى فلوجهه الكريم الحمد في الاولى والاخرى ١٢

ص ٢٤٣ قوله وقبيل كل موضع فيه منبر وقاض لعله تصحيف امير ١٢

ص ٢٤٩ قوله ووقع في تفسير جويبر عن الضحاك يعني التفسير الذي يرويه جويبر عن الضحاك ووقع فيه من زيادة الراوي عن بشر بن سنان الخ كما افاده الحافظ في الفتح وليس معنى ان الضحاك يروي عن بشر كما توهمه عبارة الكتاب ١٢

قوله خارجا في المسجد صوابه من كما في الفتح ١٢

قوله فهو سنة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ماضية فيه سقط ولعل اصله واما الاذان الثاني فهو سنة الخ وليس في الفتح ابدا قوله بكثرة الناس ١٢

قوله لكن في رواية ابي حمزة تقدمت انفا رواية عبد بن حميد ان الامر كان عليه في خلافة عثمان ثم زاد الثالث ١٢

ص ٢٥١ قوله بين يدي الامام ونص عليه الشافعي اقول لا يدل عليه بل يكون ان لا حجة في ذلك ما نعا يدل على ان النداء عنده واحد

كما هو قول البعض مشائخنا ١٢

قوله يبني يدي الامام ومن هنا مذهب الشافعي الامام مالك لا يقول بكونه بين يديه بل نهى عنه وصرح ان ليس من زمن التقدم وصرحت المالكية ان السنة كونه على المنار ١٢

قوله قال ابن عمر ومعلوم عند الناس انه جائز صوابه ابو عمر ١٢

قوله في جميع الامصار اتباعا لما فعلت الائمة بالمغرب كما في الفتح بلاغا وغيره ... العثمانية ما الوائي اليه ١٢

قوله فلو كان الكسوف بالحساب لم يقع الوقت اقول فذلك الكسوف كان في عاشر الشهر او رابعه او رابع عشره وذلك ليس عاديا ولا محكوما عليه بالحساب بل هو شئ لم يسمع مثله قط لا بعده ولا قبله فكان حقيقيا بالفزع ١٢

قوله هذه الزيادة من قوله ان الله اذا تجلى ١٢

قوله واخرجه النسائي في الصلاة عن عمرو بن عثمان بن سعيد بن كثير رواه عن عمرو عن بقية وعن احمد بن عثمان كلاهما عن شعيب بن ابي حمزة حتى جمع بينهما وبين العشاء ليس فيه قال سالم اخر ... وقصة ... نعم رد قصة لطريق اخر عن نافع ص١٠٣ ومن تبريز قارون دامن ... ١٠٣

قوله اخرجه النسائي فيه عن محمد بن منصور واخرجه من سفيان بن عيينة شيوخ مسلم الدرجة وشيخ النسائي محمد بن منصور ١٢

قوله حدثنا ابي حدثنا محمد ابن الحسين بن علي بن الحسين سقط بعده حدثنا ابي وما في معناه بدليل ما يأتي ١٢

قوله اخر العصر وعجل الظهر اقول صوابه بالعكس اخر الظهر وعجل العصر كما لا يخفى ١٢

قوله في المصنف واحمد في مسنده كلاهما والطحاوي ١٢

قوله ومنهم ابن عباس يأتي حديث ... برواية احمد والترمذي ص٥

قوله فيما ذكره ابن شداد في كتاب دلائل الاحكام هو ابو العز يوسف بن رافع ابن ... الحلبي

الشافعي المتوفى سنة ٦٣٢ كما في الكشف ١٢

قوله واختاره في التلويح وذهب ابو حنيفة واصحابه شرح الجامع الصحيح للامام الحافظ علاء الدين مغلطاي بن قليج التركي المصري الحنفي المتوفى سنة ٧٦٢ كما في الكشف ١٢

قوله قلت لم يذكره سنده ينظر فيه اقول افاد الزرقاني في شرح الموطا انه عند عبد الرزاق ١٢

قوله عن ابي داود عن سليمان بن يحيى صوابه ابي مودود ١٢

قوله واخرجه الترمذي ايضا في بعض النسخ وليس في النسخ المشهورة ١٢

قوله وعن عمرو بن مرداد صوابه عمرو بن سواد ١٢

قوله فان قلت روى اسحق بن راهويه رواه عن اسحق جعفر تفرد كما في الميزان في ترجمة اسحق وقد تفرد به جعفر عنه كما في ارشاد الساري ج ٢ ص٤٤٤ ١٢

قوله وذكر بعض السلف هو عبيدة السلماني التابعي كما في الزرقاني على الموطا ١٢ والحسن بن سيرين كما يأتي ص٦١ ١٢

قوله قال ابو هريرة في صحيح مسلم اي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قوله صلاة الليل ثم ... بهذا الحديث ١٢

قوله ويكره ان يقوم كل الليل اي ابدا او الا اكثر ومنه جنب ويضر بالبدن ربما احياء بعض ليالي السنة فلا يكره كما سيأتي ١٢

قوله وروى النسائي من حديث عائشة قلت بل هو عند مسلم وابي داود وغيرهما ١٢

قوله من رواية ابي سعيد بن سعيد بن ابي قتادة صوابه عن كما رواه الحاكم في المستدرك عن ابي قتادة كما في نصب الراية ص٢٤٠ ١٢

قوله ولكنه غير سديد لان الطحاوي قلت بالسجن اسند ... عن عقبة عند الشيخين وابي داود والنسائي ١٢

قوله لان زوارات للمبالغة اقول قد تقدم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زائرات القبور ١٢

ص٨٧ قوله وفي رواية اخرى له ذكر عند عائشة بل بها وسياتي في المغازي في قصة ابي جهل ج ص ٥٦٥ ١٢

ص١٣٨ قوله فان قلت روى سعيد بن منصور ثقة امام مشهور مصنف من الرجال الستة ١٢

قوله عن حماد بن زيد ثقة ثبت فقيه ١٢

قوله عن كثير بن شنظير صدوق يخطئ ١٢

ص١٥١ قوله فلا باس به هذا قول ابن القاسم المالكي وعنه نقل في هذا الكتاب ١٢

ص١٥٧ قوله هذا الحديث في كتاب الجنائز وقبل ابواب الجمعة في باب وضوء الصبيان ج ص١٢٢ ١٢

قوله في موضعين في باب الصفوف على الجنازة اقول بل اكثر فهو في باب صفوف الصبيان مع الرجال في الجنائز ص١٣٤ ١٢

ص١٦٣ قوله احتراما للمقابر يعلم منه ان القول بالجواز لا ينافي القول بالاحترام ان معنى الجواز عدم التحريم ١٢

قوله ليس في حديث اي حديث الباب يسمع خفق نعالهم ١٢

قوله وذلك لا يقتضي اباحته هذا صحيح بلا شك ١٢

ص٢٠٠ قوله مطابقته للترجمة غير ظاهر اقول بل ظاهرة ان معنى الترجمة ان الكافر اذا اسلم عند موته اي قبل الغرغرة نفعه ذلك هو ثابت بالحديث ثبوتا بينا اذ لو لم ينفعه لما امره به كما لا يؤمر حين الغرغرة ولا يلقن الكافر ١٢

ص٢٠٣ قوله وسنذكر الحكمة فيه عن قريب ان شاء الله تعالى لم ار الوفاء بهذا الوعد في هذا الباب انما احال الكلام على ما مر في كتاب الوضوء باب من الكبائر ان لا يستتر من بوله ١٢

ص٢٢٤ قوله وقد ذكرنا هناك ما فيه الكفاية لم يذكر ثمه ما يكفي ١٢ ص١٥١

ص٢٥٠ ١ قوله محمد ابوبكر عمر صلى الله تعالى عليه وعليهما بارك وسلم ١٢

٢ قوله محمد عمر ابوبكر صلى الله تعالى عليه وآله الكرام وعليهما بارك وسلم ١٢

٣ قوله محمد ابوبكر عمر صلى الله تعالى عليه وآله الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

قوله محمد ابوبكر عمر صلى الله تعالى على آله الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

قوله محمد ابوبكر عمر صلى الله تعالى عليه وعلى آله الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

قوله محمد ابوبكر عمر صلى الله تعالى عليه وعلى آله الكرام وعليهما وبارك وسلم ١٢

ص٤٩٨ قوله واخرجه النسائي فيه عن محمد بن رافع كذلك عزاه به في ارشاد الساري من تبيعن انه في كتاب الحج ولم ار فيه من المجتبى فاذن هو في سننه الكبرى ١٢

ص٥٩٢ قوله ولعله من اسامة كذا قاله الكرماني وعقيل اقول بل هو من علي بن حسين بن علي رضي الله تعالى عنهم اذ صحت به رواية مالك في الموطا فانه اسند اولا عن ابن شهاب بالسند المذكور في الكتاب ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر اهـ ثم قال مالك عن ابن شهاب عن علي بن حسين بن علي بن ابي طالب انه اخبره انما ورث ابا طالب عقيل وطالب ولم يرثه علي قال فلذلك تركنا نصيبنا من الشعب اهـ ١٢

ص٥٩٩ قوله ثم يخرج الدجال وينزل عيسى عليه الصلاة والسلام ثم للتاخير في البيان كقوله تعالى خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون ١٢

ص٦٠٩ قوله وقال بعضهم واجاب المجوزون بان المراد بهذا اللفظ في هذا الكتاب حيثما وقع والكلام الذي نقله عن المجوزين كلام الامام النووي في شرح صحيح مسلم ١٢

قوله انما هو من طريق المفهوم هذا عجيب من مثل الامام النووي قدس سره ١٢

قوله وما رواه النسائي يرد عليه اقول في الرد خفاء فان الدليل في الضعفة لا يوجب ان يكون المراد من الضعفة فقد يرسل معهم من يقوم بعض حوائجهم بل رواية ابن حبان بالعطف تفيد بظاهرها ان الضعفة غير الصبيان ١٢

ص٦١٣ قوله واخرجه ايضا في الحج عن ابي نعيم سياتي عنهم جميعا ص٢٢٩ وص٢٣١ ٣

الجلد الخامس ص٥ قوله اما حديث جابر فرواه البيهقي قلت وابن مسندة من طريق حجاج بن نصر عن هشام

عن ابی الزبیر عن جابر کما فی الاصابة ١٢

قوله من روایة هشام الدستوائی لعله هشام عن ابی الزبیر عن جابر کما عند ابی داود ثم

رواه عنده مقطوع کما هو ظاهر فی الکتاب والله تعالی اعلم ١٢

ص ٨١

قوله ولیس بحجة عند الاکثرین سیرجع عن هذا ص ٨٤ ١٢

قوله فی الذی من التسبیع صوابه من التسبیع ١٢

ص ٨٤

قوله واللام یکن للتنصیص علی الجنس فائدة تبع فیه صاحب الهدایة وقد قدم ص ٨ خلافه ١٢

ص ٢٠٧

قوله انه لم یقع فیه الاعدی وحدة کیف هذا مع ما فی الحدیث الذی قال رسول الله اذا اراد ذو الصوم ١٢

قوله قال ابو داود الایادی الذی فی الشهاب ج ٢ ص ٣٨٢ ابو داود ١٢

قوله ولاح لنا الصبح خیط انارا لعل صوابه کما فی الشهاب ولاح من الصبح ١٢

ص ٢٦٥

قوله لا یقبل اللیل بمعناه الحقیقی ١٢

قوله الا اذا ادبر النهار بمعناه الحقیقی ١٢

قوله ولا یدبر النهار بمعناه الحقیقی ١٢

ج ٦ ص ٦٨ الجلد السادس

قوله ان یموت ثانیا اقول لکن لا یستحیل ان یصعق ١٢

قوله ان المستثنین احیاء ولم یموتوا ولا یموتون اقول هم المستثنون من الصعق بمعنی الموت ولا

مانع من دخولهم فی الصعق بمعنی الغشی فموسی مستثنی من الصعق بمعنی الاغماء ١٢

قوله وقال بعضهم یحتمل ان یکون موسی ممن لم یمت لا ادری من عنی بهذا البعض فانی لم اره لابن حجر ١٢

ص ٦٩

قوله وقال النووی یحتمل انه صلی الله تعالی علیه وسلم هو ایضا من کلام القاضی نقله النووی واقره ١٢

قوله العرش ثم ینظر ثانیا الی جهة اخری ای وفی هذه المدة یفیق موسی بعده صلی الله تعالی علیه وسلم

ویتعلق بالعرش ثم ینظر نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم الی جهة اخری من العرش فیجد موسی علیه الصلاة

والسلام وکانه اوحی الیه صلی الله تعالی علیه وسلم انک تخرج من قبرک اکرم وتاتی العرش

فتجد موسی فاحتمل عنده ان یکون افاق قبله لم یصعق ثم علم بعده انه صلی الله تعالی علیه وسلم

اول من تنشق عنه الارض ١٢

قوله وقیل انه مختص بهذا الموضع ای حرمت به ابدا الشریف صلی الله تعالی علیه وسلم من دون

ان یحسن کتابة رسمه ایضا فکان معجزة اخری ١٢

قوله وقیل کتب واما قوله وما کنت تتلو ای تحسن الکتاب وکتب بالقصد ففارق القول

الاول باللفظ الاخیر والثانی بالاول فان من لا ادری الا وضع رسمه کبعض الملوک لا یقال

له انه یحسن الکتابة وهذا الثالث قول ابی الولید الباجی وشیخه ابی ذر الهروی وابی الفتح النیسابوری

والاول قول شیخه ابی جعفر السمنانی الحنفی وابن الجوزی والثانی قول بعض اخری والحق قول الجمهور

انه صلی الله تعالی علیه وسلم لم یکتب قط شیئا فاذا الاثار ١٢ ~~وقد یفرق بینهما امکان المراد الاول انه~~

~~انه صلی الله تعالی علیه وسلم کتب هذه الکتاب الخاصة قصدا باعلام الرب ایاه بها خاصة فی الوقت~~ ١٢

قوله فکتب مرة اذ ان یمشی علی القول الثالث ١٢

قوله وقیل لما اخذ القلم اوحی الله الیه فکتب هذا هو القول الاول ان کان المراد الوحی خصوص بهذه

الاثابة والثالث ان کان المراد اوحی الله تعالی له بعلم صنعة الکتابة ١٢

قوله وقیل ما مات حتی کتب هذا یحتمل للاقوال الثلثة وظاهر بعید الی الثالث ١٢

قوله وقیل کتب علی الاتفاق من غیر قصد هو القول الاول بل قد یفرق بینهما امکان

المراد الاول انه صلی الله تعالی علیه وسلم کتب هذه الکتاب الخاصة قصدا باعلام الرب

ایاه بها خاصة فی الوقت ١٢

الجلد السابع ص ٥٤

قوله فیه هناک وصفیة بنت ابی عبید الثقفیة اقول لم یتکلم هناک علیه لم یتنبه

الا ذکر ترجمة ابی عبید ولیس من ترجمة صفیة واحال الکلام علی ما مر فی ابواب

تقصیر الصلاة باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر والذی فی ذلک الباب حدیث اخر من

طریق سالم لا اسلم وفیه قصة صفیة تعلیقا فبقی الکلام علی سند الحدیث وتعدد مخارجه ١٢

قوله وسمعت منه وكانت زوجة ابن عمر اما الادراك فنعم واما السماع فلا راجع الاصابة ١٢

قوله والعلمية وهم من ذرية آدم بلا خلاف الا وفق قول ارشاد الساری انهم من بنی آدم علی الصحیح ١٢

قوله وقيل هم آدم ولكن من غير حواء وهذا ابطل الاقاويل ١٢

قوله كالارز طولهم مائة وعشرون ذراعا شجرة بالشام ١٢

قوله ان نفس العقد مدرج وليس من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اقول في مسند الامام احمد حدثنا يعقوب (قلت هو ابن ابراهيم بن سعد) ثنا ابی عن ابن اسحق قال ذكر ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن زينب بنت ابی سلمة عن ام حبيبة بنت ابی سفيان عن زينب بنت جحش رضی الله تعالی عنهم قالت دخل علی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وهو عاقد باصبعه السبابة بابهام وهو يقول ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل موضع الدرهم اه وهذا نص في ان العاقد هو النبي صلی الله تعالی علیه وسلم وظاهر ان العقد كان عقد عشرة لانه هو الذی يوازی قدر الدرهم فانه عرض مقعر الكف علا ان فی عامة روايات الصحيحين ومسند احمد وجامع الترمذی وسنن ابن ماجة ومصنف ابی بكر بن ابی شيبة وغيرها عقد او حلق معطوفا علی دخل النبی صلی الله تعالی علیه وسلم او خرج واستيقظ وبعد كل البعد جعلها مدرجة ونسبة العقد فی بعض الروايات الی بعض الرواة لا ينافی نسبته اليه صلی الله تعالی علیه وسلم فالراوی ربما يروی الفعل فعلا كما يرويه قولا والله تعالی اعلم ١٢

قوله والجواب عن الثانی ما قاله عياض المراد ان التقريب بالتمثيل هذا جواب آخر للقاضی وقدم قبله ابداء تعدد الواقعة فكانت واقعة حديث ابی هريرة رضی الله تعالی عنه المذكور فيه عقد تسعين قبل واقعة حديث ام المؤمنين المذكور فيه عقد عشرة كما فی شرح مسلم للامام النووی واقره عليه ١٢

قوله انما امة الحديث لبيان صورة خاصة معينة اقول ليس كذا بل المراد نفی ما عليه اليهود والنصاری والاوائل من التوغل فی الفنون الحسابية كما هو مشاهد وما عجزت امة من التحديد قطعا ومعرفة العرب لعقد الانامل معلوم معروف فلا يخرجون بهذا عن كونهم امة امية ١٢

قوله فكانه كسبی مع ابراهيم عليه الصلاة والسلام ای نفاسته تجبر التأخر ١٢

قوله الحق والمعلنون بالكبائر واذن بالجواب لان ذلك من بعض الذنوب لحسرة شغل البال فلا تنافی العرض ١٢

قوله وجاء فی الحديث ای بنت بهذا الحديث ١٢

قوله قلت الانجيل ليس فيه حكم فلا حاجة الی قوله الا بالجبل اقول هذا عجيب مع قوله تعالی عن عبده عيسی عليه الصلاة والسلام ولاحل لكم بعض الذی حرم عليكم وقوله تعالی وليحكم اهل الانجيل بما انزل الله ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفسقون نعم هذا انما هو فی الزبور فسبق ذهنه منه الی الانجيل ١٢

قوله ابو علی سالم بن معقل نع للاستيعاب ١٢

قوله واما ابو حنيفة ای ههنا كلامه ابی عمر ١٢

الجلد الثامن ص۱۶۳

قوله واخرجه ابن ماجة عن ابی بكر بن ابی شيبة عن يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة عن خالد المذكور فيه قصته ١٢

الجلد التاسع ص۵

قوله عن ابی هريرة مضی صلی الله تعالی علیه وسلم ما يعلم الروح عن ابو هريرة هذا مصغرا فان ابن نيار الصحابی وابن ابی موسی الاشعری التابعی رضی الله تعالی عنهم كلاهما ابو بردة مكبرا ومن يروی عنه هذا او بای سند رواه ولو حلفت حلفت بارًّا انه لا يزعم هذا احد الا قد قضی علی نفسه بالجهل العظيم فكيف يقضی جهله علی علم محمد صلی الله تعالی علیه وسلم وقد علم العلماء بالعلم انه لا يتم لاحد منهم العلم الا بعد العلم بالروح رغم كلهم علماء بالروح مع انهم عبيد الباب النبوی ولم يحوزوا بهذا العلم الا شيئا من العلوم والنعم الا بامداده وافاضته صلی الله تعالی علیه وسلم كما نص عليه الائمة الكرام فاياك ان تزل ١٢

قوله واختلفوا هل تموت بموت الابدان والانفس احتجاج اهل السنة والجماعة ان الروح

الانسانية لاتفنى ولاتموت كما بينا في بقاء الموت فقول القائل انها تموت ان حمل على الروح الحيوانية
والافعال ظاهر وليس الفهم في اختلفوا وغيره ها ياتي وهي اهل السنة فان كما ياتي ما هو كفر صريح لا يقول به
مسلم فضلا عن سني ١٢

قوله وقال لعقيم بتبعث الارواح يوم القيامة نحن نقول هو حق وخلافه باطل بالنصوص القاهرة فلا يلتفت اليه ١٢
قوله ولا تبعث الابدان لانها من الارض هذا كفر صريح ومعاذ الله ان يكون قائله من يؤمن بالقرآن العظيم ١٢
قوله وحكي عن ابن علية ايضا وهو من المعتزلة وقد قال عبد البر لا يخالف في ذلك الا اهل البدع
والضلال ١٢

الجلد العاشر ص ١٩٦

قوله اخرجه النسائي في عشرة النساء عن محمد بن المثنى الشيخ رحمه الله اسند الى النسائي ما في سننه الكبرى
دون المجتبى من ذلك قوله الا في اهل ص ٢١٢ ان النسائي اخرجه في كتاب الطب مع ان المجتبى من
كتاب الخيل باب الشؤم في الخيل لكن ليس فيه لا عدوى ولا طيرة ١٢
قوله وقالت انما كان اهل الجاهلية اقول ما قالته من قبل نفسها بل رأته عن رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم كما ذكرته في الحق المجتبى في حكم المنجم ١٢
قوله محل هذا الحديث في الباب الذي قبله ولا يناسب ذكره هنا ولذي بعده داري انه
رحمه الله تعالى كان يكتب الابواب ويبيض لها ثم يلحق بها الاحاديث فوقع هذا الحديث في
البياض المتقدم على قوله باب اعفاء اللحى وانما اراد وضعه في البياض الذي بعده والله تعالى اعلم ١٢
قوله قلت على الخدين ليس بشيء فان ما ينبت على الخد وليس من اللحية حتى جاز حلقه ١٢
قوله في باب حق الضيف في الصوم ج ٥ ص ٣٤٣ وليس فيه تفصيل يتعلق بامر الضيافة ١٢
قوله لا يستلزم جواز التكني للرجل قبل ان يولد له كيف وفيه ايهام خلاف الواقع ان له ولد
او قد له يكون تزوج الى الان فضلا عن الولد ولا توهم في الصبي هذا ما ظهر لي ولقائل ان يقول
الم يكن الايهام في الصبي حالا فيكون مالا اذا بلغ فما قلت اشتهاره بها من صباه يدفعه

قلنا عنده من يعلم والا فالابهام لغيره باق لا شك وهذا يقرب الالحاق لما الاولية فلا ١٢
قوله والحديث من افراده قلت رواه مسلم وابوداود والترمذي كلهم في الاداب ١٢
قوله بلفظ اخبث الاسماء وبلفظ اغيظ الاسماء اقول لم ار لمسلم شيئا منهما ولا ما عنده في
لفظين بل جمع الاخبث والاغيظ في لفظ واحد ولم يضف شيئا منهما الى الاسماء بل الى رجل
فان لفظه اغيظ رجل على الله يوم القيامة واخبثه الخ وقد تبعه القسطلاني ١٢
قوله وهذا ابلغ من قاضي القضاة اجبنا عنه في رسالتنا في شهنشاه ١٢

الجلد الحادي عشر ص ٣٢٣

قوله واخرجه ابن ماجه فيه عن يعقوب بن حميد قلت وقد اخرجه الترمذي عن ابن عباس عن ابي
هريرة رضي الله تعالى عنهم ١٢
قوله وقال الكرماني قالوا هذا الاسناد منقطع اقول هذا باطل والذي اراده احتماله ان زينب
سمعت حبيبة واسما جميعا رضي الله تعالى عنهن هو الحق الصواب ففي احدى روايات مسلم حدثنا
حرملة بن يحيى انا ابن وهب اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة اخبرته
ان ام حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها فقد صرحت زينب بسماعها من ام حبيبة بل قد تقدم
في نفس الجامع الصحيح من علامات النبوة حدثنا ابو اليمان انا شعيب عن الزهري قال
اخبرني عروة بن الزبير ان زينب بنت ابي سلمة حدثته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان حدثتها ١٢
قوله وصوابه كما في صحيح مسلم وفي الترمذي وسنن ابن ماجه ١٢
قوله زينب عن حبيبة عن ام حبيبة ح ١٢
قوله في رواية سفيان يعني جعل طرف السبابة في وسط الابهام اقول قد يحمل من سفيان ان عقد
بيده عشرة رواه مسلم والترمذي وابن ماجه فقول داود في بيانه هذا خلاف اعتراض ١٢
قوله قلت لم يقتل الخليفة العرب اقول لم يقل ان العرب قتلوه بل ياجوج وماجوج فان منهم
بلاكو لان الترك جبل منهم كما ارشدنا علي كرم الله تعالى وجهه واخرون فالضمير في ايديهم للعرب

وفی قلبہم لیاجوج وماجوج ۱۲

صـ ۳۶۹

قولہ قلت قد ذکرنا فیہ ماعندہ الکفایۃ فی باب تغیر الزمان لم یذکر ان ہذا عند تغیر الزمان لان القحطانی لیس من قریش ۱۲

قولہ ہذا الحدیث عن المستورد عنہ خبر حم کذا نقلہ فی الفتح ۱۲ مـ

قولہ قلت لم یخل اذ فی العرب خلیفۃ منہم الذی فی الفتح المغرب وہو الصحیح فذکر قبیلۃ تونس ۱۲ مـ

حاشیہ کنز العمال

کنز العمال پانچویں صدی ہجری میں کتب ستہ (صحاحِ ستّہ) کی یکجا تالیف و تدوین کی طرف فقہائے کرام نے توجہ فرمائی اور سب سے پہلے علامہ رزین العبدری السرقسطی (م ۵۲۵ھ) نے صحاحِ ستّہ کی تمام احادیث کو جمع کیا (بجائے سنن ابنِ ماجہ کے انہوں نے موطا امام مالک کی احادیث کو شامل کیا) اور اس کا نام تجرید الصحاح رکھا اور ابواب کے لحاظ سے ترتیب دیا۔ پھر علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے صحاحِ ستہ اور مشہور مسانید کو یکجا کر کے اس کا نام "جمع الجوامع" رکھا "کنز العمال" اس جمع الجوامع کی بہ ابواب فقہ، ایک گرانقدر تالیف ہے جس کے نامور مولف علامہ محمد متقیؒ، علاؤ الدین علی بن حسام الدین جونپوری الہندی (م ۹۷۵ھ) ہیں۔ برصغیر کے حنفی مسلمان آپ کی اس تالیف پر نازاں ہیں۔ یہ ایک بہت ہی عظیم کام تھا جو آپ کے قلم سے انجام کو پہنچا۔

"کنز العمال" کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اور محدثین مابعد میں سے بعض حضرات نے اس کا اختصار بھی کیا ہے۔ کنز العمال چار بہت ہی ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی۔ ان تمام مختصرات کنز العمال میں علامہ ابن الربیع شیبانی الیمنی کی مختصر موسوم بہ "تیسیر الوصول الی جامع الاصول" بہت مقبول و مشہور ہے۔ فتاوی اور دسویں صدی ہجری کے بعد میں تالیف ہونے والی کتب میں جہاں "تیسیر" کا حوالہ دیا جاتا ہے اس سے مراد یہی "تیسیر الوصول" ہے۔

حضرت علامہ علی متقی (علی بن حسام الدین) ۸۹۷ھ میں دکن (ہند) کے مشہور شہر برہان پور میں پیدا ہوئے۔ تحصیلِ علم کے بعد ۹۵۳ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور یہاں علومِ ظاہری و باطنی کی نشر و اشاعت میں ہمہ تن معروف ہو گئے اور اپنی بقیہ عمر مکہ معظمہ ہی میں گزار دی۔ ۹۷۵ھ میں مکہ معظمہ ہی میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اس گرانمایہ کتاب پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ حاشیہ کسی جداگانہ نام سے موسوم نہیں بلکہ حاشیہ کنز العمال ہی سے اس کو موسوم کیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ص ٣ قولہ ض رضی اللہ تعالی عن الامام المولف جمع فی الرمز بین ض وض فاعلم انہ اذا ذکر احدہما مع غیرہ فان المولف غالبا یرتب الاسماء علی ترتیب الوفیات فبہذا ربما تعین انہ سعید بن منصور الامام المتقدم او الضیاء المحدث المتاخر اما عند الانفراد فلا یؤمن من خطأ النساخ سقطا او اہمالا فلیتنبہ ۱۲

ص ٤ قولہ البزاز الظاہر انہ بزائین کما ہو مکتوب وقد ذکر فی القاموس وتاج العروس البزازین من المحدثین المعجمۃ فجملتہ اربعۃ وعشرین لیس فیہم احد یحیی بن ہلال ولا ادری لم لم یجعلہا رمز المسند الامام احمد بن عمرو ابی بکر والبزاز صاحب المسند الکبیر الشہیر ولعلہ لانہ اذا اتی بشیء منہ یقول البزاز واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ٦ قولہ اعنیت الخبیت ۱۲

قولہ فیقضی اللہ نحلہ فیقبض ۱۲

ص ٤٣ قولہ (ن عن جابر) فی المنہج ف ۱۲

ص ٥٢ قولہ کر عن البحتری ای والبحتری متروک ۱۲

ص ٥٧ قولہ واتباعہم النار من ہؤلاء واللہ الصوفیۃ الکرام وخذلۃ المتصوفۃ اللیام ۱۲

ص ٦٧ قولہ ذات شرف ای خطر یستشرف الناس کما سیاتی ۱۲

ص ٧٩ قولہ فیقول انت اعلم تفریع علی المنفی ای ان قلت کان کافرا یقول انت اعلم ای وانت اعلم بعبدی منی انا اعلم انہ مؤمن وانت تقول کان کافرا ۱۲

ص ٨٦ قولہ ویختلفون صوابہ وما یختلفون ۱۲

ص ٨٧ قولہ عن عکرمۃ قال لما قدم ہذا الحدیث موضوع باطل اراد واضعہ بہ ابطال القدر ۱۲

ص ٩٢ قولہ ابی زید فی مسند الدارمی ابی یزید ۱۲

ص ٩٤ قولہ قال عمر ۱۲

ص ٩٥ قولہ والاصبہانی زاد فی منتخبہ قط ۱۲

ص ٩٨ قولہ (ابن النجار) یاتی فی الحوض عزوہ للحاکم ۱۲

ص ١٠٧ قولہ مغفورا لکم زاد فی الترغیب ص ١٣٥ قد بدلت سیاتکم حسنات وعزاہ لاحمد وابی یعلی والبزاز والطبرانی ۱۲

قولہ والضیاء ع طس ص عنہ کما یاتی ص ١١١ ابن شاہین بالزیادۃ التی فی الحدیث بعث ۱۲

قولہ عن سہیل بن الحنظلیۃ ہب عن ابن مغفل کما یاتی ص ١١١ العسکری فی الصحابۃ والبونوسی عن حنظلۃ الحبشیما ص ١١١

ص ١١٣ قولہ الصادی الاول صوابہ البادی کما فی الجامع الصغیر لان الہادی سیاتی ۱۲

قولہ الباطن السامع صوابہ الفاطر کما فی اصلہ سنن ابن ماجۃ ۱۲

قولہ الابد العالم ہو الواقع فی نسخۃ اصلہ ابن ماجۃ لکن فی التیسیر الابدی بیاء النسبۃ وہو الاظہر واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ١٢٣ قولہ ہب عن ابی ہریرۃ ویاتی عن طس ۱۲

~~قولہ عد عن انس والاصبہانی فی الترغیب کما فی القول البدیع والطبرانی الضیا کما تمہ~~

قولہ تورض علی تمہ کما الضیا الطبرانی البدیع کما فی القول والاصبہانی فی الترغیب

ص ١٢٥ قولہ یورض علی لا وجہ لترک البیاض فان قولہ قولو اللہم تتمۃ ہذا الحدیث کما فی منتخبہ ج ١ ص ١٥١

قولہ عق ابی ہریرۃ فیہ القدم اعنی السدی الصغیر المتہم بالکذب ۱۲

قولہ عن ابی ہریرۃ ہذا السند جید ۱۲

قولہ ض وابن عاصم

ص ۱۲۶ قولہ ویرد علی لعل صوابہ علیہ ۱۲

ص ۱۳۰ قولہ طب وابن قانع ۱۲

قولہ عن الحکیم بن عمیر مر ص ۱۳۲ الحکم ۱۲

قولہ عن الحکم بن عمیر مر ص ۱۳۰ الحکیم ۱۲

ص ۲۲۸ قولہ لا العیل بہا ۱۲

ص ۲۲۹ قولہ انا القیناحیل اقول ہذا جبل آخر غیر صبیغ بدلیل ما یاتی فی صبیغ ۱۲

ص ۲۴۰ قولہ زاذان ہو الصحیح ۱۲

ص ۳۰۲ قولہ من حدیثہ والدیلمی والحاکم کما یأتی آنفا ۱۲

ص ۳۴۳ قولہ ولا المحبة الا بالاستخراج ای محبة الناس لہ الا بان یخرج لہم عن شیٔ من دینہ

وتتبیع ہواہم ۱۲

ص ۱۱۷ قولہ خد ہی النسخة الصحیحة ۱۲

ص ۱۸۳ قولہ رجل ہو الاقرع بن حابس ۱۲

قولہ قال الرجل ۱۲

قولہ زین وذمی شین فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لیقال انما ذلکم اللہ الحدیث ہکذا

ہو فی حفظ وما فی الکتاب یوہم ان قائل ہذا ہو النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وہو لجد واللہ تعالی اعلم ۱۲

ص ۲۱۳ قولہ ک عن ابن مسعود وقال صحیح علی شرطہما ومن طریقہ البیہقی وصحح الاسناد و

استنکر المتن ۱۲

قولہ ہ عن ابی ہریرة والبیہقی والخ ابی الدنیا ۱۲

قولہ حم بسند صحیح ۱۲

قولہ مقب بسند لا باس بہ ۱۲

جلد الثانی

ص ۲۳۴ قولہ ان یاخذ الدراہم ای فی الاقتضاء ۱۲

ص ۲۳۵ قولہ حم م ہ عن ابی سعید وسیاتی بعین السیاق عنہ بروایة حب لا یخالف الا فی بعض الفاظ ۱۲

ص ۲۳۶ قولہ من کانت لاخیہ لیست الاحادیث من اول الباب الی ہنا فی الجامع الصغیر فاذن ہی

فی ذیلہ ۱۲

قولہ حم خ والترمذی ۱۲

ص ۲۳۹ قولہ عن عائشة ویاتی فی ص ۲۳۹ ۱۲

ص ۲۴۰ قولہ العجب الرب لعل الہمزة زیادة الناسخ ۱۲

ص ۲۴۱ قولہ حب عن ابی سعید تقدم عن حم م من ص ۲۳۵ ۱۲

قولہ قتل تسعة وتسعین الکلام الذی بعد یدل علی ان ہذا سبعة بتقدیم السین ۱۲

قولہ فقتلہ فصار تسعة وتسعین ۱۲

قولہ قد قتل مائة ہذا یدل علی انہ سقط من الکتاب ذکر ذہابہ الی راہب آخر قبل ہذا ۱۲

ص ۲۴۳ قولہ حم د ت صوابہ ص ۱۲

ص ۲۴۴ قولہ علیہ علی للغفر ۱۲

ص ۲۴۵ قولہ انا الا برحمة اللہ ومن رحمتہ بہ ان جعلہ معصوما صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ص ۲۴۶ قولہ علی اخلاق المسلمین منہم خاصة ۱۲

ص ۲۵۰ قولہ نسخة موضوعة غیر ان الحدیث صحیح مشہور کاد ان یتواتر او قد ۱۲

ص ۲۷۷ قولہ حم عن زید بن خالد وابن ابی شیبة کما فی نصب الرایة من باب التمتع کتاب الحج ۱۲

ص ۲۸۲ قولہ عن راشد بن حبیب الذی فی منتخبہ المصری حبیش وکذا فی النیر قال و

اسنادہ صحیح ۱۲

ص ۲۸۶ قولہ صدرہ الی قولہ قلت واحد کما رأیت فی المسند ۱۲

ص ۳۰۳ قولہ لا تسموہا ای بالمدینة الطیبة ۱۲

ص ۷۲ قوله ان یعبره والذی فی شرح معانی الآثار فمن شاء ان یتبرد فلیتبرده ۱۲

قوله من شریح صوابه بسریع ۱۲

ص ۷۳ قوله ت ه عن ابی ہریرہ لیس عنده الا قبله ۱۲

ص ۷۵ قوله سواک سواک ہکذا فی الجامع الصغیر ۱۲

ص ۷۶ قوله اذا قام احدکم للیل کذا ہو فی اصله الجامع الصغیر ۱۲

قوله ص عن مکحول مرسلا الذی فی الجامع الصغیر ابو نعیم فی کتاب السواک عن ابن عمرو

قال المناوی وفیه ابن لهیعة فلعل فیه اختلاف النسخ ۱۲

قوله ابن جریر وابن ابی خیثمة بسند حسن واحمد ۱۲

ص ۷۷ قوله طس ف انظر لعل فیه خطأ فانه لا یوخر النسائی عن الطبرانی ۱۲

قوله ص عن جابر قد تقدم من الجامع الصغیر وفیه العزو للضیاء ایضا ص ۷۶ ۱۲

ص ۷۸ قوله ت عن حذیفة الذی فی التیسیر ق ۱۲

قوله عن ابی روع الکلاعی فی التیسیر ابی روح بالحاء واسمه شبیب ۱۲

قوله الشیبانی صوابه بالمهملة ۱۲

قوله م عن ابن عمر لم ار ہذا الحدیث فی نسخة الجامع الصغیر التی شرح علیها فی التیسیر ۱۲

قوله م عن ابن عمر لم اره لمسلم ولا غیره من الستة الا ابن ماجة ۱۲

ثم راجعت منتخبه المطبوع بمصر فوجدته قال ہ عن ابن عمر وہو الصواب ۱۲

ص ۷۹ قوله ه عن ابن عمرو والنسائی ۱۲

قوله م لعل صوابه حم فلیس الحدیث لمسلم ۱۲

قوله د ن لعله فی سننه الکبری والا ففی المجتبی باحفظ الاول

قوله الحاکم فی الکنی وسیاتی عنه بقصته ص ۱۱۵

ص ۸۰ قوله ق ه واحمد کما فی المسانید ۱۲

جلد الحاکم

عن عمر صوابه عمه وہو عبد الله بن زید بن عاصم ۱۲

ص ۱۰۲ قوله ص واحمد فی مسنده ۱۲

ص ۱۰۳ قوله د ت ن ه اقول لم اره عند ن واما د ت فلم یذکرا منه الا المرفوع دون قول ابن

عباس رضی الله تعالی عنهما ۱۲

قوله عب وابن جریر کما فی الدر المنثور ۱۲

قوله عب و عبد بن حمید کما فی الدر المنثور ۱۲

ص ۱۰۵ قوله عن سفیان الذی بعد احادیث عن شقیق بن سلمة ۱۲

قوله عن ابی وائل ہو شقیق بن سلمة ۱۲

ص ۱۰۸ قوله او الطیب بمعنی بل ۱۲

ص ۱۰۹ قوله (ش) ہو عند البخاری نحوه عنه ۱۲

ص ۱۲۰ قوله ولا یتوضا ومر معناه مرفوعا ص ۸۱

ص ۱۲۲ قوله فلیتوضا ای لیغسل یده لما یاتی آنفا ۱۲

ص ۱۲۳ قوله فیکون بعده الامر ای فیکون الآخر ناسخا ۱۲

قوله فسا ای خشیة ان یکون صلی الله تعالی علیه وسلم وجد علیه ۱۲

قوله حتی خشی ۱۲

ص ۱۴۲ قوله مسند ثعلب الذی رأیته فی د ہلب ولیس فی رواة الستة من اسمه ثعلب لا صحابی

ولا غیره ۱۲

قوله مسند ابی ثعلبة ہو الخشنی ۱۲

قوله (ش) قلت ورواه احمد والشیخان وابو داود والترمذی ۱۲

ص ۱۸۱ قوله عن ابن عباس قلت ورواه ابن ماجة عنه بلفظ لا تدیموا ۱۲

قوله (خ عن ابی ہریرة الذی فی التیسیر تخ قال رمز المصنف لحسنه وقال فی شرحه الکبیر لصحته ۱۲

نعم هو عنه فی خ تلفظ فی من المجذوم کما تفر من الاسد ۱۲

کذا فی المنتخب وهو الصواب ۱۲

قوله (م عن ابن عمر) الذی فی التیسیر عد ۱۲

کذا فی المنتخب وهو الصواب ۱۲

قوله (عن جبل سقط من ههنا لا اقول وقد رواه مسلم فی صحیحه و هو موجود فی منتخبه وقد

رواه ابن ماجة ۱۲

ص ١٨٤ قوله ق ص الذی فی منتخبه هق ض وهو الصحیح اولا وجبه لتاخیر ص عن الکرش من رموز

فی لیس من رموز الذیل وقدم لابن ماجة ۱۲

سقط من ههنا حدیث کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک وایمانا

الطحاوی عن ابی ذر وهو موجود فی الجامع الصغیر وفی منتخب الکتاب ۱۲

ص ١٨٦ قوله (د عن ابن عباس) اقول انما رواه عن ابن عباس عن عبد الرحمن بن عوف

رواه فی اوائل کتاب الجنائز ۱۲

قوله (حم عن عائشة) بسند حسن کما فی ارشاد الساری ۱۲

قوله ورجز فخشا ۱۲

قوله (حم یأتی بتجاریج آخر فی ۳۸۳۲

قوله عن ابی بردة مر دلا ۱۲

ص ١٨٧ قوله عن اسامة بن زید مکرر مع ما مر صدر الباب ۱۲

ص ١٨٨ قوله حم طب والطحاوی فی شرح معانی الآثار ۱۲

ص ١٩١ قوله وکان بدریا وقع فی المنتخب بدویا بالواو والصواب ما ههنا ۱۲

ص ١٩٢ قوله (ابن جریر) اقول رحم الله الامام کثیرا ما جرینا علیه فی کتبه کجوامعه والخصائص

الکبری وغیرها العادة النجعة وکان مقصوده رحمه الله تعالی ان یهیئ لامثالنا القاصرین

قوله لا تصل الیه ایدینا والحدیث موجود فی صحیح البخاری عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه بعین اللفظ

بزیادة ولا طیرة ولا هامة ولا صفر بعد قوله ولا عدوی ۱۲

والجواب ان العزو تبیع اللفظ فلاجل اشتمال خ علی الزیادة لم یعزه ههنا وسیاتی عزوه

الیه بلفظه فی العدوی ص ١٩٧ ۱۲

ص ١٩٦ قوله (ک هق عن عائشة) والامام الطحاوی وابن جریر ۱۲

ص ١٩٧ قوله (حم ن عن ابن مسعود) لعل صوابه ت للترمذی انظر ما کتبناه علی هامش منتخبه

جزء ٤ ص ٢٥ ۱۲

ص ١٩٩ قوله وطارت سعة الذی رأیته فی غیر هذا الکتاب طارت منا شقة فی السماء وشقة فی الارض ۱۲

هو شرح معانی الآثار للامام الطحاوی فی مسند امام احمد

ص ٢٠٦ قوله (م عن انس) الذی فی المنتخب عد وهو الصواب ۱۲

ص ٢٣٢ قوله والمه وروی الدارمی نحوه ۱۲

قوله فی المواعظ وفی حدیث انه امسکه عنده سنتة ثم قال لست منهم ۱۲

ص ٢٣٨ قوله (کر) وابن عبد البر کما سیاتی ۱۲

قوله (کر) ورواه الدارمی عنه وعن صحابیین آخرین ۱۲

ص ٢٣٩ قوله ابن عبد البر) وابن عباس کما مر ۱۲

ص ٢٤٠ قوله حم ع والدارمی ۱۲

ص ٢٤١ قوله ابو حسن ای علی کرم الله تعالی وجهه ۱۲

ص ٢٤٢ قوله (کر) والدارمی ۱۲

ص ٢٤٣ قوله الجوهری والدارمی الا قوله الا ان لکل شیء الخ ۱۲

ص ٢٥٥ قوله مکاتبتک فیه سقط یظهر مما بعد ۱۲

ص ٣٢١ قوله تجبی تجبی ۱۲

الجلد السادس

قوله ان نجبك نجيبك ١٢

ص ٣٢٢ قوله ق فى الدلائل وابو نعيم كما فى الخصائص الكبرى ص ١٣١ ١٢

ص ٦ قوله اقرب كاخ لاب وام وآخر لاب ١٢

قوله يقاتلهم صوابه ان شاء الله تعالى يقاتلهم ويعادهم يدل عليه ما ياتى ص ٤١ فى ذيل الصفات ١٢

ص ٧ قوله هق والحاكم كما فى الدر المنثور ص ١٢٧

ص ١٠ قوله ان الرجل المعنى ان الرجل يرثه اخوه لابيه وامه لا القوم لابيه ١٢

قوله جعل له المال لانه جمع القرابتين من جهة الاب والام فكان كالاخ لاب وام يحجب الاخ لاب هذا ما ظهر لى فى توجيهه ثم رأيت التصريح به فى رواية للدارمى قال فانزله بمنزلة الاخ من الاب والام ١٢

ص ١١ قوله عب) والدارمى ١٢

قوله مالك عب ص) والدارمى ١٢

قوله ص والدارمى ١٢

ص ١٥ قوله قال او عمر ١٢

ص ١٧ قوله عن الشعبى قال اختلف نعنى فى هذه المسألة للخلفاء الاربعة رضى الله تعالى عنهم اربعة اقوال والخامس قول ابن مسعود رضى الله تعالى عنه ١٢

قوله وقال زيد وهو قول الفاروق رضى الله تعالى عنه ١٢

قوله وقال ابن عباس وهو قول الصديق والائمة رضى الله تعالى عنهم ١٢

ص ١٨ قوله يبنى يشتى وليراجع ١٢

ص ١٩ قوله الرجل امه يفسره ما بعده ١٢

ص ٢٠ قوله ض زاد فى الدر المنثور ابن جرير وقال بدل الشاشى الساجى ١٢

قوله الكلالة فى ابن جرير والدر المنثور بتثليث لفظ الكلالة ١٢

ص ٣٨ قوله بعدى الاولى بلوى اهل مصر ١٢

قوله والثانية واقعة كربلا ١٢

قوله والثالثة تستحل فيها واقعة الحرة ١٢

قوله والرابعة صماء عمياء فتنة تتارا والدجال ١٢

ص ٥٢ قوله لهما كيف الذهبى والعسقلانى ١٢

قوله وسنده حسن قلت الحديث فى صحيح مسلم باتم من هذا ١٢

ص ٥٣ قوله فى الاستال قلت سبحن الله بل هو فى الصحيحين ١٢.

ص ٦٣ قوله ش ونعيم والدارمى ص ٣٦ ١٢

ص ٧١ قوله لصاصا جرادين لصوصاً جرادين اى يغيرون الناس ثيابهم وينهبونها والجرد اخذ الشئ عن الشئ جرفا وعسفا ١٢

ص ٧٢ قوله من امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله الا ثلاث لم يقل اثنتان لانه لو لم يبق الا اثنتان لاستحال ان يكون احدهما على خلاف اهل السنة لان سواد ما هو الاعظم الى يوم القيامة ١٢

ص ٧٦ قوله يخرجون آخرهم لفظه لا يزالون يخرجون حتى يخرج آخرهم مع المسيح الدجال والظاهر سقوطه من هنا ١٢

ص ١٠٠ قوله فضل ايمان جبريل على ايمانى تواضع منه صلى الله تعالى عليه وسلم وانما ذلك قوة قلبه وسعة ظرفه وعظم استعداده للتجليات العظيمة الجليلة صلى الله تعالى عليه وسلم وقد تاسى به جميل الله تعالى عليه وسلم صاحبه الصديق الاكبر رضى الله تعالى عنه اذ رأى قوما حدثاء الاسلام يقرؤن القران ويبكون فقال هكذا كنا ثم قست القلوب فقد عبر بالقسوة عن القوة ١٢

ص ١٠١ قوله ك عن ابى هريرة ياتى آخر ص ١١٠ بزيادة مخرج آخر ١٢

ص ۱۰۲ قوله عن عمر ہکذا فی الدر المنثور ج ۵ ص ۱۵

قوله عن عمر الذی فی التیسیر عن ابن عمر ۱۲

قوله وعن المستورد) الذی فی التیسیر وعن المسور وہو الصواب ۱۲

قوله عن ابن عمر الذی فی التیسیر عن عمر ۱۲

قوله عن ابن عمر ہکذا فی الدر المنثور ۱۲

ص ۱۰۵ قوله فاضکنی فاضحکنی ۱۲

ص ۱۱۶ قوله عن ابی الفضل صوابه ابی الطفیل ۱۲

قوله وجبیر بن مطعم صوابه بن ۱۲

ص ۱۵۶ قوله اخوک خطاب لاحد الریحانتین رضی الله تعالیٰ عنهما ۱۲

قوله ماہو المستقی اولاً من الریحانتین رضی الله تعالیٰ عنهما ۱۲

قوله ماہو من ہہنا جواب لسوال الزہراء رضی الله تعالیٰ عنهما ۱۲

قوله وایاک خطاباً للزہراء رضی الله تعالیٰ عنه ۱۲

قوله وایاک وہما الحسنان رضی الله تعالیٰ عنهما ۱۲

قوله وہذا الراقد علی کرم الله وجهه ۱۲

ص ۱۵۷ قوله یاتی الوحید الشہید ہذا اللفظ فی حفظی بالی والله تعالیٰ اعلم ۱۲

قوله فانه مصوص صوابه محشو شن ای شدید ۱۲

ص ۱۹۳ قوله وان خیر ہذه الامة لعل صوابه حَبر بحاء مهملة ثم موحدة بل ہو ہو جزماً ۱۲

ص ۱۹۴ قوله ابو سعید ابو قتاده انس صدیقه ابو رافع ام سلمه ابو الیسر زیاد بن بن القرد عمرو بن العاص عمار بن یاسر ابن عباس حذیفه ابو ہریره جابر بن سمرة جابر بن عبد الله ابو امامة کعب بن مالک ابن مسعود ابن عمر زید بن اوفی عمرو بن میمون ۲۱ انفراً فهو متواتر ۱۲

ص ۱۹۸ قوله ہو یعنی اباکبر صوابه یعنی ابی بکر ۱۲.

قوله عن عبد الله بن عقیل صوابه عبد الله بن محمد بن عقیل کما فی الاکتفاء ۱۲

ص ۱۹۹ قوله تخ طب ک وعزاه فی الصواعق له فی الادب المفرد ۱۲

ص ۲۰۳ قوله اترحو سلب فی الصواعق سلهب ۱۲

ص ۲۰۷ قوله عد عن ابن عباس وعزاه فی ص ۱۲۲ له ولابن عساکر ۱۲

ص ۲۳۷ قوله متسل فی عموم الرحمة فیکونون کالخلیل رحمة بکل شئ ۱۲

ص ۲۹۷ قوله فان کل شئ لعل صوابه فان کل نبی ۱۲

ص ۳۰۳ قوله وسنده حسن ورواه عنه طب کما تقدم ص ۱۱۸

قوله حدثنا الحسن بن علی ورواه ابو نعیم والبیهقی عن ابی امامة الباہلی رضی الله تعالیٰ عنه عن ہشام بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه مثله غیر ان فیه زیادة خمسة تصاویر لسادات انما لوط واسحٰق ویعقوب واسمٰعیل ویوسف علیهم الصلاة والسلام واختلاف فی لون موسیٰ علیه الصلاة والسلام وفی حلیة داود علیه الصلاة والسلام وقد ذکره بطوله فی الخصائص ص ۱۳۱ ۱۲

ص ۳۰۸ قوله قال القاضی معافر بن زکریا ۱۲

ص ۳۲۸ قوله فی الربعین صوابه فی اربع ۱۲

ص ۳۳۹ قوله من المنافقین جالس لا یصلی ۱۲

قوله وانت جالس لا تدخل فی الصلاة ۱۲

ص ۳۸۸ قوله فان الله قتله ای حب الله تعالیٰ وطاعته والقیام بامره قتله اذ لو لا ذلک لهان علیه خلع قمیص کان الله تعالیٰ البسه وکان الناس یریدون نزعه وما ہی خصلة تقتصر علیه ولا تعدوه بل انا ایضا فی ہذا معه اقتل کما قتل رضی الله تعالیٰ عنهما ہذا معنی ہذا الکلام القرشی ۱۲

ص ۴۱۵ قوله حمی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه ۱۲

المجلد السابع ص ۲ قوله عن ابی البصرة صوابه ابی نضرة بالنون والمعجمة ۱۲

قولہ جبیر او جبیر صوابہ جابر او جویبر والحدیث فی الادب حمفرد ص ۹۲ ۱۲

ص ۵ قولہ یدعو لی لحن صوابہ یدعو لی ۱۲

ص ۵۴ قولہ قال قال علی بن ابی طالب الذی فی منتخبہ فقال لی علی الخ ۱۲

قولہ بہا الامور صوابہ کما فی منتخبہ بالامور ۱۲

ص ۵۹ قولہ الی قبر عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ العالم الکامل العارف الجامع سیدی علیا المتقی وحمنی: ہذا الیس بابن عمرو بن العاص الباقی لعبد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسراط یلانہ اوالد جابر رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

ص ۶۰ قولہ عبداللہ بن ابی ماکان سائق ادخال اللعین فی باب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم وغفرلی الشیخ المسلمین ۱۲

ص ۶۱ قولہ فاسلموا ای لونفاقا فخادعنہ لہ والذین آمنوا ۱۲

ص ۱۰۳ قولہ وجاہ صوابہ جاء بالمہملۃ ۱۲

قولہ الدیلمی سیاتی من طب وابن منذ ق ص ۲۱۸ ۱۲

ص ۱۴۱ قولہ وقال ہذا ای زیاد ابیہ ۱۲

ص ۲۰۳ قولہ (ن عن اوس وابن مردویہ فی التفسیر ۱۲

ص ۲۰۴ قولہ حم ہ وابو یعلی وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ ۱۲

قولہ ک وصححہ ۱۲

قولہ فی البعث وابن عساکر ۱۲

قولہ عن ابن عباس وابن مردویہ بسند واہ ۱۲

ص ۲۰۶ قولہ کیف انتم صوابہ انعم بالعین بعد النون ۱۲

قولہ اربعین صوابہ اربعون کذلک فی الحدیث

ص ۲۰۷ قولہ لوادی قوم کنتم امواتا ۱۲

قولہ خفراد خاصیاکم ۱۲

قولہ ثم تمریہ بمبیتکم ۱۲

قولہ ثم تمریہ ثم یحییکم ۱۲

ص ۲۱۵ قولہ (ہ عن انس ویاتی عن ع ص ۲۱۹ ۱۲

ص ۲۱۷ قولہ ومضر انما اقول قالوا یا رسول اللہ الیس بیعۃ من مضر قال انما الخ ۱۲

ص ۲۱۸ قولہ حتی جاؤ صوابہ حاء بالمہملۃ کما فی مجمع البحار من حولی وحکم ۱۲

قولہ وابن مندۃ والدیلمی کما تقدم ص ۱۰۳ ۱۲

قولہ جاؤ جبابر ۱۲

قولہ ابن عساکر والحکم علی ما نظہر من الصواعق ص ۱۳۷ ۱۲

قولہ عب یاتی موصولا عن جابر بروایۃ ک فی الحدیث ۲۳۹ و ۲۳۱

ص ۲۱۹ قولہ عن انس مر بالبسط واخصر عن ابن ماجۃ ص ۲۱۵

ص ۲۲۰ قولہ جاؤ حکم صوابہ حاء وحکم ۱۲

ص ۲۲۲ قولہ وعرضہ الذی فی الدر المنثور ارضنا بالالف وہو الصواب ان شاء اللہ تعالی ۱۲

ص ۲۲۳ قولہ یا ابنۃ یعنی الانصار وقال ہذا لامراۃ حمزۃ رضی اللہ تعالی عنہما کما یاتی اول ص ۲۲۴ ۱۲

ص ۲۵۹ قولہ قیل لعبد اللہ بن عمرو ۱۲

قولہ یومئذ معاویۃ کان ہذا التحدیث من عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما فی امرۃ معویۃ رضی اللہ تعالی عنہ فلما حدث ان امیر المومنین یصلی بالناس سألہ احد الحضار ہل یکون ذلک فی امرۃ معویۃ قال لا ۱۲

ص ۲۶۶ قولہ او سمع کلامی وہو الخضر علیہ الصلاۃ والسلام ۱۲

ص ۲۶۸ قولہ من تحت للغارۃ بالغین وصوابہ بالنون کما یاتی ۱۲

قولہ ذکر م ورواہ بنحواہ ابن جریر فی سورۃ الانبیاء

وقد روی الحدیث مسلم عنه فی صحیحه والترمذی وابن ماجة والامام احمد مع نقص وزیادة ۱۲

ص ۲۳۲ قوله نغتها صوابه کما فی کف الرعاع ص ۱۵ فغنتها فقال ۱۲

قوله عن ایوب صوابه عن ابی ایوب کما فی کف الرعاع ص ۱۵۳ ۱۲

ص ۲۳۳ قوله الزمارة (خط عن علی) اسقط الناسخ هذا وجعل الحدیثین واحدا ۱۲

قوله بمثلها قط نقله عن هذا الکتاب فی شرح سفر السعادة فعزاه للدارقطنی والدیلمی فلعله جعل قط رمزا ویوافقه الزفی کف الرعاع نقل الحدیث الی حد لها ولم یذکر لفظة قط لکن لم یعزه الا للدیلمی الشئ آخر انه جعل الحدیث عن ابن عباس ۱۲

قوله الدیلمی سقط ذکر الصحابی وهو انس رضی الله تعالی عنه کما فی المقاصد الحسنة قال اخرجه الدیلمی من حدیث سلمة بن علی ثنا عمر مولی غفرة عن انس به مرفوعا ولا یصح کما قاله الصغوری ۱۲

ص ۲۳۴ قوله ص صوابه ض کما تقدم فی الصفحة الماضیة ۱۲

قوله وابن حلة صوابه عن حازم بن جبلة کما فی المیزان ۱۲

قوله ویکثر یکسر ۱۲

ص ۲۳۵ قوله اذ مر الشباب فعل صوابه لشباب اذ لا محل للتوقیف وسیاق الکلام یدل ان الماء هو النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

ثم وجدته کما قمته فی منتخبه المفری ۱۲

الجلد الثامن

ص ۱۷ قوله والالتفاع الذی فی طرف اللسان له والاقتناع ۱۲

ص ۴۳ قوله فسلموا لعل صوابه فسمّوا ای قولوا بسم الله ولا یبعد ان یکون ما تقدم ایضا فلیسم وفسمّوا یؤیده لحدیث لعبه ۱۲

ص ۶۹ قوله شریطا سندی مان ۱۲

قوله والقد بچهٔ گوسفند ۱

قوله فی الطریق ای الزموا الطریق ۱۲

ص ۹۰ قوله (ت عن جابر) لیس عنده فیما رأیت الا ذکر صوت واحد واختصر ذکر صوت المنعمة ۱۲

ص ۲۴۴ قوله عن انس ویاتی آخر الصفحة الآتیة عن ابن عدی وابن عساکر عنه ۱۲

ص ۲۵۱ قوله (ن عن ابی هریرة) الذی فی التیسیر ت وهو صواب لاشک فانه فی الجامع ولم اره للنسائی ۱۲

ص ۲۵۲ قوله عبد بن حمید وابن ابی شیبة کما فی الدر المنثور ۱۲

ص ۲۵۶ قوله او بنصف دینار الذی فی د ص ۳۵ فلیتصدق بنصف دینار اهـ ۱۲

قوله (د عن ابن عباس) نعم هو عند ن ص ۴۸ ~~نعم هو عند ت ص ۴۷~~ و ۵ ص ۸۸

قوله (د ت ن لم اره لابی داود ص ۳۵ ولا النسائی ص ۶۸ نعم هو عند ت ص ۴۷

ص ۲۵۷ قوله عنه ذلک لعل اللفظة عن کما تدل علیه الاحادیث السابقة وما ذکر المؤلف فی آخر هذا الحدیث ۱۲

ص ۲۷۱ قوله حم ق لم اره بهذا اللفظ لهما ۱۲

ص ۲۹۱ قوله وابن جریر قطق وابن ابی حاتم ۱۲

ص ۳۰۵ قوله بخمسین دینارا کذا هو فی منتخبه ص ۲۱۶ والذی فی سنن الدارمی ص ۱۳۲ فامره ان یتصدق بخمس دینار وکذا ذکره فی المرقاة خمس دینار وفی مرسل آخر عند ابی داود هنا العبد بخمسی دینار بالتثلیثة فی النسخ الثلثة فالذی وقع ههنا بعید جدا ۱۲

اردوان بخمس قو

قوله وحسن الدارمی ۱۲

ص ۳۱۱ قوله الا محمد صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

ص ۳۴۳ قوله فکانها ای بلغته ۱۲

قوله ذلک فلنیت ای ما افتیت به زینب رضی الله تعالی عنها ۱۲

اصابہ فی معرفۃ الصحابہ

کتاب کا تعارف:۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تراجم احوال پر ایک بہت ہی جامع اور ضخیم کتاب چار جلدوں میں ہے۔ اس کی تالیف سے قبل تیسری صدی ہجری میں امام ابو عبداللہ محمد بن سعد الزہری نے خاص صحابہؓ کے حالات پر ایک ضخیم کتاب مرتب کی تھی جو طبقاتِ ابنِ سعد کے نام سے مشہور ہے۔ ابن سعدؒ کے بعد پانچویں صدی ہجری میں حافظ امام ابو عمر یوسف بن عبد البرّ اندلسی نے اس موضوع پر ایک بہت ہی ضخیم کتاب "الاستیعاب" کے نام سے مرتب کی۔ ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابنِ اثیر نے "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" تالیف کی۔ نویں صدی ہجری میں اصابہ فی معرفت الصحابہ مرتب ہوئی۔ جس میں ان تینوں مذکورہ کتب کے بنیادی نکات یا مواد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

مصنف کا تعارف:۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ کے مولف علامۂ شہیر حافظ احمد بن علی حجر عسقلانی شافعی ہیں۔ علامہ حجر عسقلانی ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد الکنانی العسقلانی المصری (۷۷۳ھ) مصر میں پیدا ہوئے۔ آپ زبردست محدث فقیہ اور کثیر التصانیف صاحبِ قلم تھے۔ چونکہ آپ نے ۸۵۲ھ میں انتقال کیا اس لیے آپ کا شمار نویں صدی ہجری کے حفاظ و محدثین اور فاضلوں میں کیا گیا ہے۔ آپ کی شہرت کا خاص موجب آپ کی بعض گرانمایہ کتب ہیں۔ ان تمام تصانیف میں فتح الباری شرح بخاری، ہدی الساری (شرح بخاری) تہذیب التہذیب، اصابہ فی معرفۃ الصحابہ اور الدرر الکامنہ فی الاعیان المأۃ الثامنہ، نخبۃ الفکر ہے۔ ویسے آپ کی گرانمایہ تصانیف کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔

امام احمد رضاؒ نے آپ کی اسی مشہور تالیف "اصابہ فی معرفۃ الصحابہ" پر حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ص ۴ قولہ علی ثلاثۃ اقسام فالاول صحۃ الروایۃ والثانی تنوفہا والثالث الوجہ الآخر سوی الروایۃ لکونہ امر وکانوا لا یؤمرون الا الصحابیا وکونہ مکیا او طائفیا او انصاریا اسلم فی حیاۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

ص ۶ قولہ وبذا التفسیر حیث نسب الی الحافظ مع وجودہ عند المحدثین ۱۲

ص ۵ قولہ احد لحجۃ الوداع بل کلہم اسلموا قبلہا وشہدوہا کما یاتی ص ۲۳

ص ۹ قولہ عمرو الاسود بن ابی البختری اقول لکن ذکر فی الکامل ج ۳ ص ۹۹ عن الاشتر انہ قتل یوم الجمل آخذ الخطام الجمل ۱۲

ص ۱۰ قولہ حدثنی ابی الذی فی المسند فی ضمن مسند عبد اللہ بن عمرو العاص ج ۲ ص ۲۰۱ عن صدقۃ بن ابیلۃ حدثنی معنی بن ثعلبۃ المازنی والحی بعد قال حدثنی الاعشی المازنی الحدیث ۱۲

ص ۱۰ قولہ صحبتہ واعوذ باللہ ان یکون صحابیا فقد ذکر فی الکامل ج ۳ ص ۱۰۱ انہم لما وضعوا ہودج ام المومنین صلی اللہ تعالی علی بعلہا الکریم وعلیہا وبارک وسلم جاء المذکور فاطلع فی الہودج فقالت الیک لعنک اللہ فقال واللہ ما اری الا حمیراء فقالت لہ ہتک اللہ سترک وقطع یدک وابدی عورتک فقتل بالبصرۃ وسلب وقطعت یدہ ورمی عریانا فی خربۃ من خرابات الازد اھ ۱۲

ص ۱۱ قولہ اعتقب دراسو فی الزرقانی ج ۳ ص ۳۲ ۱۲

ص ۱۱ قولہ وبنی رسول اللہ تاتی الابیات مع زیادات فی ساریۃ ۱۲

ص ۱۹۴ قوله احمد بن جعفر احمد بن جحش لذکر فی کنز العمال ج ۲ ص ۱۹۰ وان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم صدقه علی شعره ولم یذکره فی المنتخب الا تومن من الغلط والله تعالی اعلم ۱۲

ص ۲۸۴ قوله یستغفرهم یستغفرهم بالفاء ۱۲

ص ۲۹۲ قوله یضحکک تضحک ۱۲

ص ۳۰۶ قوله وحرم صوابه هدم بالدال ۱۲

قوله مسعدة ویاتی فی الباء هدم بن مسعود ۱۲

ص ۳۲۶ قوله وصیفها وضیفها ۱۲

ص ۳۳۴ قوله یقال ان لابیه اقول لبکر الاسد کما ذکر فی کنز العمال ج ۲ ص ۱۷۹ وان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم شعره وعلمه سورة الاخلاص ۱۲

ص ۳۸۸ قوله فرجع مرجع ۱۲

ص ۴۰۲ قوله فی ترجمة هذا الخطأ فاحش منهم نشا من اشتراک الاسمین ۱۲

قوله عن علی بن یزید الحدیث فی تفسیر ابن جریر والبغوی بالطریق المذکور ۱۲

ص ۴۰۳ قوله ولا عمر ولا عثمن ۱۲

قوله فالظاهر ای الواضح الجلی البین الذی لا یکن غیره ۱۲

ص ۴۱۱ قوله حرتم دم ۱۲

ص ۴۱۵ قوله من استفهامیة ۱۲

ص ۴۳۳ قوله الحدیث مذکور فی خلق میکائیل من الجامع الکبیر کنز العمال ۱۲

ص ۴۴۰ قوله منافقوهم کانه اراد والله تعالی اعلم الخوارج الذین کان یقال لهم القراء ۱۲

ص ۴۶۲ قوله وبین جبیر ذکر الحافظ فی التقریب جبیر بن نفیر بن مالک الحضرمی وقال ثقة جلیل من الثانیة مخضرم ولابیه صحبة فکانه [illegible] الا فی عهد عمر اھ ۱۲

قوله فی جبیر الکندی انما تقدم جبیر الکندی ولم یتقدم ذکر الفرق وما یلیه [illegible] ۱۲

ص ۴۸۴ قوله افضل الناس ای للفقراء والمساکین لکثرة جوده رضی الله تعالی عنه لفقیره ما یجده ۱۲

ص ۴۸۹ قوله موصولة عند الدارقطنی فی غرائب مالک والبیهقی فی الدلائل والخطیب فی رواة مالک وابی نعیم فی الدلائل ۱۲

قوله واخری اخرجها معاذ بن المثنی فی زوائد مسند مسدد کما فی اللآلی ص ۱۰۷ ۱۲

قوله منصور بن دینار الذی فی اللآلی ص ۱۰۷ منصور بن دینار ۱۲

ص ۵۰۶ قوله وهذا حدیث غریب قلت واورده ابن الجوزی فی الموضوعات ۱۲

ص ۵۵۴ قوله وشهد معه الجمل و [illegible] صاحب الکامل فنقل عن ابی جعفر الطبری جوابا اعتزل عن الزبیر آخر ص ۱۰۴ ج ۳ ۱۲

ص ۵۵۷ قوله فی صفة المسجد الذی رأیت فی مسند احمد مقدم المسجد ۱۲

قوله ونقل عن بعض اهل العلم ذکره السهیلی فی الروض کما نقل الزرقانی ج ۷ ص ۲۵۳ وقد رایته ایضا فی الخصائص الکبری للامام السیوطی فراجعها ۱۲

ص ۵۶۴ قوله قلت سیاتی قلت لم ار فی ذلک الرد شیئا یعول علیه ۱۲

ص ۶۱۹ قوله خذیلها جذیلها ۱۲

ص ۶۵۱ قوله ماکان وما یکون الذی فی الصحیح بابه بینا فی کتاب الفتن اخبرنی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بما هو کائن الی ان تقوم الساعة الحدیث ولیس فیه لفظ ماکان ۱۲

ص ۶۵۶ قوله ذکر من قال ویاتی تمه للحافظ ان فی ذکره فی الصحابة وقفة عندی ۱۲

قوله الا واحد اقول هذا الاستثناء غیر معروف فی الصحاح ولا محفوظ وهو مخالف لنص القرآن العزیز لقد رضی الله عن المؤمنین فلا یعبؤ به فتثبت ۱۲

ص ۶۶۹ قوله وکان مع ذلک اقول رد العلماء بانه رضی الله تعالی عنه کان یهاجی الکفرة فلو ثبت علیه ذلک لعیروه به ۱۲

ص ۶۷۱ قوله وغیرهما کابی نعیم وله لفظ طبیب جلیل مذکور فی منتخب الکنز ج ۵ ص ۱۱۷

ص ۶۲۵ قوله ترف عين ترق عين لقبة كما في جامع الصغير ۱۲

ص ۶۰۹ قوله ويقال انه مات مسموما اقول هذا الذي مرضه حافظ ههنا جزم به في التقريب فقال مات شهيدا بالسم اھ وقال ابن حجر في تقرب الصواعق بموته مسموما شهيدا جزم غير واحد من المتقدمين كقتادة وابي بكر بن حفص والمتاخرين كالزين العراقي في مقدمة شرح التقريب ۱۲

ص ۶۲۷ قوله سنظر اكان اوجع ههنا خطأ من الناسخ والذي في مواهب اللدنية فنظر صلى الله تعالى عليه وسلم الى شيء لم ينظر الى شيء اوجع لقلبه منه ۱۲

ص ۶۳۴ قوله من حديث ابي هريرة وهذا الحديث رواه الحاكم والبيهقي والبزار والطبراني قال في الفتح باسناد فيه ضعف الخ ۱۲

ص ۷۳۳ قوله ابي رافع انه عده ذاك الى ما تضعيفه غير مرة ۱۲

ص ۷۴۸ قوله في نسق سند واحد ۱۲

ص ۹۲۹ قوله ابي رافع ذاك الضعيف ۱۲

ص ۸۵۴ قوله خالد بن الوليد الانصاري + قلت الذي في الكامل ج ۲ ص ۱۳۰ قتل فيها مع علي من المهاجر بن خالد بن الوليد وله صحبة اھ ۱۲

ص ۸۷۱ قوله الباجي الناجي لانه من بني ناجية ۱۲

ص ۔ قوله يوم الجمل مع ام المؤمنين كما يظهر من الكامل ۱۲

ص ۸۰۵ قوله ب دسع على خلف فيه كما ياتي في الترجمة بعده ۱۲

ص ۸۷۷ قوله ابو الهيثم في اجابة ايضا خلف شديد كما ياتي في الكنى ۱۲

ص ۸۰۸ قوله في القلب لعل ههنا سقط واصله النفث في القلب والقاب متعلق الخ ۱۲

ص ۸۹۱ قوله وابي الحسن هو الآتي ذكره ص ۹۲۶ ۱۲

ص ۹۲۶ قوله ابن جهضم هو ابو الحسن علي بن عبد الله بن جهضم الصوفي رحمة الله تعالى عليه ذكره الذهبي على عادته في ميزان فقال روى عن ابي الحسن علي بن ابراهيم مسلمة القطان

واحمد بن عثمان الادمي والخلدي وطبقتهم توفي سنة ۴۱۴ ۱۲

ص ۹۳۲ قوله وقال المرزباني اخرج البيهقي وابو سعد في شرف المصطفى قال المرزباني الخ ۱۲

قوله موات موالي ۱۲

قوله ثم اجزال اخزال ۱۲

قوله فركبت فوكبت ناخبته تعيش بنفسها حمر تخب به على الاكمات ۱۲

قوله في الدلائل وابن سنتى ايضا كما يدل عليه ما ياتي ص ۹۸۶ ۱۲

قوله الذال المعجمة من اول الاسم منها ۱۲

ص ۹۴۹ قوله عن ابيه خوات بن صالح ۱۲

قوله عن جده صالح بن خوات ۱۲

ص ۹۵۹ قوله اورده البخاري اي في غير صحيحه لان خالد بن يمين وعمر بن شعيب ليس احد منهما من رجال صحيحه والظاهر ان المراد اورده في تاريخه ۱۲

ص ۹۶۲ قوله فما ادري اراد في حديث المزيد ۱۲

ص ۹۷۳ قوله وسياتي زيد بن كعب رحمه الله فلم يذكر في زيد على قوله زيد بن كعب في دريد بن كعب اھ ۱۲

ص ۹۸۸ قوله عدوه على عدوه قلت ومن العرب من يعين صديقه على عدوه وان كان على غير دينه ۱۲

ص ۱۰۲۶ قوله واسلم في زمن ابي بكر قلت فعلى هذا كان ينبغي تحويله الى القسم الثالث ۱۲

ص ۱۰۴۰ قوله وابو عمر والنسائي في الكنى تقدم في الربيع بن زياد ۱۲

ص ۱۰۶۰ قوله في عشرة من قومه الحديث قال الواقدي كان رفاعة وفد على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في ناس من قومه قبل خروجه الى خيبر فاسلموا وعقد له على قومه زرقاني ج ۲ ص ۲۸۵ ذكر فتح وادي القرى ۱۲

ص ۱ قوله جهم بن قثم وسياتي في مطر بن هلال ۱۲

ص ٢١ قوله الملائكة مشهور والصواب انه صلى الله تعالى عليه وسلم مرسل اليهم فكان ينبغي ذكره وذكر من عرف اسمه من الملئكة ١٢

ص ٥٩ قوله بجيبى بجبى ١٢

ص ٧٠ قوله افظ زيد اقول الذى فى نسخ ثلث للسنن الطبع القديم والطبع الجديد ص ١٨١ وطبع مصر على هامش الزرقانى ص ٣٥١ ان جدهم زيدا الخ ١٢

ص ٧٩ قوله محمد بن حسين مر ج ا ص ١٨٩ محمد بن حسن ١٢

قوله حسين بن على بن ابى طالب ١٢

ص ٩٠ قوله ورواه عبد الرحيم الذى فى اللآلى ص ١٠٥ من سياق الخطيب عبد الرحمن بن ابرهيم ١٢

قوله وله طريق اخرى فصلنا طرقه فى جزاء الله عدوه ١٢

ص ٩٢ قوله استخافه استلحقه ١٢

ص ١٠٥ قوله اخرجه يونس قلت والترمذى فى شمائله ١٢

ص ١٢٣ قوله ابو الحصين بن لقمان الظاهر انه تصحف من لقيم فانه كما يأتى فى لقمان لقمان بن لقيم ١٢

قوله رجلا سركم الذى فى الزرقانى من ابن شاهين البغوى لكم عاشرا اعقد لكم لواء فدخل طلحة بن عبيد الله فعقد لهم لواء اجعل شعارهم يا عشرة فهو الى اليوم كذلك تخ ج ٢ ص ١ وقد مر فى الكتاب فى بشر بن الحارث ص ٢٠٦ ١٢

ص ١٦٢ قوله وغيرهم منهم معوية كما فى النسائى ١٢

ص ١٦٧ قوله عمارا غارا كما فى الكامل ١٢

ص ١٩٨ قوله بهجة لهجة ١٢

ص ٢١٠ قوله او الغامدى يأتى فى مالك اقول ذاك الذى يأتى فى مالك بن عمرو فان الآتى استشهد فى الاحزاب فدفنه النبى صلى الله تعالى عليه وسلم وهذا انما مات فى زمن معوية فكان على الحافظ افراده ١٢

ص ٢٥٢ قوله ما للدين نافية ١٢

ص ٣٣٢ قوله له ادراك اى بالزمان ولذا قال فى التقريب مخضرم ولذا عده فى القسم الثالث ١٢

ص ٣٤٢ قوله فى حدود السبعين الذى فى تقريبه فى حدود الثمانين ١٢

ص ٣٧٢ قوله من طريق زيد بن الشخير صوابه يزيد كما فى المسند ج ٣ ص ٤٨٣ وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير نسب لجده ١٢

ص ٤٧٨ قوله ان هؤلاء لعل ههنا سقطا والذى فى الزرقانى ج ٣ ص ٢٧٩ اسرواية ابن ابى خيثمة والزبير بن بكار عمن سمع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يمازح ابا سفين فى بيت ام حبيبة وابو سفين يقول والله ان تركتك فتركتك العرب ولم ينتطح بعدها جماء ولا قرناء وهو صلى الله تعالى عليه وسلم يضحك ويقول انت تقول ذا يا ابا حنظلة اه ١٢

قوله تركتك عن الجدال والحراب ١٢

قوله ان انتطحت نافية ١٢

ص ٥١٠ قوله وروى ابن منده والخطيب كما فى الميزان ١٢

ص ٥٣٩ قوله سلمة مسلمة الفهرى ١٢

ص ٥٩٧ قوله طليقين طليعين ١٢

ص ٥٩٨ قوله ويقال انه استشهد قلت وقع فى الكامل ذكره فى خلافة على ص ٢٨٧ ج ٣

ص ٦١٥ قوله العاقب العرانى صوابه النجرانى ١٢

ص ٦٧٩ قوله عبد الله بن احمد اقول الحمد لله بل رواه احمد نفسه فى المسند حدثنا محمد بن ابى بكر المقدمى ثنا ابو معشر البراء ثنى صدقة بن طيسلة ١٢

قوله ذراية الاستيعاب ما فى المتن هو الصواب ١٢

ص ٦٨٠ قوله يأتى فى ابين صوابه يأتى فى عمرو ص ١٣٣ ١٢

ص ٧١١ قوله بالفى الف هذا هو الصحيح نظرا الى شان عبد الله وعظمته ١٢

ص ۷۱۳ قوله ذکره فی ترجمة الحباب الفزاری ج ۱ ص ۶۱۸ انه کان قد ادرک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وروی حدیثاً فیه ذکر اتیان الحباب النبی صلی الله تعالی علیه وسلم واسلامه رواه البغوی وابراهیم الحربی ۱۲

تنبیه عبد الله بن حاجب بن عامر بن المنتفق العقیلی العامری ابو الاسود العامری روی ابوبکر بن ابی شیبة عن الاسود العامری عن ابیه تعالی صلیت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیه ودعا الحدیث فان کان عبد الله بن حاجب هذا هو المذکور فی ترجمة الحباب سقط ما قال الحافظ فی التقریب فی هذا انه مجهول والافلاجل روایة ابن شیبة کان یجب ان یذکر عبد الله بن حاجب العامری فی القسم الرابع تنبیها علی انه لیس صحابیا ولم یذکر فی شیء من الاقسام الثلثة الباقیة فلیحرر والله تعالی اعلم ۱۲

ص ۷۱۵ قوله من الرضاعة تقدم وسیاتی القسم الثالث مستقلا ۱۲

ص ۷۲۱ قوله وابن ابی عاصم والطحاوی فی معانی الآثار فی باب المشی بین القبور بالنعال ص ۲۹۴ ولفظه بسنده الی مجمع بن یعقوب الانصاری عن محمد بن اسمعیل قال قیل لعبد الله بن ابی حبیبة ما تذکر من رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال رایت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم صلی فی نعلیه ۱۲

ص ۷۲۷ قوله والعصر تواصیا بالحق وتواصیا بالصبر ۱۲

ص ۷۷۰ قوله فقلت استغفر وفی شمائل الترمذی انه قال غفر الله لک یا رسول الله قال ولک ۱۲

قوله الخاتم فالتقمته فوجدته ینم علی مسکا ۱۲

ص ۷۸۴ قوله وهو غیر عبد الله جزم به الحافظ فی التقریب فی علقمة ۱۲

ص ۸۰۱ قوله هاک ای خذ ۱۲

ص ۸۳۳ قوله قلت ثم من فذکر فیه سقط فی الحدیث بعد قال عمر قلت ثم من فعد رجل فسکتُ

مخافة ان یجعلنی فی آخرهم ۱۲

ص ۸۵۶ قوله ابو داود ولقوله جزم الحافظ فی التقریب فی علقمة ۱۲

قوله ولا نعیبه لعل صوابه منقصیه ۱۲

قوله هو عبد الله بن سنان واختاره الحافظ فی التقریب ومرض کون ابیه عبد الله بن عمرو ۱۲

ص ۸۶۲ قوله عبد الله بن عوف الذی یاتی ص ۱۰۲۳ ابن ابی عوف ۱۲

ص ۸۸۲ قوله فی ترجمة الحرث بل فی ترجمة بشر بن الحارث ۱۲

ص ۸۹۰ قوله وابو الطفیل بل قال فی المرقاة روی عنه ابوبکر وعمر وعثمن وعلی ۱۲

ص ۸۹۲ قوله واخرج الترمذی قلت بل هو فی الصحیحین کما فی المشکوة فسبحن من لا ینسی ۱۲

ص ۹۲۵ قوله الاختلاف فی اسم ابیه اقول عبد الله الزرقی هو رفاعة بن رافع الزرقی یدل علیه ما فی مسند احمد ج ۳ اول ص ۴۳۳ ۱۲

ص ۹۲۸ قوله ابو علقمة الراجح کما رجحه الحافظ فی التقریب وجنح الیه ههنا فی عبد الله بن عمرو ان والد علقمة عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بکر ۱۲

قوله تقدم تقدم ص ۸۵۶ ان فی والد علقمة خلافا فقیل عبد الله بن عمرو وقیل عبد الله بن سنان ۱۲

ص ۹۳۴ قوله ابو عبد القدسی الذی فی المنتخب الحرشی ثم المناری فلیحرر ۱۲

قوله عن عبد الله الکدیر الذی فی المنتخب عن عبد الله الکدیر بن ابی طلاسة بن عبد الجبار بن الحارث بن مالک الحرسی ثم المناری عن ابیه عن جده ابی طلاسة عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک قال وفدت الخ ۱۲

قوله ان ابن عبد الجبار لفظ ابن من زیادة الناسخ فان الترجمة لعبد الجبار وقد ذکر فی منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۱۵ علی الصواب ۱۲

قوله ان یعیننی الذی فی المنتخب یغیثنی ۱۲

ص ۹۴۳ قوله والترمذی فی جامعه ۱۲

قوله عن مالك بن يخامر ہکذا ہو فی نسختنا الترمذی مالك بن يخامر قال فی التقريب مخضرم
ويقال له صحبة اما ہذا الكتاب فقد تكرر فيه ہذا اللفظ فی ہذين الورقتين فكتب فی كل موضع
مالك بن عامر والله تعالى اعلم ١٢

ص ٩٧٤ قوله واما رواية شريك الصواب بشر بن بكر كما تقدم وكذا ہو فی الترمذی ١٢

ص ٩٧٥ قوله فيه اى قيس عن خالد عن ابن عباس وانما ہو عنه عن ابن عائش ١٢

قوله قلت لاحمد بن جابر بن حنبل ١٢

قوله عن خالد عن ابن عائش ١٢

قوله عن ابی قلابة عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله اخرجه الترمذی اقول الذی فی نسخة الترمذی عن ايوب عن ابی قلابة عن ابن عباس
وقال فی اخره وقد ذكروا بين ابی قلابة وابن عباس رجلا فساق رواية قتادة عن ابی قلابة
عن خالد عن ابن عباس ١٢

قوله واحمد اقول قال ابن الجوزی فی العلل قد رواه احمد فی مسنده باسناد حسن فساق با
سناده الى عبد الله بن احمد الامام قال حدثنی ابی قال نا عبد الرزاق نا معمر عن ايوب عن ابی
قلابة عن ابن عباس ان النبی صلى الله تعالى عليه وسلم فذكره وبالجملة فهو موصول عند
الترمذی واحمد كليهما والله تعالى اعلم ١٢

قوله عن ثوبان قلت اخرجه البزار كما فی الخصائص ١٢

قوله واما رواية ابی سلام ہو الراوی الاخر عن ابن عائش الزائد بينه وبين النبی صلى الله تعالى
عليه وسلم مالكا ومعاذ بن جبل كما تقدم من رواية ابن خزيمة والترمذی ١٢

ص ٩٧٦ قوله ہذا الطريق لكن زعم الدارقطنی كما تقدم فی العلل ان المحفوظ ان خالد بن اللجلاج
رواه عن عبد الرحمن لم يسمعه من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انما رواه عن مالك بن يخامر
عن معاذ اھ ١٢

قوله عن عبد الرحمن بن عائش عن النبی صلى الله عليه وسلم ١٢

قوله عن معاذ عن النبی صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله اليمامی ہو الصحيح ١٢

قوله ابی كثير ہو الصواب ١٢

ص ١٠٢٤ قوله وقد اشرت الى ذلك اقول قد ذكر فی العبادلة ص ١٧٤ ونقل عن ابن الكلبی ان النبی
صلى الله تعالى عليه وسلم غير اسمه فسماه عبد الله وسيذكره بعد اسطر ايضا فلا ادری ما معنى ہذا
الاستبعاد ہنا الا ان يريد به تائيد مقال ابن الكلبی من جهة العقل لكونه ضعيفا فی باب النقل ١٢

ص ١٠٢٨ قوله فی عبد الله بن كعب لم يسبق ثمه الا انه ياتی فی عبد عمرو فان النبی صلى الله تعالى عليه وسلم
غير اسمه ١٢

ص ١٠٣٠ قوله ہو العاقب تقدم ص ٣١٥ فی ذكر السيد ١٢

قوله الترمذی من حديثه باسم عبد المطلب ١٢

ص ١٠٣٦ قوله البغوی واشار الى ترجمة المطلب كما ياتی فيه ١٢

قوله وصوب الطبرانی قلت لكن الحافظ نفسه اشار فی التقريب الى تضعيفه فقال عبد
المطلب بن ربيعة بن الحارث بن عبد المطلب صحابی سكن الشام ويقال اسمه المطلب
ثم رأيته ذكره فی الميم واشار الى تضعيف الاول فقال المطلب ابن الحارث بن عبد المطلب
صحابی قيل انه عبد المطلب تقدم اھ والله تعالى اعلم ١٢

ص ١٠٤٣ قوله عبد الحرث قلت لم يتقدم ثمه ١٢

ص ١٠٦٩ قوله استشهد باحد قلت مر فی اخيه زيد شهوده بدرا ١٢

ص ١١١٥ قوله وشهد صفين وكذا الجمل كما يظهر من الكامل ج ٣ ص ٩٩ ١٢

ص ١١٢٣ قوله بسند الضعيف بل ساقط رواه عبد الرزاق عن يحيى بن العلاء الرازی بالوضع عن بشر
بن نمير متروك متهم وسياتی فی عمرو بن قرة فان ہذا الحديث تتمة حديث عمرو عند عبد الرزاق ١٢

ص ۱۲۱۲ قوله السبب النثبت ۱۲

ص ۱۲۳۲ قوله الزبیر بن عمار الغسابة الثقة ۱۲

ص ۱۲۵۶ قوله باحد فلما باحدهما وتح لاحاجة الی البیاض ۱۲

جلد سابع
ص ۱۴

قوله تقدم نعله یشیر الی علقمة بن الاعور السلمی الی الاعور لکن لم یذکر ثم نسبه وذکر عن یونس بن بکیر علقمة بن الاعور بن قطبة وهو مخالف لهذا النسب فالله اعلم ۱۲

ص ۲۱۱ قوله لایلوالفی ابد صوابه استی ۱۲

ص ۲۱۳ قوله منتقفة صوابه سَبَبَة کما فی سیرة ابن هشام ۱۲

ص ۲۱۴ قوله عبد المطلب وابی ان یقول لا اله الا الله بکذا المسلم فی الحج وللبخاری فی الجنائز وفی المغازی ۱۲

ص ۲۱۵ قوله فهو مرسل اقول وصله العقیلی وتمام فی فوائده وابن عساکر عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما کما فی کنز العمال ۱۲

قوله ما بدل علی اسلامه انما یدل علی ابن ما فعلت ما فعلت الا لهان لک حماو لولا ها لم افعل هذا القدر ایضا ۱۲

ص ۲۱۸ قوله عن الحسین بن علی لعل صوابه عن علی فان الحسین رضی الله تعالی عنه لم یدرک ابا طالب ولم یره وانما ولد بعد موته بسنین ۱۲

ص ۵۹۷ قوله ثم ثبت یَثِبُ ۱۲

ص ۵۹۸ قوله وانه یخبر یجبّر ۱۲

ص ۶۰۰ قوله تستامننی تسامینی ۱۲

ص ۶۰۵ قوله اولئکن اوّلکن ۱۲

ص ۶۰۸ قوله لم تحفظ عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ۱۲

ص ۶۷۶ قوله عن امه لعل صوابه عن ابیه بدلیل ما یأتی من انه لا یصح لنافع سماع من ام سلمة ۱۲

ص ۶۷۷ قوله وفی الصحیحین اقول رواه البخاری فی تقصیر الصلاة تعلیقا من طریق سالم وفی العمرة وفی الجهاد باب سرعة السیر وصلا من طریق اسلم ولیس فیه فی المواضع الثلثة ذکر رجوع ابن عمر من الحج ولم اقف علیه فی صحیح مسلم ایضا والحافظ ادری والله تعالی اعلم ۱۲

ص ۶۹۴ قوله وهو واه ولکن ما ذکر فیه کله صحیح ثابت بوجوه آخر ۱۲

ص ۷۲۵ قوله تنکحها صوابه تملکتکها کما نقل الزرقانی عن السیرة الکبری ۱۲

ص ۷۳۶ قوله عن سعید صوابه معبد ۱۲

قوله واخرجه النسائی من طریق المذکور ۱۲

قوله عن سعید صوابه معبد ۱۲

ص ۷۸۰ قوله ما غَرَت ما غَرِت ۱۲

ص ۷۹۳ قوله تفخیم تقحّم ۱۲

ص ۹۰۱ قوله لئن سقیتها ای لا تسقها الماء بعد افطارها ایضا وان سقیت لا وقعن بک ۱۲

قوله کذلک بلا ماء ۱۲

ص ۹۰۲ قوله عن ابن الکلبی عن الکلبی ۱۲

ص ۹۲۴ قوله ذکر الاسناد صوابه الاسوُد بالعین ذلک انها قالت یا رسول الله الا آل فلان فانهم کانوا اسعدونی فی الجاهلیة فلا بد لی من دون اسعدهم فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الا آل فلان رواه مسلم ۱۲

ص ۹۵۵ قوله عوف عون ۱۲

ص ۹۵۶ قوله ابهم امحصه ۱۲

ص ۹۷۷ قوله موتمة ای ذات ایتام ۱۲

ص ١ قوله فی ترجمة جهم بن قثم وسیأتی فی مطرف بلال ١٢

ص ٢٦ قوله الملائکة مشهور والصواب انه صلی الله تعالی علیه وسلم هو مرسل الیهم فکان ینبغی ذکره

قوله وذکر من اعرف اسمه من الملئکة ١٢

ص ٥٣ قوله من فبه فئة ١٢

ص ٦٠ قوله لفظ زید اقول الذی فی نسخ الثلث للسنن الطبع القدیم والطبع الجدید ص ١٨١

وطبع مصر علی هامش الزرقانی ص ٣٥١ ان جهم زیدا الخ ١٢

ص ٧٩ قوله محمد بن حسین مرج ا ص ١٨٨ محمد بن حسن ١٢

قوله حسین بن علی بن ابی طالب ١٢

ص ٨٠ قوله ورواه عبد الرحیم الذی فی اللآلی ص ١٠٥ من سیاق الخطیب عبد الرحمن بن ابرهیم ١٢

قوله وله طریق اخری فصلنا طرقه فی جزاء الله عدوه ١٢

ص ٨٢ قوله ثم استخافه استلحقه ١٢

ص ١٠٥ قوله یونس بن بکیر قلت والترمذی فی شمائله ١٢

ص ١٢٣ قوله والو الحصین بن لقمان الظاهر انه تصحف من لقیم فانه کما یاتی فی لقمان لقمان بن لقیم ١٢

قوله رجلا سرکم الذی فی الزرقانی من ابن شاهین البغوی لکم عاشرا اعقلکم لوای

فدخل طلحة بن عبید الله فعقد لهم لواء وجعل شعارهم یا عشرة فهو الی الیوم کذلک الخ ج ٤

ص ٧ وقد مر فی الکتاب فی بشر بن الحارث ص ٣٠٦ ١٢

ص ١٦٦ قوله وغیرهم منهم معوية کما فی النسائی ١٢

ص ١٦٧ قوله عمارا عاشرا کما فی الکامل ١٢

ص ٢١٠ قوله او الغامدی اقول ذاک الذی یاتی فی مالک غیره فان الآتی استشهد فی الاحزاب فدفنه

النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وهذا انما مات فی زمن معوية فکان علی الحافظ افراده ١٢

ص ٢٢٤ قوله

ص ٢٢٤ قوله ادرک ای بالزمان ولذا قال فی التقریب مخضرم ولذا عده فی القسم الثالث ١٢

ص ٢٢٥ قوله فی حدود السبعین الذی فی تقریبه فی حدود الثمانین ١٢

ص ٢٤٣ قوله من طریق زبید صوابه بزید کما فی المسند ج ٣ ص ٤٨٣ وهو بزید بن عبد الله بن الشخیر

لنسب لجده ١٢

ص ٢٧٨ قوله ان هولاء محل ههنا سقط والذی فی الزرقانی ج ٣ ص ٢٧٩ بروایة ابن ابی خیثمة

والزبیر بن بکار عمن سمع النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یمازح ابا سفین فی بیت ام حبیبة

وابو سفین فی بیت یقول له ترکتک فترکتک العرب ولم تنتطح بعدها جماء ولا قرناء

وهو صلی الله تعالی علیه وسلم یضحک ویقول انت تقول هذا یا ابا حنظلة اهـ ١٢

قوله ترکتک عن الجدال والحرب ١٢

قوله ان نافیة ١٢

ص ٥١٠ قوله وروی ابن مندة والخطیب کما فی المیزان ١٢

ص ٥٣٩ قوله عن جنب سلمة مسلمة الفهری ١٢

ص ٥٩٧ قوله طلیقین طلبقین ١٢

ص ٥٩٨ قوله انه استشهد قلت ووقع فی الکامل ذکره فی خلافة علی ج ٣ ص ٤٣ ١٢

ص ٦١٥ قوله العاقب الحرانی صوابه النجرانی ١٢

ص ٦٧٩ قوله عبد الله بن احمد اقول الحمد لله بل رواه احمد نفسه فی المسند حدثنا محمد بن ابی بکر

المقدمی ثنا ابو معشر البراء ثنی صدقة بن طیسلة الخ ١٢

قوله درایته الاستیعاب ما فی المتن هو الصواب ١٢

ص ٦٨٠ قوله فی ابن عمرو صوابه یاتی فی عمرو ص ١٢٤٤ ١٢

ص ٧١١ قوله بالفی الف هذا هو الصحیح نظرا الی شان عبد الله وعظمته ١٢

ص ٧١٣ قوله فی ترجمة الحباب الفزاری ج ا ص ٦١٩ انه کان قد ادرک النبی صلی الله تعالی علیه وسلم

واسلامه رواه البغوی وابن فہم الحربی ۱۲

تنبیہ عبد الله بن حاجب بن عامر بن المنتفق العقیلی العامری ابو الاسود العامری روی ابو بکر بن ابی شیبۃ عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا الحدیث فالکان عبد الله بن حاجب ہذا ہو المذکور فی ترجمۃ الحباب سقط ما قال الحافظ فی التقریب فی ہذا انہ مجہول والا فلاجل روایۃ ابن ابی شیبۃ کان یجب ان یذکر عبد الله بن حاجب العامری فی القسم الرابع تنبیہا علی انہ لیس صحابیا ولم یذکر فی شئ من الاقسام الثلثۃ الباقیۃ فلیحرر والله تعالی اعلم ۱۲

ص ۸۱۵ قولہ تقدم فی ترجمۃ وسیاتی فی القسم الثالث مستقلا ۱۲

ص ۸۲۱ قولہ وابن ابی عاصم والطحاوی فی معانی الآثار فی باب المشی بین القبور بالنعال ص ۲۹۴ ولفظہ السنن ابی مجمع بن یعقوب الانصاری عن محمد بن اسمعیل قال قیل لعبد الله بن ابی حبیبۃ ما تذکر من رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم قال رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم صلی فی نعلیہ اھ ۱۲

ص ۸۲۷ قولہ والعصر تواصوا بالحق وتواصوا بالصبر ۱۲

ص ۸۲۷ قولہ فقلت استغفر یا رسول الله وفی شمائل الترمذی انہ قال غفر الله لک یا رسول الله قال ولک ۱۲

قولہ الخاتم فالتقمتہ فوجدتہ ینم علی مسکا ۱۲

ص ۸۴۲ قولہ وہو غیر عبد الله جزم بہ الحافظ فی التقریب فی علقمۃ ۱۲

ص ۸۴۳ قولہ من قد ذکر رجالا فیہ سقط ففی الحدیث بعد قال عمر قلت ثم من فعد رجالا فسکت مخافۃ ان یجعلنی فی آخرہم ۱۲

ص ۸۵۶ قولہ ابو داود ولقولہ جزم الحافظ فی التقریب فی علقمۃ ۱۲

قولہ ماثنیتہ لعل صوابہ بنضیلہ ۱۲

قولہ ہو عبد الله بن سنان واختارہ الحافظ فی التقریب ورجح کون ابیہ عبد الله بن عمرو ۱۲

ص ۸۶۲ قولہ عبد الله بن عوف الذی یأتی ص ۱۰۲۳ ابن ابی عوف ۱۲

ص ۸۸۲ قولہ فی ترجمۃ الحرث بل فی ترجمۃ لبشر بن الحارث ۱۲

قولہ وابو الطفیل بل قال فی المرقاۃ روی عنہ ابو بکر وعمر وعثمن وعلی ۱۲

ص ۸۹۲ قولہ الترمذی قلت بل ہو فی الصحیحین کما فی المشکوۃ فسبحن من لا ینسی ۱۲

ص ۹۲۵ قولہ عبد الله الداری ہو ابن رتقدم اقول عبد الله الزرقی ہو رفاعۃ بن رافع الزرقی یدل علیہ ما فی مسند احمد ج ۳ اول ص ۴۲۴ ۱۲

ص ۹۲۸ قولہ ابو علقمۃ تقدم الراجح کما رجحہ الحافظ فی التقریب وجنح الیہ ہہنا فی عبد الله بن عمرو ان والد علقمۃ عبد الله بن سنان واما ابن عمرو فوالد بکر ۱۲

قولہ تقدم تقدم ص ۸۵۶ ان فی والد علقمۃ خلافا قیل عبد الله بن عمرو وقیل عبد الله بن سنان ۱۲

ص ۹۳۲ قولہ ابو عبید المحدسی الذی فی المنتخب الحرشی ثم المحاربی فلیحرر ۱۲

قولہ عن عبد الله الکدیر الذی فی المنتخب عن عبد الله بن الکدیر بن ابی طلاسۃ بن عبد الجبار بن الحارث بن مالک الحرسی ثم المحاربی عن ابیہ عن جدہ ابی طلاسۃ عن عبد الجبار بن الحارث بن مالک قال وفدت الخ ۱۲

قولہ ابن عبد الجبار لفظ ابن من زیادۃ النساخ فان الترجمۃ لعبد الجبار وقد ذکر منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۱۵ علی الصواب

قولہ ان یعیننی الذی فی المنتخب لیغیثنی ۱۲

ص ۹۷۳ قولہ والترمذی فی جامعہ ۱۲

قولہ عن مالک بن یخامر ہکذا ہو فی نسختنا الترمذی مالک بن یخامر قال فی التقریب مخضرم ویقال لہ صحبۃ اما ہذا الکتاب فقد تکرر فیہ ہذا اللفظ فی ہذین الورقتین فکتب

فی کل موضع مالک بن عامر واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

ص ٩٧٤ قولہ واما روایۃ شریک الصواب بشر بن بکر کما تقدم وکذا ہو فی الترمذی ۱۲

ص ٩٧٥ قولہ فیہ ای فلیس عن خالد عن ابن عباس وانما ہو عنہ عن ابن عائش ۱۲

قولہ قلت لاحمد بن حنبل ۱۲

قولہ عن خالد عن ابن عائش ۱۲

قولہ عن ابی قلابۃ عن خالد عن ابن عباس ۱۲

قولہ اخرجہ الترمذی اقول الذی فی نسخۃ الترمذی عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابن عباس وقال فی آخرہ وقد ذکروا بین ابی قلابۃ وابن عباس خالدا فساق روایۃ قتادۃ عن ابی قلابۃ عن خالد عن ابن عباس ۱۲

قولہ عن ثوبان قلت اخرجہ البزار کما فی الخصائص ۱۲

قولہ واما روایۃ ابی سلام ہو الراوی الآخر عن ابن عائش الزائد بینہ وبین النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالکا ومعاذ بن جبل کما تقدم من روایۃ ابن خزیمۃ والترمذی ۱۲

ص ٩٧٦ قولہ قال ہذا الطریق لکن زعم الدارقطنی کما فی العلل ان المحفوظ ان خالد بن اللجلاج رواہ عن عبد الرحمن بن عائش وعبد الرحمن لم یسمعہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان رواہ عن مالک بن یخامر عن معاذ اھ ۱۲

قولہ عبد الرحمن بن عائش عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قولہ عن معاذ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

قولہ الیمانی ہو الصحیح ۱۲

قولہ ابی کثیر ہو الصواب ۱۲

ص ١٠٢٣ قولہ وقد اشرت الی ذلک فی العبادلۃ اقول قد ذکر فی العبادلۃ ج۴ ص۱۷۷ ونقل عن ابن الکلبی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر اسمہ فسماہ عبد اللہ وسیذکرہ بعد اسطر الخفا

فلا ادری ما معنی ہذا الاستبعاد ہنا الا ان یرید بہ تلیین مقال ابن الکلبی من جہۃ النقل لکونہ ضعیفا فی باب النقل ۱۲

ص ١٠٢٨ قولہ فی عبد اللہ بن کعب لم یسبق ثمہ الا انہ یاتی فی عبد عمرو فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر اسمہ ۱۲

ص ١٠٣٠ قولہ الترمذی باسم عبد المطلب ۱۲

ص ١٠٣١ قولہ حکی البغوی واشار الی تقویۃ الطالب کما یاتی فیہ ۱۲

قولہ الطبرانی قلت لکن الحافظ نفسہ اشار فی التقریب الی تضعیفہ فقال عبد المطلب م س بن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب صحابی سکن الشام ویقال اسمہ المطلب ثم رأیتہ ذکرہ فی المیم واشار الی تضعیف الاول فقال المطلب ابن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب صحابی قیل انہ عبد المطلب تقدم اھ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

ص ١٠٣٣ قولہ عبد الحرث قلت لم یتقدم ثمہ ۱۲

ص ١٠٦٩ قولہ استشہد باحد قلت مر فی اخیہ زید شہوده بدرا ۱۲

ص ١١١٥ قولہ وشہد صفین وکذا الجمل کما یظہر من الکامل ج۳ ص۹۹ ۱۲

ص ١١٣٣ قولہ عن عبد الرزاق بسند ضعیف بل ساقط رواہ عبد الرزاق عن یحیی بن العلاء رمی بالوضع عن بشر بن نمیر متروک متہم وسیاتی فی عمرو بن قرۃ فان ہذا الحدیث تتمۃ حدیث عمرو عند عبد الرزاق ۱۲

ص ١٢١٢ قولہ السیب الشیث ۱۲

ص ١٢٣٣ قولہ الزبیر بن الغسانیۃ الثقۃ ۱۲

ص ١٢٥٦ قولہ باحد فلما صوابہ باحدہما وح لا حاجۃ الی البیاض ۱۲

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع

مصنف کا تعارف :۔ علامہ وفقیہہ ابوبکر بن مسعود بن احمد کاشانی، علاؤ الدین اور ملک العلماء کے لقب سے یاد کیئے جاتے ہیں۔ آپ علامہ علاؤ الدین محمد سمرقندی صاحب تحفۃ الفقہاء کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ آپ نے تحفۃ الفقہاء کا درس آپ ہی سے لیا تھا۔ "بدائع الصنائع" اسی تحفۃ الفقہاء کی شرح ہے۔ جب آپ نے بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (شرح تحفۃ الفقہاء) اپنے استاد کی خدمت میں پیش کی تو علامہ علاؤ الدین محمد سمرقندی نے اپنی فاضلہ اور عالمہ دختر "فاطمہ" کا عقد آپ کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ بعض شاہزادے اور سلاطین ان کے خواستگار تھے لیکن آپ نے اپنی فاضلہ دختر کے لیئے ایک فاضل نوجوان کو ان شاہزادوں اور سلاطین پر ترجیح دی اور علم کے وقار کو مجروح ہونے نہیں دیا۔ صاحب تحفۃ الفقہاء کی دختر فاضلہ فاطمہ کا علمی مرتبہ یہ تھا کہ فتوی پر والد محترم کے دستخط کے ساتھ ساتھ ان کے دستخط بھی ہوتے تھے۔

علامہ کاشانی اکثر فتووں میں خطا کر جاتے تھے تو آپ کی فاضلہ بیوی اُن کی نشاندہی اور توجیہ کرتی تھیں تو آپ اپنے قول سے رجوع کر لیتے تھے۔ علامہ کاشانی نے ۵۸۷ھ میں قرآن پاک تلاوت کرتے ہوئے انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال سے قبل آپ کی فاضلہ بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور شہر حلب میں دفن کیا گیا تھا۔ علامہ کاشانی کو بھی حسبِ وصیت ان کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ حلب میں ان دونوں کی قبریں زیارت گاہِ عوام وخاص ہیں اور یہ دونوں پاک روحیں مستجاب الدعوات ہیں۔

صنائع وبدائع فقہ حنفیہ میں بڑی مقبول ومعروف کتاب ہے۔ آپ نے اپنی شرح کے ذریعہ تحفۃ الفقہاء کے بہت سے مشکل مقامات کو سریع الفہم بنا دیا۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ کا حاشیہ اسی شرح تحفۃ الفقہاء موسومہ بہ بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع پر ہے۔

حواشی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص۲ قولہ الماء غالبۃ علی اجزاء التمر ۔ ماخذ ای الغلبۃ بالاجزاء وقد قدم صور البحث ان العبرۃ للون والطعم فان لم یخالف فیہما فبالاجزاء ۱۲ دیرد علیہ بہذا ۱۲

ص۴ قولہ من احد تحریہ متوضا ۔ مع ما یتوبہ محذور ۱۲

ص۵ قولہ لانعدام العذر فتبین انہا ۔ اقول کیف ینعدم العذر وہو انقطاع ناقص انما زوال بکامل یستوعب وقتا تاما کما نصوا علیہ قاطبۃ ثم ہو الکلم اذا لم یجد بعدہ فی الوقت الثانی لانہ بہ یتم الانقطاع ویحکم بزوال العذر من اول الانقطاع فتبین انہا صلت بوضوء العذر حین لا عذر وما فی من الغنیۃ ان توضأت للسیلان وصلت علی الانقطاع وتم الانقطاع باستیعاب الوقت الثانی اعادت اھ وفی الہندیۃ من المضمرات وہکذا اذا ای انقطع فی خلال صلاۃ وتم الانقطاع اھ فہذا حکم واضح وقد قال فی البحر من السراج الوہاج لما ای للاستحاضۃ انقطاعا فی کامل وناقص فالکامل ان ینقطع وقتا کاملا فہذا یوجب الزوال (ای زوال العذر) ویمنع اتصال الدم الثانی (ای الحادث فی الوقت الثالث) بالاول (ای الحاصل قبل ہذا الوقت الکامل) والناقص ان ینقطع دون ہذا الاثر لہ ویکون ما بعدہ کدم متصل اھ فعلی صورۃ الکتاب اذا انقطع فی بعض الوقت الاول ثم عاد فی الوقت الثانی کان کلہ دما متصلا لم ینعدم العذر فتبین انہا طہارۃ ہذا ما ظہر للفقیر فلیتأمل ۱۲ ثم اقول لک ان تقول لعلہ انہا ان توضأت علی الانقطاع ودام الی خروج الوقت لم ینتقض بہ لان وضوءہا ہذا لم یوضع لہ فکان المنافی لا مقارنا ولا طارئا علیہ ولو ان لو توضأت علی الانقطاع ولو خفیۃ وہو منقطع ولم الی خروج الوقت لا ینتقض بالخروج بل یبقی کالاصحاء انظر البحر وط وغیر

فاذا صلوا فيه فوراه وسعة في الاستقطاع الدائم الى خروج الوقت كوضوء صحيح و
مسح صحيح فكذا صلاته فيه تكون كصلاة صحيح فلا تتادى بوضوء المعذور وما في النتيه يخالفه
وما في البدائع مطلق فيقدم عليه لاسيما وبعضه في الجامع الكبير هذا غاية ما وصل اليه
فهمي القاصر والله تعالى اعلم ١٢

٤٩ قوله لم تبطله اصلا - وان اعاده استحب ١٢

٤٩ قوله وقال محمد في رجلين مع احدهما - هذا قوله اولا ابي يوسف على خلاف الامام
الاعظم في فرعي الاناء والثوب انظر الثانية المعربة ج ٣٠ ١٢

٥٠ قوله الا في حال وقوع الشك في طهورية الماء - اقول بل ولا فيها لان الصحيح في الراجح اجزاء ١٢

٥٠ قوله وهو يلتزم بالنية فان خاف ذهاب الوقت - اضافة رعاية لقول محمد ١٢

٥٠ قوله الوقت الناقص في الفجر اذا طلعت الشمس
تحليل لا يتسع الاولى او تحللا في العصر ١٢

قوله لان الوقت الناقص قليل لا يتسع للاداء فلا يجب - اقول كانه اراد دوامه
ثلاثة اعلم وقتا يقع فيه الاشتباه بين طلوع الشمس وعدمه فما دام الشك يكون
الوقت في الفجر لان التيقن لا يزال بالشك لكنه وقت ناقص لكراهة الصلاة في
هذا الوقت وهذا انحو المعنى بالنقص تامل ١٢

٦٢ قوله دم الاوزاغ نجس لانه سائل ١٢

٧٢ قوله فالماء عليه كماء الورد واللبن ونحو ذلك - اقول هذا في الملقى فان الملقى فيه
لم يلاق الحدث انما لاقاه الملقى وهو مغلوب بخلاف صورة الاغتسال في الماء
فان الكل يلاقي حكما كما نص عليه محمد رحمه الله تعالى ١٢

قوله فاما ملاقاة النجس الطاهر فتوجب - اقول اراد انه لو وقع في الماء شعر الخنزير او
شعرة منه وارفعت بل ينجس الا القدر الذي لاقاها فهو شئ ما كما محمد عليه وعلى ...

لا يمكن التمييز فهذا لا يقول به احد منا وانما الامر ان اداء القليل في حكم شئ واحد فما لاقى
جزءا منه فقد لاقى الكل فينجس كله وما ذكره الامام آنفا في تقليل الفرق بين
وقوع فارة وسنور وشاة في البئر فيغير مسلم بل مس الاناء على خلاف الغياس
الا ترى ان لو فرض عدم التنجس بالفارة الا القدر عشرين دلوا لزم سالما للكل لا اختلاط
بحيث لا امتياز ونزح عشرين لا يتعين خروج تلك العشرين بعينها والقياس
على حديث التغوير ظاهر الفرق فان التغوير في الجامد فلا سراية واذا كان الامر
على ما ذكرنا في النجاسة ان في القليل لقاء البعض كلقاء الكل فكذا في الاغتسال
بخلاف صورة الملقى والله تعالى اعلم ١٢

٧٢ قوله فبالاغتسال صار الماء مستعملا - اي من النجاستين ١٢

قوله والرجل طاهر من الوجهين جميعا اي على طهارة الماء المستعمل كما هو قولهم جميعا عنه
العراقيين وكذا على نجاسته عند الامام لان حكم الاستعمال انما يظهر بعد الانفصال
اما عند ابي يوسف فلانه يجعل الماء مستعملا بادل ملاقاة العضو كما سياتي والماء
المستعمل نجس وملاقاة النجس تنجس البدن فلا يطهر عنده ابدا كما سياتي بعده سطر ١٢

قوله وان لم يكن طاهرا فان كان على بدنه نجاسة حقيقية - تنبيه وهم اذا كان
على بدنه نجاسة حقيقية او حكمية وبدأ بالاول فيقال فان كان على بدنه الخ ١٢

قوله وعند ابي يوسف المياه كلها نجسة - وان النجس من الغوير لان شرط التطهير
عنده الصب ولم يوجد فبدنه نجس ابدا فكلما انغمس في بئر نجسها ولم يكتسب الطهارة ١٢

قوله وعندهما ان النجس لطلب الدلو - في التجارة تعلق وجزازة بينها في النيف الاتي
فليتامل والله تعالى اعلم ١٢

قوله لصاعدا مستعمل - فالثالثة الاولى بالاولى ١٢

قوله وعند ابي يوسف هو نجس ولا يخرج طاهرا ابدا - لان الماء المستعمل نجس عنده ١٢

قوله عند الفرد رة على ما ذكر - اما عندنا فالحكم ما مر عنه انه نجس لا يطهر ابدا ١٢

قوله قولا واحدا وله في الثوب قولان - لاشتراط العصب ١٢

قوله بقول الاصل - فيه ان منه ابي يوسف بحصيل الاستعمال بمجرد الملاقاة من دون التوقف على الانفصال ١٢

قوله ولا يصير الماء مستعملا - من قوله يصير الى فقد الاستعمال كله داخل تحت النفي اى سيرورة الماء مستعملا مطلقا لوجود رفع الحدث وان لم ينو واقامة القربة الفا ان نوى بهذا انتفى فلا يصير مستعملا مطلقا وان وجد النية لسبان وانما كان بهذا للاستفاع لان فرض المسح الخ ١٢

قوله لان المجتمع سو الماء الطاهر - هذا يدل على ان ماء الحوض الكبير خرج منه واجتمع في موضع اعمق تمعنى قوله قل ماده اى مساحة وهذا كقول الدر عن التاتارخانية ص ٤٢ فراجعه بما ١٢ ادلك قوله ثم عاوده الماء حتى امتلأ الحوض يدل على ان الحوض الاول كبير واسفله صغير وقل مادة اى خرج فيفضه حتى تلقى في الاسفل ١٢

قوله ولم يخرج منه شئ اى لم ينقض في جوانبه اذ به يصير جاريا فيطهر ١٢

قوله كلما دخل الماء فيه صار نجسا - ومثله قول الخانية الماء الطاهر اذا كان في موضع هو منحدر في منحدر الحت فيه نجاسة ثم اجتمع ذلك الماء في مكان هو اسفل في منحدر في منحدر يكون طاهرا الخ ١٢

قوله لو وقعت في بحر عظيم - كيف يؤدى الى ذلك الشرع جعل الكثير الجاري لا يقبلان النجاسة ما لم تتغير احداوصافه فجعل الماء القليل شئ واحد ففيه نجا در المختار دوما ور د انشر المحلية ص ١٦٣ ١٢

قوله بالاجماع — اى اجماع اصحابنا رضي الله تعالى عنهم ١٢

قوله — احتلم الصبي بعد العشاء هل يعيدها ١٢

قوله — اذا لم تصح فرضا دنفلا ١٢

قوله — نوى كل امامة صاحبه جاز او اقتداء لا ١٢

قوله — رفع اليدين ان لم يعتبر اوجب فساد الصلاة ١٢

قوله وسها اى من مفسدات الصلاة الكلام - عطف على قوله ص ٢٥ منها حدث العمد ١٢

قوله لا تفسد صلاته بمرة واحدة - اقول هذا اذا لم يرد التسليم كما يأتي بعد اسطر انه اذا كان الفتح على غير امامه ينبغي ان ينوى التلاوة دون التعليم ١٢

قوله ولا للمصلي ان يرد سلامه - اشارة والتسمية ولو ذكر بعد الصلاة ١٢

قوله على قول ابي حنيفة يكره - اقول قد قدم انها كراهة التلاوة والتسبيح والتهليل حال الخطبة فهذا النص منه على كراهتها في الاوقات الثلاثة ايضا على قول الامام خلافا لما صححه في مبسوط فخر الاسلام والنهاية والغاية وقد مشى على مثل ما هنا في سراج الدراية ١٢

قوله اخواننا بغوا علينا اشار الى ترك الغسل - رحمك الله ورحمنا بك الا قاله في اهل صفين وقال في اهل نهروان شهر حيلى على وجه الارض ١٢

قوله الصلاة شرعت لتعظيم الميت - صلاة الجنازة شرعت لتعظيم الميت ١٢

قوله فقال ان شاء الله هو ولم يتكر - الذي في حفظي هو ان شاء وهو الصحيح ١٢

قوله وعند عامة العلماء لا يحنث وجه قولهم - انقلت النسبة وحوالعدبه لا يحنث وعند عامة العلماء يحنث ١٢

قوله ولنساء ان صيغة افعل للحال حقيقة - اى لا افعل كذا ولا افعل كذا ١٢

قوله انه اذا لم يذكر المحلوف به - كما ان قال احلف بالله او بتجزيته ١٢

قوله لانه ما ارادبه الطلاق لاى حالة - مرادبه انه بدون اللام متعلق بقوله لا بدين بنزع الخافض اى لا يدين في انه لم يرد به الطلاق فيحكم بوقوعه في المذاكرة وفي الغضب وان ادعى انه لم يرده ١٢

قوله فكما يحتمل الطلاق طلاق اذا نوى ١٢

قوله فلم يكن ذلك دليلا على انتفاء النكاح - اقول انظر فان هذا يقتضى ان الكناية تدل على انتفاء النكاح باختصاصه بحالة الانتفاء وهو منقوض باحرف كثيرة كقومى واخرجى واذهبى وغير ذلك بل الوجه فى تحليله ما افاده السيد الازهرى ان الغالب بعد الطلاق حدوث الرغبة والحاجة الىٰ البناء ١٢

قوله قال لها انت طالق ثلاثا - الاشارة بالاصابع انت طالق هكذا ١٢

قوله انما وجبت لاستبراء الرحم - صوابه صا النافية ١٢

قوله لتعقد امكان الوطء ولم يوجد - لعل صوابه بعقيد امكان الوطء ١٢

قوله اما ان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول - فان جاءت به لاقل من سنتين منذ طلقها الاول او مات ولاقل من ستة اشهر منذ تزوجها الثانى ١٢

قوله منه وان جاءت به لاكثر منهن - اقول بقى الوجه الثالث وهو ما اذا امكن اثباته من كل منهما وكذلك هو متروك فيما نقل فى الهندية عن هذا الكتاب ١٢ والعجب ان البحر نقل عن هذا الكتاب ص١٤٣ انه للثانى والنكاح جائز لان اقدامها على التزوج دليل انقضاء عدتها من الاول اھ مع انه لا ذكر لهذا الشق فى الكتاب اصلا كما ترى (وكانه اشتبه عليه الوجه الثانى بالثالث فان معنى ما فى البحر مذكور فى الوجه الثانى فى الكتاب) وكذا اللفظ كرره فى الخانية كما فى البحر ههنا وقد ذكره فى البحر قبل هذا بثمانية اوراق واحتاج فيه الى البحث فبحث ان الولد للاول وقد وافق بحثه هذا نص الامام الحاكم الشهيد فى الكافى كما فى الفتح ص١٥٦ والله تعالى اعلم ١٢ اقول لكن بقى شئ وهو ان حكم الكافى غير مقيد بما اذا علم الثانى انه فى العدة واذا حملناه فى هذه الصورة للاول كان الحاصل انه للاول مهما امكن فان لم يكن فمجهول النسب وهذا هو حكم البدائع فيما اذا تزوجها عالما بانها وهو يريد الفرق بينه وبين ما اذا تزوجها غير عالم بالعدة فينبغى على طريقه

ان يقال فى الصورة الثالثة المتروكة ان التزوج ان كان بعد مدة فى الموت او الطلاق تصلح لانقضاء العدة فالولد للثانى وههنا يمشى الدليل المذكور فى البحر وان كان قبل ذلك فالولد للاول لانه و ن نكاح فاسد فلا سبيل اليه مع امكان ولا سند الى الفراش الصحيح ولا ينافيه ما فى الكافى فانه قال تزوجت المرأة فى عدتها من طلاق بائن اھ وذلك انما هو فى التزوج قبل مضى المدة الصالحة لانقضاء العدة فان حمله اقدامها على التزوج اقرارا بانقضائها حتى لو انكرت لم تصدق لا فى حق الزوج الاول ولا فى حق الثانى كما تقدم فى الكتاب آخر ص١٩٩ فهذا هو التحقيق الحقيق بالقبول وبه تلتئم كلمات الفحول والحمد لله رب العلمين ١٢ فالحاصل ان المطلقة او المتوفى عنها زوجها ان تزوجت بآخر وهو يعلم انها فى العدة (ولا ينظر ههنا الى صلوح المدة لانقضاء العدة وعدمه لانها عدم الانقضاء معلوم لكن للمفتى وهى تحقيق فى نسخة مرتين فتزوجت على راس سنة بعد حيضتين والثانى يعلم انها لم تحض الثالثة) فالولد للاول مطلقا مهما امكن والا فللثانى ان امكن والا فمجهول النسب اما النكاح ففاسد على كل حال وان لم يعلم الثانى انها فى العدة فان لم يمكن الحاقه باحد منهما فمجهول النسب والنكاح صحيح بهذا الفرض على ما فى البدائع وغيرها وفاسد على تحقيق العلامة الشامى وان امكن لاحدهما خاصة فهو له فان كان للاول ظهر فساد هذا النكاح وان كان للثانى ظهرت صحته وان امكن لكل منهما فان نكحت بعد مدة صالحة لانقضاء العدة فالولد للثانى والنكاح صحيح والا فللاول والنكاح فاسد فاغتنم هذا التحرير والحمد لله اللطيف الخبير ١٢

قوله سنتين منذ طلقها الاول - فيحمل اقدامها على التزوج على انقضاء عدتها من الاول ١٢

قوله تزوج امرأة وهى حامل - نظر فيه الشامى فى صحته ١٢

قوله فان علم ذلك وقع النكاح الثانى فاسدا - فى الهندية عن الكافى وقع وهو الصواب ١٢

قوله ان امكن اثباته منه - اي الزوج الثاني ١٢

قوله منذ تزوجها الثاني لان النكاح الثاني وان كان فاسدا - مبني على قول الطرفين اما على قول ابي يوسف الصحيح به فالمدة تعتبر من وقت الوطء ١٢

قوله فقد اختلف فيه قال ابو حنيفة - هو الذي فيه اختلاف الفتوى فقال الامام الاعظم للاول وبه افتى الامام ظهير الدين لان صريح النص ان الولد للفراش وروي انه رجع عنه وقال هو للثاني اي ان امكن وبه افتى الصدر الشهيد وعليه الفتوى كذا في خانية سرخسية هندية ١٢

قوله وان كانت ولدته لستة اشهر - لقيام الفراش اذ لا موت ولا طلاق ١٢

قوله وقيلها الثاني فهو للاول - اذ الوطء والظهور فساد النكاح كذا

قوله اما الذي يخص الطلاق المبهم - عطف على قوله ص ١٩٠ اما الذي يعم المعين والمبهم ١٢

قوله واما الذي يرجع الى نفس العقد - وهو ان يكون القبول موافقا للايجاب فان قبل بعضها او وجه او بعض بما رجحه او بغيرها او وجه اي بعض او وجه لا ينعقد ١٢

قوله وخلافه فما ذكرنا في كتاب البيوع - وهو اتحاد المجلس للايجاب والقبول ١٢

قوله الاجارة تقبل خطر الا نفيد البيع ١٢

قوله استئجار ابيه للخدمة حرام يجب تعظيم الاب الكافر ١٢

قوله لا يجوز استئجاره للخدمة الا زوجة ١٢

قوله وكذا اذا قال بعتك هذه العبد - اي قال بكذا مردودا ١٢

قوله ان جهالة الثمن جهالة العقد مجهولة - جوابه جملة ١٢

قوله العلم باوصاف المبيع والثمن بل هو شرط الصحة ١٢

قوله الغرر ما يتساوى فيه طرفا الوجود والعدم كالشك فان ترجح جانب الوجود فلا غرر ١٢

قوله بحكم القرض والتمليك على ما نذكره - اي ان الكفيل لا يصير مقرضا للطالب بملكه والكفيل دينه الذي على المطلوب اقول وليس المعنى وجه الوجهين على سبيل

الاجتماع كيف وان فرض كان الاصيل مستقرضا من الكفيل واستنابه في القضاء بحسب ما قرضه الكفيل ثم قضى عنه بالنيابة لم يبق للطالب دين يملكه الكفيل وان فرض كان الطالب ملك الكفيل دينه الذي على الاصيل بما اخذ منه اي وقد سلطه على القبض كما هو ثابت دلالة العرف فاذن يكون رجوع الكفيل على الاصيل من جهة ملكه هذا الدين لا من جهة الاقراض والاداء فتخرج حينئذ على الاصيل دينان بل المعنى على التوزيع اي انه بين الاصيل والكفيل استقراض واقراض وبين الطالب والكفيل تمليك وتملك كما افاده بعد اسطر ١٢ اقول وهذان الوجهان وان كان كل منهما فائدتين ثبات رجوع الكفيل على الاصيل لكن الثاني لا يتوقف على امر الاصيل فالاول ادنى وقد اختصر عليه فيما يأتي اول فصل الرجوع ١٢

قوله واما المفاوضة فجميع ما ذكرنا - ما يجوز في المفاوضة ١٢

قوله لا تنقسم من حيث المعنى لان كتبة واحدة - انه افاد ينبغي ان يكون منقسما به على تقدير التقسيم بين جميع الشركاء فاذن جاز ان يكون شيئا مما يقسم ان كان فيه شركاء او مما لا يقسم ان كان فيه شركاء ولذا نظيره في الهبة ١٢

قوله ان يقال في مثل هذا اسم - صلى الله تعالى عليه وسلم ١٢

قوله فابو حنيفة يعتبر الشيوع - لمنعه تمام الهبة ١٢

قوله عند القبض وهما يعتبرانه - فانه اوجد لم تتم الهبة وان لم يوجد ثم ولو وجد عند العقد كهبة اثنين من واحد ١٢

قوله عند العقد والقبض جميعا لم يجز - فانهما يجعلانه تمام الهبة وبالجملة فالشيوع يوجد عند العقد دون القبض او عند القبض دون العقد او فيهما او لا ولا فالصورة الاولى متفق على جوازها كالرابعة لعدم الشيوع والثالثة عند القبض عند الامام وعدم الاجتماع عندهما والثالثة متفق على منعها لوجود الامرين وانما في الشافية الخلاف

فينبغي لوجوده منه القبض واجاز العدم الاجتماع ۱۲

قوله وكذا اذا قبضه المرتهن او العدل - يعني قبض المرتهن ان تراضيا على ان يكون في قبض الراهن لم يفد دالفرہ مع ما يأتي ص۲۲۳ فحرر تشريحو دوام قبض المرتهن بادام مرهونا ۱۲

قوله لابد في دوام القبض مادام مرهونا ۱۲

قوله الاجارة تبعقد الانتفاع - صوابه الاجارة تعقد الانتفاع ۱۲

قوله هو الرهن ولا يعود رهنا - لان الاجارة عقد لازم فلا يبقى الرهن ضرورة ۱۲

قوله بالحجر على الحر وقفى على الغائب - فان الامام رضي الله تعالى عنه يقول ان وقع قضاء القاضي لم ينفذ كما سيأتي ص۱۷۹ فليس الاختلاف ههنا في نفس ان الله فلا سبب تحرام لانه الاتفاق على ان للقاضي ان يقضي باي القولين شاء حتى يترجح القول بالحجر بقضاء القاضي ويصير مجمعا عليه بل نفس جواز القضاء به مختلف فيه فلا يرتفع الخلاف بالخلاف فتحرر ما افاده في كتاب الحجر من الهداية وسقط ما نظر فيه الامام الزيلعي وان جنح الشلبي والشامي ۱۲

قوله باذن الامام ويقطعوا الطريق في دار الاسلام - اراد به امام الكفرة اي ملكهم ۱۲

قوله وهذا ارجح يعني - ظاهره ان الارجح عنده يطيب له قبل اداء الضمان لحصوله في ضمانه واصرح منه قوله الآتي في دليل ابي يوسف ان مجرد الضمان يكفي الطيب فكيف اذا انضم الضمان والملك ۱۲

حاشیہ موضوعاتِ کبیر یا تذکرۃ الموضوعات

مصنف کا تعارف: موضوعاتِ کبیر یا تذکرۃ الموضوعات کے مصنف گیارہویں صدی ہجری کے مشہور عالم و فقیہ ملّا علی قاری ہیں۔ آپ کا نام نامی علی بن سلطان محمد ہروی ہے۔ چونکہ آپ ہرات سے مکہ معظمہ ہجرت کرکے آگئے تھے اس لیئے آپ نزیلِ مکہ کہلاتے تھے اور آپ قاری کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ وحید العصر، فرید الدہر، محقق و مدقق، محدث و فقیہ اور جامع علومِ نقلیہ و عقلیہ تھے۔ آپ فقہ و حدیث میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ عربی انشا میں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔ ایک ہی انداز پر مسجّع و مقفّیٰ عبارت کے صفحات لکھتے چلے جاتے تھے۔ ان خصوصیات کے باعث اپنے امثال و اقران میں ممتاز تھے۔ حضرت علامہ عبد اللہ سندھی اور علامہ قطب الدین مکّی سے استفادہ کیا اور اس قدر کمال حاصل کیا کہ اپنے وقت کے مجدّد شمار کیئے گئے۔

علمی کمالات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے، بہت ہی کثیر التصانیف تھے۔ آپ کی گرانقدر تصانیف و شروح کا شمار یکصد سے زیادہ ہے۔ ان میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، نور القاری شرح بخاری، جمالین، حاشیہ تفسیر جلالین، اثمار الجنیہ فی اسماء الحنفیہ، المصنوع فی معرفۃ الموضوع، موضوعاتِ کبیر یعنی تذکرۃ الموضوعات بہت مشہور ہیں۔ آپ نے ۱۰۱۴ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

حضرت امام احمد رضا کا حاشیہ آپ کی مشہور کتاب "موضوعاتِ کبیر" پر ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

~~~~~ ❖ ~~~~~
~~~~~

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ص ۱۱ قولہ اتفق العلماء نوزع فی دعوی ہذا الاتفاق باجماع العلماء علی جواز ذلک اذا اعتمد علی کتاب صحیح وان لم تکن لہ روایۃ وانظر تفصیلہ فی تدریب الراوی ۱۲

ص ۱۳ قولہ قال لہ ای اشار ۱۲

ص ۱۵ قولہ انہ یجلس معہ علی عرشہ اقول ہذا تفسیر الامام المجتہد تلمیذ لسان القرآن عبد اللہ بن عباس اعنی الامام مجاہدا وقد صوبہ الدارقطنی وغیرہ من الکرام وانظر تفصیلہ فی رسالتی تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ۱۲

ص ۲۰ قولہ ذکرہ الکرطبی صوابہ الخطابی کما فی المقاصد الحسنۃ والتیسیر ۱۲

ص ۳۱ قولہ من قول سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کما فی المقاصد ۱۲

ص ۵۳ قولہ وقال السیوطی اسندہ الدارمی لعل صوابہ الدیلمی ۱۲

قولہ فقد عزاہ ابنہ فی المقاصد الحسنۃ ۱۲

ص ۶۳ قولہ حدیث ضعیف لا موضوع ومتی ادعی ابن الجوزی وضعہ وانما قال لا یصح ولم یوردہ فی کتاب الموضوعات بل الصفات ۱۲

ص ۶۹ قولہ اذ المعنی انہ لا یاتی اقول ای لو وقع ہذا کان المعنی کذا الا ان المعنی ہذا او یجوز ان ننشاء نبوۃ حدیثۃ غیر ناسخۃ فانہ کفر قطعا عند کل مسلم وفی صحیح البخاری عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہما لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ابراہیم ولابن عبد اللہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ کان ابراہیم قد ملاء المہد ولو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم آخر الانبیاء صلی اللہ

تعالی علیہ وعلیہم وسلم وقد سمعت اقول القاری وعاش وصار نبیا لزم ان لا یکون نبینا خاتم النبیین اطلق المقال والزم انتفاء ختم النبوۃ بحدوث نبوۃ مطلقا وہو الحق ودین المسلم فوجب ان یعنی قولہ المعنی ما اسمعنا فتثبت وایاک ان تزل ۱۲

ص ۸۱ قولہ کما ذکرہ السخاوی ای اورد السخاوی طرقہ وتکلم علی الجمیع لا ان السخاوی قال انہا لا تخلو الخ ۱۲

ص ۸۵ قولہ انہ لا یثبت فانہ ح ینافی الحسن علی قول شمول الثبوت لہ اما علی قول اختصاصہ بالصحۃ فنفیہ کنفیہا ثم بعد ہذہ العنایۃ ایضا لا ینفی الضعف المحتمل لان الثبوت لا یشملہ اصلا ۱۲

ص ۱۰۷ من ہہنا الی آخر الکتاب کلام ابن القیم ایضا الا الا زیادات عن القاری متمیز ۱۲

ص ۱۰۸ قولہ لم تقم الحاء صوابہ لم تُعِم بالعین ای لم تطمس ۱۲

ص [illegible] قولہ فصل ونحن ننبہ علی امور کلیۃ ہذا کلہ من الفصل السابق الی آخر الکتاب کلام ابن القیم الا الزیادات من القاری متمیزۃ ۱۲

ص ۱۱۲ قولہ وان کل من لیس قلت بل قد ثبت فی حدیث صحیح الاسناد رجالہ کلہم معروفون ثقات کما بینہ السیوطی فی التعقبات ص ۳۶

ص ۱۱۶ قولہ قال یعنی ابن القیم ۱۲

قولہ قال ابن القیم ۱۲

قولہ ای ومما یؤید من ہنا کلام القاری ۱۲

ص ۱۲۱ قولہ وہو واضع الحدیث اقول سیدی ابو الحسن علی بن جہضم قدس سرہ من کبار مشایخ الصوفیۃ الکرام وتحمل الناس علیہم معلوم وعلو کلامہم عن فہم ہولاء غیر خاف فلا یلتفت الی کلام احد فی اولیاء اللہ تعالی تثبت ثبتنا اللہ تعالی وایاک بالقول الثابت

سوا في الحياة الدنيا وفي الآخرة آمين ۱۲

ص ۱۲۹ قوله فكيف يقال اقول يقال على قول من يقول ان الثابت لا يشمل الا الصحيح وقد نص عليه امام الشان ابن الحجر والخلف فيه معروف مشتهر ۱۲

ما ثبت من السنة

ص ۲۵ قوله وعن ابن عطية مرسلا ووصله قوم من رواة الموطا فجعلوه عن ابن عطية عن ابي هريرة ۱۲

ص ۹۹ قوله فيه خالد بن هياج صوابه فيه خالد بن هياج عن ابيه ابو الهياج متروك الخ ۱۲

ص ۱۰۰ قوله وفيه اسمعيل التيمي تهم بالكذب ۱۲

قوله ابو هرون العبدي متروك ۱۲

قوله ابن المحبر كذاب وضاع ۱۲

تاريخ الخلفاء

ص ۵ قوله على طلبة الاسلام متعلق بتسراوي اى الى الاسلام مرتبه النشر ۱۲

ص ۶ قوله اخرجه اصحاب السنن وابو يعلى في مسنده ۱۲

ص ۷ قوله كلهم يجتمع عليه الناس اقول ليس فيه الا في الحديث ما يؤذن بكونهم على الولاء وما كان اجتماع على اثني عشر متوالين قط واى استقامة كانت للدين في زمن يزيد الخبيث وفي زمن عبد الملك الذي سلط على الامة الحجاج والمروانية التي كانوا يقولون ترك ما بنا لك فالاحسن ما ياتي ان المراد وجود اثني عشر في جميع مدة الاسلام وسياتي عد عشرة منهم اقول لكن بملاحظة الاجتماع لا يعد فيهم الاماما العدلان الامام المجتبى وابن الزبير وكذا المهتدي بالله لمكان الاندلس واكان المهتدي نظير عمر بن عبد العزيز اما الظاهر بالله فكان في زمن تشتت كثير واكان عبيدا اعدا فلم يبق الا الخلفاء الاربعة والامير معوية وعمر بن عبد العزيز والامام المهدي رضي الله تعالى عنهم وبقيت خمسة في علم الله تعالى ۱۲

قوله على ولده يزيد معاذ الله متى كان الاجتماع عليه وقد خالفه مثل الحسين وابن

الزبير ومن معهما رضي الله تعالى عنهم وخلعه اهل المدينة لو وجوه الناس ۱۲

ص ۸ قوله ودين الحق منهم جلا ان الظاهر انهما الامام الحسن المجتبى والامام المهدي المنتظر ۱۲

قوله وعمر بن عبد العزيز بويع له في صفر سنه ۹۹ وتوفي لعشر بقين من رجب سنه ۱۰۱ وله اربعون سنة الا ستة اشهر فكانت خلافته سنتين وستة اشهر نحوا من خلافة الصديق رضي الله تعالى عنهما ۱۲

ص ۹ قوله بهولاء ثمانية قدمنا ان هذا انما هو اذ نظر الى كون الخليفة عاملا بالحق فقط اما اذا ضم معه اجتماع الامة عليه فلم يكن للامام الحسن ولا لابن الزبير والمهتدي والظاهر فلم يبق الا اسبعة سابعهم المهدي وخمسة في علم الله ورسوله جل وعلا وصلى الله تعالى عليه وسلم ۱۲

قوله المهتدي من بني العباسيين بويع له لليلة بقيت من رجب ۲۵۵ واستشهد في رجب سنه ۲۵۶ خلافته سنة الا خمسة عشر يوما ۱۲

قوله الظاهر لما اوتيه بويع له سلخ رمضان سنه ۶۲۲ وتوفي ۱۳ رجب سنه ۶۲۳ فكانت خلافته تسعة اشهر وثلثة عشر يوما ۱۲

ص ۱۱ قوله حدثنا عبد الله بن عبد الصمد الذي في الآلى ص ۲۶۶ عبد الله مصغرا ۱۲

قوله لم يترك الامر فيهم وله شاهد قوي من حديث ابن مسعود رواه الحاكم مذكور في اللآلى ص ۲۶۷ و ۲۶۸ فقد ورد من حديث ابن عباس امر نوعا وموقوفا ومن حديث ام سلمة بوجهين ومن حديث ابن مسعود فهو حديث حسن ولذا اعتمد الشيخ فيما مر آخر ص ۲ ۱۲

ص ۲ قوله واخرجه الطبراني ذكره في اللآلى ص ۲۶۵ مستشهدا ولم يخرجه ۱۲

ص ۲۰۶

ص ۲ قوله والحديث ضعيف ورواه الخطيب من حديث ابن عباس موقوفا عليه كما في اللآلى

قوله ابي امامة هو يزيد عن خالته وهي عن ام المومنين ۱۲

ص۱۲۲ قوله ابوبکر الصدیق فی النسب سبحن الله لم لا تقول فی حب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ومعرفة ربه عزوجل ۱۲

قوله فی الکذب الحریری قد عرف الذہبی بالتحامل علی اہل الله ۱۲

ص۱۲۵ قوله فان لکل نصیح نصیحا دعنه اخذ من قال یار بایاری بود از یار یا واندیشہ کن ۱۲

ص۱۲۵ قوله اخرج ابن ابی شیبة قلت بل اخرجه الترمذی ص۳۷ وقال ہذا حدیث حسن قد اخرجه غیر واحد عن سعید بن جمہان ولا نعرفه الا من حدیثه اھ ۱۲

قوله من اشد الملوک الی ہنا انتہی الحدیث عند الترمذی والظاہر ان قوله واول الملوک قول المصنف ۱۲

ص۱۲۴ قوله عن ابن عمر ولم یرفعه اقول یستحیل الا یصح عن ابن عمر ترک امیر المؤمنین علیا وذکر الخبیث الطرید یزید وقال کلہم صالح ولو صح عن ابن عمر ان یصح مرفوعا لان فیه الاخبار عن عدة مغیبات من قوله والسفاح الخ ۱۲

ص۱۲۹ قوله قلت فتمت له عشرة اوائل مارتبہا ولا تسعا فان افرز کتابة القرآن علی الدنانیر فلیفرز کتابة ذکر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی الطومار فتکن احدی عشرة وان فعلنا ہکذا واخرجنا التسمی بعبد الملک لانه لیس من صنیعه تمت عشرة فلیتامل ۱۲

ص۱۶۹ قوله وابن شہاب الزہری مات ہشام فی ربیع الآخر س۱۲۵ کانت خلافة س۱۰۵ فاقام فیہا عشرین سنة وقتل الامام زید الشہید رضی الله تعالی عنه وعن ابائه الکرام س۱۲۲ والعجب ان الشیخ لم یذکر ہذا فی وقائعه ۱۲

ص۱۷۱ قوله تملک سبع سنین وقد ظہر کذبہا فلم یملک الرجل الا عاما وما کذبا بل کذب النجوم اذ لو اراد الکذب لقال مثل ما قال حماد ۱۲

ص۱۸۹ قوله فی الاحکام ہنا سقط یعرف مما تقدم ص۱۸۵ ۱۲

ص۲۲۴ قوله غدا ای افعلوا ذلک یعنی التکبیر غدا حین ینقطع التلبیة ۱۲

ص۲۳۶ قوله ابن ابی داؤد ذلک الجہمی المعتزلی الہالک البغیض الداعیة الطاغیة اکما ذکره فی ذکر الواثق ۱۲

ص۲۳۷ قوله فتتبعوه ربما اقول اخطأ الشہاب خطأ ذمیما فحاشا الحسین ان یکون ربما ۱۲

قوله واربعین ماجت النجوم وقد وقع مثل ذلک فی بلادنا فی المحرم الحرام س۱۳۰۳ و کنت فی رامفور ۱۲

ص۲۳۹ قوله ہو وزیره ای ایاه ۱۲

قوله لصنوف العلم سقط من ہہنا ما حاصله انہا بعد قتل المتوکل صارت الی بغا الترکی فوجدہا منکسرة الخ ۱۲

ص۲۴۰ قوله فغضب بغا اسم الترکی ۱۲

ص۲۴۳ قوله وابن ابی داود جہمی بغیض ہلک س۲۴۰ قبل ما روی ۱۲ امیر ان

ص۲۴۵ قوله المعتز بالله وہو اخو المعتصم والمستعین وقد کان ابوه المتوکل عہد الی العہد لعبد اخیه المعتصم فلما کان المعتصم خلعه وحبسه ثم ساق الله الیه الملک ۱۲

ص۲۴۹ قوله واسمه بہبوذ فی تاریخ مکة ص۶۲ بہبول باللام ولعل الصحیح ما ہنا ۱۲

ص۲۵۳ قوله فجبئی بہم ای فی وہم الناس وانما جی بثلثة من قطاع الطریق کما بینه فی تاریخ مکة ۱۲

ص۲۸۹ قوله بالخدمة ای بالسجود کما فی الکامل ۱۲

ص۲۹۲ قوله بالطوفان لکون الحوت سبر جا مائیا ۱۲

قوله فاتفق ان الحجاج وسیأتی ص۳۱۰ اخبارہم مثل ذلک وظہور کذبہم فیما ہنالک والحمد لله خیر ما کف ۱۲

ص۳۰۱ قوله وعظم سلطان وکل ذلک ببرکة سیدنا الغوث الاعظم رضی الله تعالی عنه ۱۲

قوله خمس وخمسین فکانت خلافته ۲۵ سنة ۱۲

ص ۳۱۰ قوله فی جمیع البلاد لطوفان الریح لان المیزان برج ہوائی وکانوا حکموا قبل ذلک
سنہ ۵۸۹ بطوفان الماء لاجتماعین فی المیزان وہو برج مائی وستجتمع السبعة الا
المشتری فی آخر شہر المحرم الآتی سنہ ۱۳۰۹ فی السنبلة وہی برج ترابی
~~نسئال الله تعالی لنا~~ ویکون ذلک الاجتماع علی تقویم الہند فی برج الاسد وہو ناری
نسئال الله تعالی لنا ولاخواننا المسلمین من کل خیر وحفظه ووقایته من کل ضیر لا اله
الا الله ولا حکم الا لله والحمد لله ۱۲

ص ۳۱۱ قوله کان اول ایام الاسبوع الذی فی الکامل ثم دخلت سنہ ۵۸۳ اتفق اول هذه
السنة یوم السبت وہو یوم النیروز السلطانی ورابع عشر اذار سنہ ۱۴۹۸ اسکندریه
وکان القمر والشمس فی الحمل واتفق اول سنة العرب واول سنة الفرسی
التی جددها اخیرا واول سنة الروم والشمس والقمر فی اول البروج وهذا بعد
وقوع خلله اھ وانا قدمنا سبت رابع صفر اذا ۱۴۹۸ اسکندریه فوجدته
یوم السبت کما ذکر فی الکامل ۱۲
استخرجت تقویم الشمس فی نصف نہار ذلک الیوم فی بلدتنا بریلی فجاء
ما ایط نز یح ای لم یبق لتحویل الحمل الا دقیقتان او اثنتان واربعون ثانیة
وہی تتم ساعة وخمس دقائق فما کان طوله انقص من طول بریلی بست
عشرة درجة وشئ کان التحویل فی نصف نہار وفیما بعد ذلک قیل ولا شک
انه اول فروردین من التاریخ الجلالی اما کونه یوم النوروز السلطانی فظاہر ۱۲
قوله الاسبوع ای یوم الاحد ۱۲
قوله واول السنة الشمسیة انظر ما کتبناه علی الکامل ج ۱۱ ص ۱۹۹

ص ۳۲۴ قوله للوزیر لا اتم الله له مرادا ۱۲

ص ۳۲۸ قوله ثم بولیه الخلافة ولکن کل هذا کان اسما ورسما لا حقیقة له وانما الحکم

للسلطان کما افاده العلامة قاسم فی تعلیقات المسایرة ص ۲۸۳

ص ۳۳۲ قوله وفشا الاسلام حتی قیل انه اسلم منہم فی یوم واحد مائة الف والحمد لله ۱۲

ص ۳۳۷ قوله والسلطان الناصر بن المنصور فلا دون ۱۲
قوله وبایع ابراہیم فکانت بیعة ظلم وعسف فلم تصح خلافته ولذا لم یعد العلامة
قاسم بن قطلوبغا فی اواخر تعلیقات المسایرة بل ذکر بعد المستکفی الحاکم بامر الله ۱۲

ص ۳۳۹ قوله صورة المبایعة طویلة بالاطناب والاسہاب الی اواخر ص ۳۴۲

ص ۳۵۳ قوله ارسل غیاث الدین اعظم لم اعرف فی الہند ملکا والنسب فی تلک السنة
انما کان غیاث الدین بن سکندر شاه من ملوک بنجالة توفی سنہ ۷۷۵ فالله تعالی اعلم
نعم طلب التقلید من خلیفة مصر السلطان محمد تغلق فاتاه التقلید سنہ ۷۴۴ وکذلک
اتی لابن عمه السلطان المرحوم فیروز شاه سنہ ۷۵۷ والله تعالی اعلم ۱۲

ص ۳۵۵ قوله ولی الخلافة بعہد من اخیه وکان ذلک سنہ ۸۴۵ اذ فیہا مات المعتضد ۱۲

ص ۳۶۴ قوله ابا ای مروان ۱۲
قوله عبد الملیک ای عبد الملک ۱۲
قوله کما قاله مش ای الذہبی ۱۲
قوله وان بویع بالخلافة ای بالامارة کما یاتی فی الصفحة المقابلة ۱۲

ص ۳۶۹ قوله واسال الله تعالی وقد استجاب المولی سبحنه وتعالی دعاء عبده فقبضه الیه
سنہ ۹۱۱ قبل وقوع فتنة السلطان سلیم الترکی المبطلة للخلافة من الدنیا
الی الآن سنه الواقعة سنہ ۹۲۳ ۱۲

حواشی الفتاوی الزینبیہ

صاحب کتاب کا تعارف: فتاوی زینبیہ کے مصنف شیخ ابوطالب حسین بن محمد بن علی بن حسن زینبی الملقب بہ نورالہدی ہیں۔ فقہائے متقدمین میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ بغداد کے نقیب النقباء تھے۔ فقہ حنفی کے مشہور مفتی اور عالم متبحر تھے اور عباسیہ میں ۴۲۰ھ میں پیدا ہوئے۔ دربار امراء بنو عباس میں آپ کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ متعدد بار خلافت عباسیہ کی طرف سے سفیر بنا کر دوسرے سلاطین عصر کے پاس بھیجے گئے۔ آپ نے پچاس سال تک مشہد ابی حنیفہ میں درس دیا۔ ۹۲ سال کی عمر میں بماہ صفر ۵۱۲ھ بغداد میں وفات پائی اور امام ابوحنیفہ کے قریب دفن ہوئے۔ آپ نے قاضی القضاۃ علامہ محمد دامغانی اور صاحب قدوری ابی بکر سے اکتساب علم کیا اور ان حضرات کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کا مجموعہ فتاوی موسومہ بہ فتاوی زینبیہ قدیم ترین کتب فتاوی میں شمار ہوتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ فقہ حنفیہ کی کتب فتاوی میں اس کو اولیت کا شرف حاصل ہے تو بے جا نہ ہوگا کہ فتاوی والوالجیہ آپ کے فتاوی زینبیہ کے بعد مرتب ہوا۔ فتاوی والوالجیہ کے بعد فتاوی خانیہ (فتاوی تتارخانیہ) مرتب ہوا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اسی پر حاشیہ لکھا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔

حواشی الفتاوی الزینبیة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲ قولہ قال الامام الرازی - ابوبکر من ائمتنا الحنفیة ۱۲

قولہ فی احکام الفرقان ان مذہب اصحابنا - صوابہ فی احکام القرآن فی سورة الفرقان کما فی البحر ۱۲

قولہ فی شرح الایضاح واختلفت الروایات - ہکذا بعینہ فی البحر وہو محمول علی ان الایضاح بیان للشرح فان الامام محمد الکرمانی صنف متنا سماہ التجرید ثم شرحہ وسماہ الایضاح ۱۲

۴ قولہ ونسبہ بعضہم الی التسیح من اعتبار العشر - صوابہ التسامح والمراد بالبعض العلامة ابن امیر الحاج حیث قال فی الحلیة ان کثیرا من المتاخرین مشوا علی ہذا التقدیر وجہت بعدہ قاضی خان الی عامة المشائخ تسامحا اھ ۱۲

۴ قولہ ورخاو ہنا فائدة اعرفت ہذا علم ان الماء المستعمل - من اول الرسالة من قولہ اعلم ان العلماء احتجوا الی ہنا کلہ فی البحر من اوسط ص۹۴ الی اواخر ص۹۵ ۱۲

۴ قولہ من ثمہ الی ہنا مذکور فی البحر ص۹۹ ۱۲

قولہ وقد قالوا ان الماء المستعمل اذا اختلط بالطہور - من ہنا الی آخر الرسالة کلہ مع زیادات کثیرة مذکور فی ص۹۹ الی ص۱۰۰ ۱۲

قولہ وانغمس فی الماء الطہور - اقول ینبغی علی ان المستعمل ما لاقی البدن فقط ولیس کذا بل الکل مستعمل اذا کان الماء بدائم قلیلا نص علیہ محمد کما ذکرہ فی البحر واعترض ان ہذہ العبارة کشفت عن الشیء واوضحت کل تخمین نقدس ۱۲

قوله من لم يجعل هذا الماء مستعملا - وهو قول ابي يوسف لاشتراطه الصب ١٢

قوله على قول من جعله مستعملا - وهو قول محمد ١٢

قوله ويدل عليه ايضا ما في الخلاصة - اقول هذا في الملقى والكلام في الملاقي ١٢

قوله فقد صرح قاضي خان في فتاواه - خانيه هذا في الملقى وهو خلاف المختار عند الجمهور ١٢

قوله لطلب الدلو - اي لم يرد قربة ١٢

قوله لانعدام الضرورة وفي المنتقى بالنجس - بخلاف ما اذا ادخل يده للضرورة الاغتراف اذا لم يجد اليه سبيلا دونه كما فصله في الفتح والبحر ١٢

قوله وقال القاضي ابو زيد الدبوسي - وكلامه لا يرد على ما قرر بل يؤيده الا ما نقل آخرا من محمد من صيرورته مستعملا بالاغتسال ١٢

قوله نفصل من ملاقاة بدنه - لولا الغلطة فصل وقال يكون اهل من بال ام يلاق بدنه لكان احسن محمل له ان يراد بالاغتسال فيه الاغتسال بحيث تقع غسالته فيه فيكون من باب الملقى دون الملاقي ويصح ما ذكر ولا ينافي نقص محمد المذكور آخره بحمله على الاغتسال بالانغماس فيه ١٢

قوله يقول يصير درته مستعملا بالاغتسال فيه - هذا في الملقى وهو نص في الجواب ولا ينافي ما قرره من حيث عدم الاعتبار بالغلبة ١٢

قوله وفي الخلاصة - هذا في الملقى ولا ينافي ما قرره من حيث عدم الاعتبار بالغلبة ١٢

قوله رجل توضأ في طست ثم صب ذلك الماء - لفظ البحر يقول لا اغتسل في الماء القليل صار الكل مستعملا حكما له ١٢

قوله بعضه اي بعض - اي كان كثيرا الا القليل الاكثر من بعضه اي باقيه ١٢

قوله فانه لا يجوز التوضي فيه وفي الخلاصة - صوابه يجوز وسياتي بيانه ص١٩ ١٢

قوله وقدر ما يلاقي بدن المغتسل يصير مستعملا و ذلك القدر من جملة ما يغتسل فيه فتح صححناه من البحر ص ١٢

قوله بعضه على بعض - اي ها هنا كلام الحلية ١٢

قوله اقول كيف يقال في مسألة البئر جحط ونحوها التي اطبقت عليها المتون وعامة الشروح والفتاوى انها مبنية على رواية ضعيفة وقد قال الشيخ نفسه في بحره في مسألة البئر جحط في بيان قول محمد بالطهارة وجه قول محمد على ما هو الصحيح عنه الخ ثم قال في آخر الكلام فعلم بما قررناه ان المذهب المختار في هذه المسألة ان الرجل طاهر والماء طاهر غير طهور ثم قال الماء المستعمل على الصحيح ثم قال ان الانغماس للاغتسال صار مستعملا اتفاقا وحكم الحدث حكم الجنابة ذكره في البدائع ثم نقل نظيره عن الخانية والخلاصة لكن بعد كل ذلك رجع وزعم آخرا كما زعم هنا ان كله مبني على قول ضعيف عن محمد وتصحيح من مذهبه انه لا يصير مستعملا مطلقا ولم يات عليه بدليل يشفي ويقاوم تصريحات المتون والشروح وفتاوى الائمة الكبار والله تعالى اعلم ١٢

قوله من فتاوى قاضيخان - انما تعرج من المبتغى فلعل نسخته سقطا ١٢

قوله فلا تلحظ النوع علينا - اقول هذا ايضا من باب الملقى فان ماء لو صح يدخل في الحفيرة الثانية فلا يفيد شيئا ١٢

قوله شارح المنية العلامة محمد الشهير بابن امير حاج الحلبي - اقول كلام العلامة في الملقى والكلام ههنا في الملاقي قال في الحلية مروي عن الفقيه ابي جعفر لو توضأ في اجمة القصب فان كان لا يخلص بعضه اي بعض جاز لان الماء ح كثير ولو كان الماء المستعمل الواقع فيه نجاسة لم يمنع تخلصه وهو

ظاهر وانما قيد الجواز الى آخر ما نقل فانظر الى قوله الماء المستعمل الواقع
فيه وقال قبله بصفحة في الفرق بين التوضي من الحوض وفي الحوض ان التوضي
منه لا يستلزم البتة وقوع الغسالة فيه بخلاف التوضي فيه وكون وضوء المتو
ضئين من موضع وقوع غسالاتهم فيه هو مقصود الافادة من التوضي بخلاف
كون وضوء المتوضي منه بحيث تقع غسالاتهم خارجة جائزا فان ذلك مجمع عليه
لا يتفرع على قول قوم دون آخرين اهـ ١٢

قوله اى تعليل الاثر بالسريان ١٢

قوله او غالب عليه انتهى - اقول وهذا ايضا لا ينبني على الصحيح فان الصحيح
ان الماء المستعمل اذا كان اقل اجزاء استهلك في المطلق بادا وقوعه
كما يعرف لا يكون الا ماء مطلقا مطلقا ١٢

قوله والمنية فقال شارح المنية ايضا - اقول كلامه هنا ايضا في الملقى
وهو عليه ما ذكرتم آخذين من لفظه في تعليل المسألة انه يمنع انتقال
الماء المستعمل الواقع فيه الخ ١٢

قوله فقال ثم هذا ايضا - اقول كلام الحلية هنا ايضا في الملقى لقوله هنا ايضا
كنظائره ان يكون فيكسر بتحريك الماء لا يمنع من انتقال الماء المستعمل
منه في الحوض من ذلك الواقع فيه الخ وبالجملة - فلم يات العلامة
البحر رحمه الله تعالى عنه بهذه الرسالة بما ليس مقصوده الا ما قدم من
البدائع ويعارضه ما تظافرت عليه كلمات الائمة من مسألة البئر جحط و
مسائل ادخال اليد في الماء المذكورة على كثرتها في الخانية والخلاصة
والفتح والملتقى وغيرها عامة الكتب بل وفي نفس البحر صـ٩٦ والله تعالى اعلم ١٢

حاشیہ فتح الباری شرح صحیح البخاری

(جلد اوّل تا پارۂ پنجم)

صاحب فتح الباری کا تعارف:۔ بخاری شریف کی دو شروح نے بہت شہرت پائی۔
ایک عمدۃ القاری اور دوسری فتح الباری جو قاضی القضاۃ خاتم الحفاظ علامہ ابو الفضل شہاب الدین
احمد ابن حجر عسقلانی المصری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ علامہ ابن حجر شعبان ۷۷۳ھ میں مصر
میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے جوانی میں حصول علم کے لیئے شام، حلب، حجاز و یمن کا سفر کیا۔ آپ کے
اساتذہ اور مشائخ علم حدیث میں ان کی بصیرت، جلالت اور عظمت کے قائل تھے۔ آپ نے
۸۵۲ھ میں وفات پائی۔ آپ کے وقارِ علمی کا یہ عالم تھا کہ شاہِ وقت آپ کے جنازے میں
شریک تھا اور آپ کے جنازے کو اس نے کندھا دیا۔ قراءتِ حدیث میں کمال حاصل تھا اور
بڑی سرعت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ بخاری کو دس مجلسوں میں ختم کر دیا تھا
حافظ ابن حجر اتقان وانضباطِ علوم میں اپنے معاصرین میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ علامہ
بدر الدین عینی صاحب عمدۃ القاری آپ کے مشہور معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف
یہ ہیں۔ تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب، بیان احوال الرجال، طبقات الحفاظ، اصابہ
فی تمیز الصحابہ، نخبۃ الفکر مصطلح اہل اثر، شرح الفیہ، الدرر الکامنہ فی اعیان المائۃ الثامنہ،
بلوغ المرام فی احادیث الاحکام، امالی احادیث، فتح الباری شرح بخاری، دیوان الشعر، شرح النخبۃ
لسان المیزان وغیرہا۔ آپ آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے مشاہیر علمائے شافعیہ میں سے ہیں۔
متاخرین علماء نے آپ کی تصانیف سے استفادہ کیا ہے اور آج بھی آپ کی شہرت آپ کی
بلند پایہ تصانیف کے باعث قائم ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کا یہ حاشیہ فتح الباری پر صرف، پارۂ اوّل سے پارۂ پنجم
تک ہی مجھے دیا گیا جو آپ کے سامنے ہے۔

حسب ارشاد کمالہ تا باب ۵ پنجم

حواشی فتح الباری شرح صحیح البخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قولہ فقد قیل فیہ انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قائمہ القاضی عیاض کما فی عمدۃ القاری ۱۲

قولہ لکن فی المفید من کتبہم اقول لم لا یحمل علی ما یاتی فی سطر الثالث والیہ یشیر قولہ تعرات وقولہ

محلا ان ذہبت ملوحتہ کما ہو معنی الماء الحلو ۱۲

جلد الثانی

قولہ واتخذوہا اوثانا لفظ المرقاۃ عنہ فقد اتخذوہا ج ۲ ۱۲

قولہ من الاعلام المشترکۃ بین الرجال والنساء بل الغالب کونہا للنساء ۱۲

جلد الرابع

قولہ لما سئل عن الجمعۃ انظر الیش یرید الحافظ وانما فی المتعلق او سئل عن الظہر و

لعل المعنی انہ سأل عن الظہر ومراد و استفادۃ حکم الجمعۃ فاجابہ بہ مقرا علی ذلک

کما یاتی عن ابن المنیر ۱۲

قولہ کیف کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلی الظہر فسأل عن الظہر ومرادہ ادراک حکم الجمعۃ

از قبلہا کان الکلام فاجاب انس ولم یقل ان ہذا لیس فی الجمعۃ وہو علم انہ یرید ولا استہلال

علی باطل لمحل السکوت ۱۲

قولہ الحاقہا بالظہر ای فیردہا ۱۲

قولہ وقد تقدم نحوہ فی مرسل مکحول قریبا اقول الذی فیہ حین یخرج الامام وہو مثل روایۃ ابن

خزیمۃ عن ابی عامر عن ابن ابی ذئب عن الزہری عن السائب اذا خرج الامام کان تقدم النفا ۱۲

قولہ بین یدی الخطیب للانصات ہذا باطل تردد موجود فی رسالۃ اذان من اللہ ۱۲

قولہ عن الضحاک من زیادۃ الراوی یحتمل انہ من بالمباد کما نقل عنہ الزرقانی ص ۲۴۳

فلکن لا اعلم فی الرواۃ الضحاک من زیادۃ والروایات جویبر عن الضحاک المفسر بن مزاحم معروفۃ

فالصواب ما فی الکتاب والمراد بالراوی اما جویبر لانہ مرویا ہذا التفسیر عن الضحاک عن

ابن عباس فالمعنی زاد فیہ ہذہ الروایۃ عن برد بن سنان عن مکحول او رای التفسیر عن جویبر فیکون

ہو الذی زاد کزیادات عبد بانہ فی مسند ابیہ ولعل ہذا ہی الاظہر کیلا یکون وضع الخطر

موضع المفسر واللہ تعالی اعلم ۱۲

قولہ لہذا الاثر ما تقویہ ای یؤیدہ فی ان عثمان لم یزد ۱۲

قولہ فلعل الاسماعیلی استشعر ایراد احد ہولاء فقال ما قال اقول لم یرد الاسمعیلی ما ظن الحافظ

بل الامران وحدۃ المؤذن لا تستلزم وحدۃ الاذان فجاز ان یکون المؤذن الواحد یؤذن

مرۃ بعد الزوال اخری عند الخطبۃ وسیاق کلام السائب رضی اللہ تعالی عنہ یدل علی وحدۃ

الاذان فانہ قال ان التاذین الثالث زادہ عثمان ثم عقبہ بقولہ ولم یکن للنبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم غیر مؤذن واحد ای لم یکن فی زمنہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الا اذان واحد وہذا

واضح ولا عیب بانہ قال الحافظ رحمہ اللہ تعالی ۱۲

قولہ فلا تبرد الصبیح متشلا اقول کیف ہذا وقد جاء فی الحدیث بلفظ فی الجمعۃ وغیرہا کما فی مسند

الامام احمد رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲

قولہ ما ذکرہ ابن حبیب المالکی ۱۲

قولہ ~~فلا تبرد الصبیح~~ ثم وجدتہ فی مختصر البویطی عن الشافعی ونقلہ فی النوادر عن ابن حبیب

المالکی کما فی الزرقانی ص ۳۶ فکان الاولی ما یذکر عنہ ابن حبیب مکان قولہ ذکرہ ابن حبیب ۱۲

الجزء السابع

قولہ حدثنا قبیصۃ یاتی فی الوکالۃ ص ۳۲ سندا ومتنا من دون فرق ۱۲

قولہ حدثنا قبیصۃ ثنا سفیان مر فی الحج ص ۱۵۲ سندا ومتنا من دون فرق ۱۲

الجزء التاسع

قوله فيكون عاش بعد ان عوفي عشر سنين والله تعالى اعلم اقول كانه عليه الصلاة والسلام اراد بالسبع التقليل اراد بالسبعين التكثير فلا دليل فيه على ما ذكره نعم يحتمل ان سودة لها رضي الله عنها كان حين مرض على الابلاء سبع سنين فاجاب عليه الصلاة والسلام بهذا واراد بالسبع والسبعين حقيقتهما لتجربة والله تعالى اعلم ۱۲

قوله من اي الصعقتين عند صعقة قيام الساعة او صعقة في المحشر كما ياتي من ابن علقمة ۱۲

قوله فاكون اول من بعث فدل ان المراد صعقة الساعة وسياتي انكاره عند ابن القيم وتقرره عند الحافظ ۱۲

قوله فاكون اول من يفيق وان كونه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض صحيح انت تعلم ان انشقاق الارض عند النفخة الثانية وقد صرح في صحيح البخاري في رواية لابي هريرة صـ ۲۶۳ ما نقله الشارح بينما ثم ينفخ فيه اخرى فاكون اول من بعث فاذا موسى اخذ بالعرش الحديث فكيف يكون ما فيه قصة موسى غير ما فيه انشقاق الارض الا ان يجعل ما ثاني النفختين للصعق ثم الافاقة بعد البعث كما ذهب اليه ابن حزم ان النفخات اربع لكن لم يرتضه الحافظ كما ياتي في الصفحة المقابلة ۱۲

قوله من جميع الخلق احيائهم واموتهم يريده صريح حديث طويل سنذكره على الهامش ۱۲ منه

قوله ويمكن الجمع بان النفخة الاولى يعقبها الصعق اي الجمع بين رواية فاكون اول من تنشق عنه الارض وكون اول من يفيق لفاصلة انهما نفختان فحسب فنفخة الاولى الصعق الموت وفي الثانية الافاقة الشاملة للبعث بعد الموت لكن يبقى ما قاله المزي ان كونه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض صحيح وقد ذكر تحت هذا الحديث الاتفاق عليه في اشعة اللمعات لكن سياتي للشارح حمله على بعض من اي ان اكون من اول من تنشق عنه الارض وهذا الحمل بعيد لم نسمعه لغيره والواقف المتقرر انه صلى الله تعالى عليه وسلم اول من تنشق عنه الارض على الاطلاق فلينا مل ثم لم تكن حاجة في الجمع الى ان يجعل الصعق شاملا

للاموات على خلاف ما سنذكر من الحديث بل كان يكفيه ان يقول ان النفخة الاولى يموت بها من كان حيا لم يمت بعد ويصعق من كان ميتا قد مات قبل الا من شاء الله ثم بالثانية يفيقون جميعا الموتى من الموت والغشي عليهم من الغشي ۱۲

قوله كون جميع الخلق اي محل لذكره بعد ما قررتم ان الموتى ايضا يصعقون ۱۲

قوله وقد استشكل كون جميع الخلق يصعقون مع ان الموتى لا احساس لهم اقول ذكر في الدر المنثور من الزمر صـ ۳۳۵ حديثا طويلا جدا عزاه لاحد عشر مخرجا منهم عبد بن حميد وابو يعلى وابن جرير والمنذر وابي حاتم والطبراني وابو الشيخ والبيهقي في البعث والنشور عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وفيه في ذكر النفخة الاولى وما يليها من الاهوال انشقاق الارض والسماء وانتثار النجوم ما نصه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم والموتى لا يعلمون بشيء من ذلك فقلت يا رسول الله فمن استثنى الله حين يقول ففزع من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله قال اولئك الشهداء وانما يصل الفزع الى الاحياء وهم احياء عند ربهم يرزقون ووقاهم الله فزع ذلك اليوم الحديث فهذا نص في حل الاشكال وصعقه ما جنح اليه القرطبي ۱۲

قوله ولا يعارضه ما ورد في هذا الحديث اي اذا كان الاموات كلهم في المستثنى فما وجه تخصيص موسى ۱۲

قوله لان الانبياء احياء عند الله فلا يشملهم المستثنى والاموات فصح تخصيص موسى عليه الصلاة والسلام ۱۲

قوله ولا شك ان للانبياء ارفع رتبة من الشهداء اقول عاد بهذا الايراد كما كان لانه على هذا يكون الانبياء والشهداء جميعا في المستثنى فما تخصيص موسى تامل ۱۲

قوله وورد التصريح بان الشهداء ممن استثنى الله اقول فعلى هذا يكون نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم سيد من استثنى فلا تصيبه الصعقة لكن حديث الباب على خلاف هذا وبالجملة فالمقام مشكل والله المسئول للحل وحسبنا الله ونعم الوكيل ۱۲

قوله يحتمل ان يكون المراد صعقة في حديث الباب ۱۲

قوله وہذا انما ہو عند نفخة البعث انتہی والصعقة تکون کیف بعد البعث ۱۲

قوله قال ویؤیده عیاض ۱۲

قوله فعرف ان الطلاق الاولیة فی غیرہا رقول سبحن اللہ ہو صلے اللہ تعالی علیه وسلم حین قال ہذا لم یکن جازما بادیہ لنفسه وہو جزم کیف یصح والتردد فی موسی بل افاق فیمل فلم یصح ہذا الحدیث فی شئ من طریقه الا بو اعن فی ومن کان السمع علیه به لکن اتیله صلے اللہ تعالی علیه وسلم جازما بما بعدم ان ہذہ المطلقة اذ الوقت کان قصة التردد خاتی بلفظ یحمل الوجہین فان الدول المطلق ایضا من الاولیین والاحادیث تحققه صلے اللہ تعالی علیه وسلم اول من تنشق عنه الارض جازمة غیر متردد فکیف یحمل الجازم علی المتردد ۱۲

ص ۲۵۱

قوله قال لانه الذین استثنی اللہ قد ماتوا من صعقة النفخة اشار الی الجواب عنه فی اشعة اللمعات بان الاستثناء حاصل فی کلتا الصعقتین من صعقة الساعة فی القرآن العظیم ومن صعقة الموقف فی ہذا الحدیث وبه یندفع کل ما اوردہ ابن القیم - لکن تیرد روایة عبد اللہ بن الفضل المذکور فیہا ہذہ الصعقة بعد النفخة الاولی ولا فانها بعد الثانیة فانہا تعین ان المراد صعقة الساعة ولا محید الا بتربیع النفخة علی ما یاتی عن ابن حزم فتکون النفخة فی روایة ابن الفضل نفخة الموقف بعد البعث بقول حدیث ابی سعید فاکون اول من تنشق عنه الارض فلا یتصل به لا التوہم کا فعل الحافظ المرتضی المزی واقرہ الشارح وابن القیم حیث نقله عن المزی ایرادا ان یبدی ہذا التوہم من عند نفسه فلم یتم له واللہ تعالی اعلم ۱۲

قوله ان ہذہ صعقة النفخة المذکورة فی حدیث الباب ۱۲

قوله فلا یحسن التردد فیہا کیف یؤخذ من التقریر المذکور آنفا فی الصفحة السابقة ان بنفخة الساعة یموت کل حی لم یکن مات ویصعق کل حی قد مات من قبل الا من شاء اللہ ثم بنفخة البعث یجئ الموت ویفیق المغشی علیہم ویبقی بہا اللہ تعالی علی خیاصا والبعث للکل والافاقة لم یکن لصعق فیصح التردد فی الافاقة مع الجزم بالبعث فتامل ۱۲

قوله بانه مات وتردد فی موسی ہل مات اسلا اقول کلا فان نفخة الساعة لا تمعت من قد طرأ علیه الموت من قبل وانما یحصل کون النبی صلے اللہ تعالی علیه وسلم جزم بانه صعق وتردد فی موسی ۱۲

قوله بانه مات صلے اللہ تعالی علیه وسلم ۱۲

قوله عن ابی سلمة عند ابن مردویه عن ابی ہریرة ۱۲

قوله انا اول من تنشق عنه الارض یوم القیامة فالنفض التراب بدہ حدیث ابو سعید وتعین ان المراد نفختا الساعة والبعث فان صحت ہذہ لعدا التوہم جدا صح واللہ تعالی اعلم ۱۲

قوله انفض التراب قیلی تجویز السعیة فی الخروج من القبر حمل النفض علی معناہ الحقیقی وتجویز المعیة فی الخروج منع القبر والتردد فی ان فعل النفض صدر منه قبلی ام لم ینفض فقبل الجدوی بل لا یلزم فوزر لان ممن استثنی اللہ فان احیه الم یستثنی عن ہذا الفعل ۱۲

قوله من کون الثنتین اربعا لیس ہو اخ ل ہما النفختان فقط قد منا انه لا محید عنه فی تصحیح روایة ابن الفضل مع القول بان المراد صعقة الموقف ۱۲

قوله ویغشی علی من لم یمت ممن استثنی اللہ فی العبارة خفاء فکیف یغشی علی من استثناہ واللہ تعالی من الغشی ولعل الصواب ویغشی علی من لم یمت الا من استثنی اللہ تعالی ۱۲

ص ۲۸۳

قوله وقیل التوراة لبنی الزبور وقراءة کل نبی الطلق الذی فی ارشاد الساری وقرآن کل نبی وہو الصواب ۱۲

ص ۲۸۵

قوله والثانی یقتضی تخلید الموحد فی النار ای کلاہما مذہب الاعتزال ۱۲

الجزء الخامس عشر ۔ ص ۴۴۶

قوله فخرج الذی اکرہ لا تفروکنت ارجو ان ازدہ لا تفر ای لا تقعد ان توصل بہم خزاوہذا بیان الذی یکرہ ۱۲

الجزء السادس عشر ۔ ص ۱۷

قوله کان الذی قتل بید ہم من یدخل فی ہذہ العبارة سیاتی للشارح فی النکاح لا قتلہم کان فی احد لا بدر ۱۲

الجزء السابع عشر ۔ ص ۷۷

قوله من طریق مجاہد عن عون بن عبد اللہ الذی فی المواہب تلخیصا من الکتاب مجالہ

قال الزرقانی بضم المیم وتخفیف الجیم فالف فلام فدال مہملۃ اھ ۱۲

قولہ ومن طریق یونس بن میسرۃ ای وجاء اخرجہ المذکوران ایضا من طریق یونس ۱۲ زرقانی

حاشیہ تبیین الحقائق للزیلعی

کنز الدقائق کو فقہ حنفیہ میں ایک بلند مقام حاصل ہے۔ فقہ حنفیہ میں علمائے متاخرین نے ان چار متون سے بہت اعتنا کیا ہے۔ وقایہ (مختصر الہدایہ) مولفہ تاج الشریعت علامہ محمود محبوبی، مختار اور اس کی شرح اختیار مولفہ علامہ عبد اللہ موصلی۔ مجمع البحرین مولفہ علامہ ابن ساعاتی کنز الدقائق یا کنز مولفہ علامہ حافظ الدین نسفی۔ لیکن متون اربعہ میں کنز الدقائق کو سب سے زیادہ شہرت حاصل ہوئی اور اس کی متعدد شروح لکھی گئیں جن میں ممتاز، اہم اور مشہور شروح یہ ہیں:۔ تبیین الحقائق مولفہ علامہ زیلعیؒ، رمز الحقائق مولفہ علامہ بدر الدین عینیؒ، بحر الرائق مولفہ علامہ زین العابدین ابن نجیمؒ مصری، تکملہ بحر الرائق مولفہ علامہ طوریؒ، نہر الفائق مولفہ علامہ عمر ابن نجیمؒ مصری، منحۃ الخالق مولفہ علامہ ابن عابدینؒ اور کشف الحقائق مولفہ علامہ افغانیؒ۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے بھی اس طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ اور آپ نے تبیین الحقائق، بحر الرائق اور منحۃ الخالق پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ تبیین الحقائق کے مصنف علامہ عثمان بن علی بن محجن زیلعیؒ ہیں جو فخر الدین کے لقب سے مشہور و معروف تھے۔ فقہ حنفیہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فقہ کی مشہور زمانہ کتاب کنز الدقائق کی ٹھیک مبسوط اور جامع شرح لکھی۔ صاحب کشف الظنون کہتے ہیں کہ آپ نے فقہ کی مشہور کتاب جامع کبیر کی بھی ایک مبسوط شرح لکھی تھی لیکن وہ تبیین الحقائق کی طرح مشہور نہیں ہوئی۔ آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کا علم نہیں ہو سکا۔ آپ نے ماہِ رمضان المبارک ۷۴۳ھ میں وفات پائی۔ قیاس کہتا ہے کہ آپ کی ولادت قرن ہفتم کے نصف ثانی میں ہوئی۔ آپ شہر زیلع کی نسبت سے زیلعی کہلاتے ہیں۔ زیلع ساحلِ حبشہ پر ایک مشہور شہر تھا۔

حواشی تبیین الحقائق للزیلعی

بسم الله الرحمن الرحیم

قوله فان وجد فیه اثر الدم انتقض وضوءه - اقول لو کان ظهور اثر الدم علی شیء باتصال ناقضا مطلقا فلم ینتقض حین رئی الدم علی الخبز او لا بل الواجب ان تکون فی نفسه قوة التجاوز من محله لا ان یمسه شیء فلیتصق به وبهذا ظهر من ان یظهر ولعله هو المقصد ای یجرب بل هو سائل ام کان بادیا وانتقل الی الخبز بالمماس ولعل ظانا یظن ان البادی لقلته وعدم مدده تنشف بالمماس الاول فاذا وضع الاصبع اذا الکم وظهر فیه ظهر ان له مددا فلا یکون بادیا بل خارجا اقول ولیس بشیء ولکفی بالمشاهدة ردا علیه وقد قال فی الفتح ان القمیص لو تردد علی الجرح فابتل لا یتنجس ما لم یکن بحیث لو ترک سال لانه لیس بحدث ۱۲

قوله اذا رأت ذلک فلتغتسل ﮪ اقول ذلک اشارة الی الماء والرؤیة نعم اذا رأت الماء ۱۲

شلبی قوله وفی فتاوی قاضی خان - فی فتاواه ما لو جهه خلاف هذا انما حکاه من الناطفی بعد ما قدم خلافه ۱۲

قوله او وصفین ویبقی وصف واحد - صوابه وتغیر وصف واحد للماء صار مغلوبا لا یجوز الوضوء به ۱۲

قوله ما اذا کان المخالط له جامدا - ای ولم یزل عنه اسم الماء ۱۲

قوله فی الاوصاف الثلثة - فلا یخلو اما لم یغیر اکثر من اوصافه ۱۲

قوله وقیل یکفی فیه ق النجاسة - صوابه یلقی ۱۲

قوله ینقطع الماء بعضه من بعض - فینقطع الخلوص او التحرک منه حصولها لولم ینقطع ولا تبقی المساحة واحدة ۱۲

قوله مرفوع الکافر یشرح الماء کله ۱۲

شلبی قوله وفی قاضی خان لا یجوز علی الاصح لانه یذوب اﮪ - اقول انه اعجب بل نص الخانیة اختلفوا فی الجبلی والصحیح هو الجواز ۱۲ ثم ظهر لی ولله الحمد ان المراد بقوله فی قاضیخان فی شرح الجامع الصغیر حیث قال فیه کما نقل عنه فی الحلیة من الناس من قال یجوز بالملح الجبلی والاصح انه لا یجوز اﮪ ۱۲

قوله وفی روایة عندهم جمیع اللیل - وفی الروایة ثلث اللیل الاخیر کما یشیر الیه فی آخر الکلام ۱۲

قوله وفی الجامع الصغیر - اقول لم اره فیه ۱۲

قوله ولیس ان الله تعالی یوصف بالشم - اقول نعم هو تعالی متعال عن الحواس لکن یوصف قطعا بادراک کل مشموم کادراک کل مبصر ومسموع ثم هو تعالی متعال عن التلذذ بما یطیب والتأذی بما ینتن لکنه یعلم قطعا فرق ما بینهما وفضل ما بین طیب وطیب الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر فلا حاجة الی التاویل ۱۲

شلبی قوله لا یجوز قال الاتقانی - اقول لا حاجة الی التقیید فانه اذا ذره زال التکلف فی حفظه ۱۲

قوله فات وهو محذور فی الغنة - ای لیفیضه وهو السطر فاشبه الایلاد ۱۲

قوله (ا) لانه مباح کما فی الغنة - لیظهر الساقط بعبارة الکافی بل لا ساقط وانما العبارة وهو محذور فی الغیبة لانه مباح کالغنة ۱۲

قوله دون القسم وحکمها وجوب الحکم - ای القسم المتمحض للانشاء المجرد عن

معنى فتعدد الاجارة والا فلا شك في تضمن التعدد معنى القسم كما سياتي ص١٧٠ ١٢

قوله فان صحتها لا يتوقف على القبض اهـ - عليه فسياتي للشارح رحمه الله تعالى ص٢٠٢ ان الشيوع انما كان مفسدا لكونه مانعا من القبض لا مر ص١٨ ان العين اقيمت مقام المنفعة تصحيحا للعقد في حق الانعقاد والتسليم ضرورة عدم تصور بها حق المنفعة - اهـ ولعل جواب ان الشرط كونه مقدور التسليم والشيوع مانع لا وقوع التسليم نعم هو شرط وجوب الاجر اذ لا اجر الا بالتمكن من الانتفاع الا تمكن الا بالقبض فان آجر داره وتفرقا قبل التخلية فالاجارة صحيحة تامة وانما يجب الاجر من حين التخلية فليحرر ثم رايت بحمد الله تعالى في البدائع انه جعل التسليم من شرائط نفاذ الاجارة فقال ومنها تسليم المستاجر في اجارة المنازل ونحوها اذا كان العقد مطلقا عن شرط التعجيل بناء على ان الحكم في الاجارة المطلقة مما يثبت عندنا بنفس العقد لان العقد في حق الحكم ينعقد على حسب حدوث المنفعة حتى لو انقضت المدة من غير تسليم المستاجر لا يستحق شيئا من الاجر ولو مضى بعد العقد مدة ثم سلم فلا اجر له فيما مضى اهـ ومثله في الهندية عن المحيط وهو عين ما فهمت ولله الحمد ١٢

شلبي

قوله لا تخلوا من تحريف اهـ - لا تحريف فيها وهي واضحة المعنى ١٢

قوله ولكن فيه اشكال - اقول هو سهو منه رحمه الله تعالى كما بينته على هامش رد المحتار ص١٣٦ ١٢

قوله ويبطل بالاعراض فلا بد من الاشهاد - يفيد ان ترك الطلب الثاني الغا دليل الاعراض وان وجد الطلب الاول واحد صرح منه قوله ص١٥٠ ترك الطلبين اذا وجد مع القدرة عليه دليل الاعراض على ما بيناه من قبل ١٢

قوله والحمر الاهلية والبغل - في المتن بعده والخيل وسقط من نسخة الشرح ١٢

شلبي

قوله وما سوى ذلك من الاشربة المحرمة وهي الخمر والسكر - عبارة الهداية وما سوى ذلك من الاشربة فلا باس به ثم فيه بيان لما وهذا جعله بيانا لذلك فالمعنى وما سوى الاشربة المحرمة وهي كذا وكذا فلا باس به ١٢

قوله لا يجب وان سكر منه في قوله - اي اذا شرب منه ما يغلب على ظنه انه لا يسكره ولم يقصد لهوا ولا طربا فهو حلال عنده اما ان قصد السكر او اللهو فحرام بالاتفاق لكن لا حد عنده لان له ان يقول شربت ما يحل فالرفض ان اسكر ١٢

قوله لو كان واحد منها في بني آدم - صوابه في ابن آدم ١٢

حاشیہ مدخل

امام عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ (المعروف بہ حاکم) نیشاپوری صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور اپنی تصانیف عالیہ میں آپ کو منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ کی مشہور زمانہ تصنیف مستدرک علی الصحیحین ہے جس کو مستدرک حاکم بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ نے ان احادیثِ صحیحہ کو جمع کیا ہے جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے چھوڑ دیا تھا۔ آپکی جلالتِ علمی کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ امام بیہقی آپ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ کتاب مدخل امام حاکم کا ایک مختصر رسالہ ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت وقیع ہے۔ اس رسالہ میں امام حاکم نے حدیثِ صحیح کو اپنا موضوع بنایا ہے اور اس کی اقسام بیان کی ہیں۔ پھر جرح پر کھل کر لکھا ہے۔ اور جرح وتعدیل کے دس طبقات کا تذکرہ کیا ہے۔ مجروح محدثین کی اقسام پر بحث کی ہے۔ مدخل اپنے موضوع کے اعتبار سے حدیث شریف کے موضوع پر ایک مایہ ناز کتاب ہے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے اس رسالہ پر حواشی لکھے ہیں جن کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔

حواشی المدخل ج ۱ و ۲ و ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص۹ قوله تقدح الراكب فاراد الامام احمد رحمه الله تعالى - اى لا تؤخرونى فى الذكر لان الراكب يعلق قدحه فى آخر رحله عند فراغه من التعبئة ويجعله خلفه ۱۲ مجمع البحار

ص۱۲ قوله اى عليه اثم ما فطر به لا ان ما فطر به - او يكون معناه ان الله تعالى يجازيه على حسب ظنه فليظن به ما شاء فان الله تعالى عند ظن عبده به ۱۲

ص۱۶ قوله فى ذكر الدم ثم ذكر المدينة والسند سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - اقول ومن هذا القبيل ما سمع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه يتذاكرون الانبياء والسابقين بعضها الكم فقال صلى الله تعالى عليه وسلم قلتم فيه كذا او هو كذا او فى هذا كذا او هو كذا الا وانا حبيب الله ولا فخر الحديث ۱۲

قوله وكان المؤذن واحدا — اى فى زمن هشام اى انه لم يكن فى الاذان الاول الا مؤذن واحد كما كان من زمن عثمان رضى الله تعالى عنه ثم الناس بعد هشام احدثوا الاذان الاول ايضا اذان جماعة كما سيصرح به ص ١٠٢ ١٢

قوله يؤذنون ثلاثة — واحد بعد واحد ١٢

قوله ذلك فى المسجد بين يدى الخطيب بدعة — اى فى حدود المسجد على بابه امامه لم يحدث فى هذا الاذان شيئا منه محققو المالكية القائل بالقاه على المحل الذى كان عليه فى عهد الرسالة والخلافة الراشدة وانما ينكر الامام ابن الحاج تبعا لجمهور المالكية تبعا لما نقله الامام ابن الاشرف عن صاحب المذهب سيدنا مالك رضى الله تعالى عنه كون الاذان بين يدى الخطيب من الامر القديم ويقولون انه لم يكن فى الزمن النبوى والخلفائى بين يديه بل على المنارة فلذلك ينسبون احداثه الى هشام مع ان الحق انه الثابت من زمن الرسالة وان هشاما لم يغيره قال العلامة الزرقانى المالكى فى شرح المواهب (وعبارة احد الحاجب من المالكية لما كان عثمان امر بالاذان قبله على الزوراء ثم نقله هشام الى المسجد) اى امر بفعله فيه (وجعل الآخر الذى يفعل بعد جلوس الخطيب على المنبر بين يديه) بمعنى انه ابقاه بالمكان الذى يفعل فيه فلم يغيره بخلاف ما كان يفعل بالزوراء قوله الى المسجد على المنار اهـ فقول ابن الحاج هنا فى المسجد كقول ابن الحاجب ثمه الى المسجد اى حدوده لانه انما نقل الاذان الاول الى المنار كما ذكره ابن الحاج ايضا هنا وكما ياتى ١٢

قوله انه لا معنى لها اذ المراد انما هو اسماع الحاضرين — اى مراد اولئك الذين احدثوا الاذان ذلك لذا رد الشرع بدليل ما قدم انفا ان من فى المسجد لا معنى لهداية اذ هو حاضر

قوله على موضع وانكره حنيفة — اقول وبهذا اتضح قول من قال ان العلماء ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن له ظل لئلا يطأ عليه كافر ١٢

قوله عنه انهم ابولهم طاهرة — قلت وهذا معلوم من احوالهم شاهده فلا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ١٢

قوله انما يطلقون لفظة الناس — اقول بحمد الله انكشف ما يلحن الغافلون ان البخارى فى اشارته الى الامام الاعظم بلفظ بعض الناس ١٢ مطعن رضى الله تعالى عنه رحمة الله تعالى عليهما

محترم مولانا مولوی محمد صدیق صاحب ہزاروی مدرس دار العلوم جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور نے مارچ ۱۹۸۲ء میں اعلیحضرت بریلوی قدس سرہ کے دو نادر حواشی جو انہوں نے طحطاوی شرح الدر المختار پر اور معالم التنزیل یعنی تفسیر امام بغوی پر چڑھائے ہیں۔ ترجمہ و شرح کے ساتھ مراجع و حواشی کے حوالوں کو بھی تلاش کر کے ساتھ ساتھ قلمبند کر دیا ہے اور اس طرح علامہ حضرت شمس بریلوی نے اپنے جائزے میں جو فرمایا ہے کہ "کوئی دیدہ ور اٹھے"۔ تو واقعی اس دیدہ ور نے وہ کام کر دکھایا جس کے لیے جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

ہمیں امید ہے کہ کوئی اور صاحب قلم بھی اس طرف رخ کرے گا اور اس طرح حواشی اعلیٰ حضرت پر کام ہوتا رہے گا۔

ادارہ